هدایۃ النحو

سوالاً جواباً اسائمنٹ

مرتب: محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی

دعوتِ اسلامی زندہ آباد

هداية النحو

سوالاً جواباً اسائنمنٹ

(بفیضان نظر)

مدرس: استاد محترم حضرت علامہ علی حیدر عطاری مدنی

مرتب و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری باب اِلاسلام سندھ گھوٹکی

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی (دعوت اسلامی)

مزید کتب کے اسائنمنٹ حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ اور انسٹاگرام گروپ جوائن فرمائیں

WhatsApp Number: 03085563948

Update File (2027)

===

(مصنف علیہ الرحمہ کا تعارف)

نام و کنیت:

ابو حیان سراج الدین محمد بن یوسف بن علی رحمۃ اللہ علیہ ۔

ولادت باسعادت:

آپ علیہ الرحمۃ کی ولادت اندلس کے شہر غرناطہ میں شوال المکرم 654 ہجری میں ہوئی ۔

تعلیم و تربیت:

آپ علیہ الرحمۃ نے ابتدائی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا ، پھر حفظ قرآن کے بعد علم قراءت و تجوید وحدیث میں مہارت کاملہ حاصل کی۔ابو حیان رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمانہ صلاح الدین صفوی رحمۃ اللہ علیہ ابو حیان کے بارے میں فرماتے ہیں:**کان امیر المؤمنین في النحو** مصر، عراق، شام ، حجاز، یمن وغیرہ کی طرف علمی سفر کیے۔

تصانیف:

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تقریباً پینسٹھ کتب عربی و فارسی زبان میں تالیف فرمائی ، جن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں :

(۱)البحر المحیط قرآن مجید کی مبسوط تفسیر ہے (۲) شرح تسہیل

(۳) منهج السالك شرح الفِيهِ ابْن مالک (۴) هِدَايَة النَّحو

وفات: آپ علیہ الرحمۃ کی وفات میں اختلاف ہے ایک قول 743 ہجری کا اور دوسرا قول 745 ہجری کا ہے۔

(خطبة الكتاب)

ھدایۃ النحو کی خصوصیات:

ہدایۃ النحو انتہائی مختصر اور منضبط کتاب ہے ، اس میں نحو کے اہم مسائل کو کافیہ کی ترتیب پر رکھا گیا ہے،اس میں تمام قواعد کو بابوں اور فصلوں میں جمع کیا گیا ہے، اس کی عبارت واضح ہے اور ساتھ میں مثالیں بھی دی گئی ہیں ، دلائل اور علتوں کو ذکر نہیں کیا گیا تا کہ ابتدائی طالب علم کا ذہن پریشانی میں مبتلا نہ ہو۔

ھدایۃ النحو کی ترتیب:

ھدایۃ النحو میں ایک مقدمہ اور تین اقسام ہیں۔

===

==

{المقدمۃ}

(پہلی فصل نحو کی تعریف ،موضوع اور غرض و غایت کا بیان)

سوال نمبر: علم نحو کی لغوی اور اصطلاحی تعریف ، موضوع اور غرض و غایت بیان فرمائیں؟

علم نحو کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

نحو کے لغوی معنی قصد و ارادہ کرنا۔اصطلاحی تعریف علم نحو ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں کے آخر کے احوال معلوم کیے جائیں معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے اور ان میں سے بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو جائے ۔

علم نحو کا موضوع

علم نحو موضوع کلمہ اور کلام ہے ۔

غرض و غایت :

کلام عرب میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا ہے۔

(دوسری فصل کلمہ کی بحث)

سوال: کلمہ کی تعریف اور کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر بیان کریں؟

کلمہ کی تعریف:

وہ لفظ ہے جس کو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

وجہ حصر:.

کلمہ دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو وہ اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے گا یا نہیں ، اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود ولالت نہ کرے بلکہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو تو وہ حرف ہوگا اور اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہوتا یا تو اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہوگا یا نہیں اگر ملا ہوا ہوتو وہ فعل ہے اور اگر ملا ہوا نہ ہو تو وہ اسم ہے۔

سوال: اسم کی تعریف ومثال ذکر فرمائیں نیز اسم کی وجہ تسمیہ اصل کے بارے میں کیا اختلاف ہے؟

اسم کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال میں سے کسی زمانے کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ، قَلَمٌ۔

==

اسم کی وجہ تسمیہ:

بصریین کے نزدیک اسم اصل میں سِمْوٌ تھا (سین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی بلند ہونا)اسم چونکہ اپنے دونوں قسیموں سے بلند ہوتا ہے اور فوقیت رکھتا ہے کیونکہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے اس لیے اس کو اسم کہتے ہیں، پس واؤ کو حذف کر دیا اور سین کو ساکن کردیا اور ابتدا میں ہمزہ وصلی مکسور لے آئے تو اسم ہو گیا۔

کوفیین کے نزدیک اسم اصل میں وِسْمٌ تھا بمعنی علامت،چونکہ اسم بھی اپنے معنی پر علامت ہوتا ہے، اس لیے اس کو اسم کہتے ہیں، پس واو مکسورہ کو ہمزہ سے بدلا تو اسم ہو گیا۔

اسم کو اسم اپنی قسیموں (فعل و حرف) پر بلند و بالا ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے نہ کہ معنی پر علامت و نشانی ہونے کی بناء اسم کو اسم کہا جاتا ہے۔

سوال: اسم کی علامات مثالوں کے ساتھ تحریر فرمائیں ؟

جواب: **اسم کی علامات:**

(۱)اسم کے بارے میں خبر دینا صحیح ہو۔ زَيْدٌ قَائِمٌ۔ (۲)مضاف ہونا غُلَامُ زَيْدٍ۔ (۳)لام تعریف کا داخل ہونا ۔ اَلرَّجُلُ

(۴)جر اور تنوین کا داخل ہونا ۔ بِزَيْدٍ۔ (۵)تثنیہ ہونا: رَجُلَانِ۔ (6) جمع ہونا۔ مُسْلِمُوْنَ

(۷)صفت ہونا۔ رُجُلٌ عَالِمٌ (۸)مصغَّر ہونا ۔ رُجُلٌ سے رُجَيْلٌ (۹)منادیٰ ہونا ۔ يَازَيْدٌ

سوال: صحۃ الاخبار عنہ کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: اس کے بارے میں خبر دینا درست ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اسم محکوم علیہ ہوتا ہے فاعل ، مفعول یا مبتداء ہونے کی وجہ سے۔

سوال: فعل کی تعریف اور مثال ذکر فرمائیں نیز فعل کی وجہ تسمیہ بھی تحریر فرمائیں ؟

جواب: **فعل کی تعریف:** فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے ایسی دلالت جو اس معنی کے زمانے کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ جیسے : ضَرَبَ ، يَضْرِبُ ۔

فعل کی وجہ تسمیہ:

فعل کو فعل اس کی اصل کے نام کی وجہ سے کہا جاتا ہے فعل کی اصل مصدر ہے چونکہ مصدر در حقیقت فاعل کا فعل ہوا کرتا ہے اس لیے فعل کو فعل کہا جاتا ہے۔

سوال: فعل کی علامات مثالوں کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

(۱) اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہو نہ کہ اس کے بارے میں خبر دینا۔۔ (۲) حرف قد کا داخل ہونا۔ قد ضرب

(۳) حرف سین کا داخل ہونا۔ سَیَعْلَمُوْنَ۔ (۴) حرف سوف کا داخل ہونا. سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ

(۵) حرف جزم کا داخل ہونا۔ لَمْ یَضْرِبُ۔ (6) فعل ماضی اور مضارع کی گردان کا ہونا۔ ضرب ، یضرب

(۷) امر ہونا۔ اضرب۔ (۸) نہی ہونا ۔ لا تضرب۔ (۹) ضمیر بارز مرفوع کا متصل ہونا ۔ جیسے ضربتُ

(۱۰) تاء تانیث ساکنہ کا ملا ہوا ہونا۔ جیسے ضَرَبَتْ۔ (۱۱) نون تاکید (ثقیلہ، خفیفہ) کا ہونا۔

سوال: حرف کی تعریف، وجہ تسمیہ و علامات و فوائد تحریر فرمائیں؟

جواب: **حرف کی تعریف:** حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت نہیں کرتا، بلکہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہوتا ہے۔ جیسے : مِنْ، اِلٰی۔

حرف کی وجہ تسمیہ:

حرف کو حرف اس لیے کہا جاتا ہے کہ حرف کا معنی ہے : طرف (کنارہ) اور چونکہ حرف کلام کے طرف (یعنی کنارہ) میں واقع ہوتا ہے اس طرح کہ حرف مقصود بالذات نہیں ہوتا مسند، مسند الیہ کی طرح اس لیے اسے حرف کہتے ہیں۔

حرف کی علامات:

یہ ہے کہ اس سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو اور اس کے ذریعے سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو۔ اور وہ اسم اور فعل کی علامت میں سے کسی علامت کو قبول نہیں کرتا۔

حرف کے فوائد:

(1) دو اسموں کے درمیان جوڑ قائم کرنا، جیسے : زيد فِي الدَّارِ

(2) دو فعلوں کے درمیان جوڑ قائم کرنا، جیسے : أُرِيدُ أَنْ تَضْرِبَ

(3) اسم اور فعل کے درمیان جوڑ قائم کرنا، جیسے : ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ

(4) دو جملوں کے درمیان جوڑ قائم کرنا، جیسے : إِنْ جَاءَنِي زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ

سوال: حرف کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: حرف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حرف (طرف) میں واقع ہوتا ہے کیوں کے یہ مسند اور مسند الیہ کی طرح مقصود بالذات نہیں ہوتا ۔

(تیسری فصل کلام کی بحث)

سوال: کلام کی تعریف بیان کریں:

جواب: لفظ تضمن کلمتين بالإسناد:

وہ لفظ ہے جو کم از کم دو کلموں سے مرکب ہو اسناد کے ساتھ یعنی ایک کلمے کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف ہو۔

سوال: اسناد کی تعریف لکھیں:

جواب:والإسناد نسبة إحدى الكلمتين إلى الأخرى بحيث تفيد المخاطب فائدة تامة يصح السكوت عليها۔

دو کلموں میں سے ایک کلمہ کی نسبت کرنا دوسرے کی طرف اس طور پر کہ مخاطب کو اس سے فائدہ تامہ حاصل ہو اور اس پر خاموشی صحیح ہو۔ جیسے زيدٌ قَائِمٌ ۔

سوال: کلام کیسے حاصل ہوتا ہے؟ نیز کلام کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: کلام دو کلموں کو یا دو سے زیادہ کلموں کو ملانے سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض اوقات دو اسموں سے کلام حاصل ہوگا۔ جیسے زید قائمٌ اور اس کو جملہ اسمیہ کا نام دیا جاتا ہے یا ایک فعل اور ایک اسم کو ملانے سے حاصل ہوگا۔ جیسے قام زیدٌ اور اس کو جملہ فعلیہ کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ ماقبل میں یہ بات فرمائی گئ تھی کہ کلام صرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل سے بنتا ہے اس کے علاوہ کلام نہیں بنتا۔ تو یا زَید یہ کلام ہے جب کہ اس میں یا حرف نداء ہے اور زید اسم ہے تو معلوم ہوا کہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے بھی بنتا ہے؟

جواب: یا زیدُ جیسی ترکیب سے اعتراض کرنا کہ کلام ایک حرف اور اسم سے بھی بنتا ہے، درست نہیں ہے، اس لیے کہ یا زید میں یا حرف نداء بمعنی ادعوا یا اطلب فعل کے ہے۔ پس کلام ایک فعل اور اسم سے حاصل ہوا، نہ کہ ایک حرف اور اسم ہے۔

{القسم الاول فی الاسم}

اس کے احکام دو بابوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلا باب معرب کی بحث ، دوسرا باب مبنی کی بحث اور خاتمہ اسم کے بقیہ احکام

پہلا باب: اسم معرب کی بحث

سوال: پہلے باب کی کیا ترتیب ہے ؟

جواب : پہلے باب میں ایک مقدمہ ،تین مقاصد اور ایک خاتمہ ہے .

سوال: مقدمہ میں کتنی فصلیں ہیں ؟

جواب: مقدمہ میں چار فصلیں ہیں۔

(المقدمة)

پہلی فصل: اسم معرب کا بیان)

سوال: معرب کسے کہتے ہیں؟

جواب:الاسم المعرب وهو كل اسم ركب مع غيره ولا يشبه مبني الأصل۔

اسم معرب ہر وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو۔قَامَ زیدٌ۔

سوال: مشابہ مبنی الأصل کتنی چیزیں ہیں ؟

جواب: مشابہ مبنی الأصل تین چیزیں ہیں ۔ (1) فعل ماضی (2) امر حاضر معروف (3) تمام حروف

(دوسری فصل: اسم معرب کا حکم اور اعراب کا بیان)

سوال: اسم معرب کا حکم بیان کریں:

جواب: اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر بدلتا ہے عاملوں کے بدلنے سے۔ آخر کا یہ بدلنا خواہ لفظاً ہو جیسے جاءنی زیدٌ و رَأَیْتُ زیداً و مررتُ بزیدٍ ، خواہ تقدیراً ہو جیسے جاءَنی موسیٰ و رَأَیْتُ مُوسٰی و مررت بموسیٰ۔

سوال: اعراب کی تعریف لکھیں اعراب الحرکت اور اعراب بالحرف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعراب وہ حرف یا حرکت ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے۔ جیسے ضمہ فتحہ ، کسرہ انہیں **اعراب بالحرکت** کہا جاتا ہے اور واو، الف اور یاء انہیں **اعراب بالحرف** کہا جاتا ہے۔

سوال: اسم معرب کے اعراب کتنے ہیں ؟

جواب: اسم معرب کے اعراب تین ہیں: رفع ، نصب اور جر۔

==

سوال: عامل کی تعریف بیان کریں:

جواب: عامل وہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ رفع یا نصب یا جر آئے۔

سوال: اسم معرب کا محل اعراب کیا ہوتا ہے ؟

جواب : اسم معرب کا محل اعراب اس کا آخری حرف ہوتا ہے جیسے قَامَ زیدٌ میں زید کا دال۔

سوال: کلام عرب میں کتنی اور کونسی چیزیں معرب ہوتی ہیں؟

جواب: کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہوتی ہیں (1) اسم متمکن (2) فعل مضارع۔

(تیسری فصل: اسم معرب کے اعراب کے اعتبار سے اقسام)

سوال: اسم معرب کے اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اسم معرب کے اعراب کی 9 قسمیں ہیں :

پہلی قسم:

مفرد منصرف صحیح : مفرد سے مراد جو تثنیہ و جمع نہ ہو، منصرف سے مراد جو غیر منصرف نہ ہو اور صحیح سے مراد جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو ۔ جیسے زَیْدٌ۔

قائم مقام صحیح: اس سے مراد وہ اسم جو کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو ۔ جیسے : ظَبْیٌ، دَلْوٌ۔

جمع مکسر منصرف: جمع مکسر سے مراد جو جمع سالم نہ ہو، منصرف سے مراد جو غیر منصرف نہ ہو ۔ جیسے: رِجَالٌ۔

ان تینوں کی حالت رفعی ضمہ سے حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِي زيدٌ	رَأَيْتُ زَيْداً	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
جَاءَنِي دَلْوٌ، ظَبْیٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا، ظَبْيًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ، بِظَبْيٍ
جَاءَنِي رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

دوسری قسم :

جمع مونث سالم: اس سے مراد وہ جمع تصحیح جس کے آخر میں الف مع تاء لگا ہو۔

اس کی حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری کسرہ سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هُنَّ مُسلِمَاتٌ	رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

تیسری قسم:

غیر منصرف: اس سے مراد وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو اسباب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔

اس کی حالت رفعی ضمہ سے حالت نصبی اور جری فتحہ سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِی عُمَرُ	رَأَیْتُ عُمَرَ	نَظَرْتُ اِلٰی عُمَرَ

چوتھی قسم:

اسمائے ستہ: اس سے مراد یہ چھ اسماء ہیں۔أَبٌ ، أَخٌ ، فَمٌ ، حَمٌ، هَنٌ ، اور ذُوْ مَالٍ۔

اس کی حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ أَخُوْکَ	رَأَیْتُ أَخَاکَ	مَرَرْتُ بِأَخِیْکَ

نوٹ: اسمائے ستہ کا یہ اعراب اس صورت میں ہوگا جب یہ مکبرہ ہوں نہ کہ مصغرہ ، واحد ہوں نہ کہ تثنیہ و جمع، یائے متکلم کی طرف کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں۔

پانچویں قسم:

تثنیہ اور کِلاَ، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ۔

ان کی حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی و جری یاء ما قبل مفتوح سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِی الرَّجُلَانِ، کِلَاهُمَا	رَأَیْتُ الرَّجُلَیْنِ،کِلَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِرَّجُلَیْنِ،بِکِلَیْهِمَا

چھٹی قسم:

جمع مذکر سالم ،أُوْلُوْ، عِشْرُوْنَ ، مع اخواتها۔

ان کی حالت رفعی واؤ ماقبل مضموم سے، اور حالت نصبی و جری یاء ماقبل مکسور سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِی مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	نَظَرْتُ اِلٰی مُسْلِمِیْنَ
جَاءَنِی عِشْرُوْنَ	رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ	نَظَرْتُ اِلٰی عِشْرِیْنَ

ساتویں قسم:

الف مقصورہ: وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہوں جیسے: عَصَا، مُوسٰی

مضاف الی اللیاء: جو اسم یاء متکلم کی طرف مضاف ہو علاوہ جمع مذکر سالم کے ۔

ان کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ تقدیری سے، اور حالت جری کسرہ تقدیری سے آتی ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ موسیٰ	رَأَيْتُ موسیٰ	نَظَرْتُ اِلیٰ موسیٰ
جَاءَ غُلَامِیْ	رَأَيْتُ غُلَامِیْ	نَظَرْتُ اِلیٰ غُلَامِیْ

آٹھویں قسم:

اسم منقوص: وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل حرف مکسور ہو جیسے: اَلْقَاضِیْ۔

اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جری کسرہ تقدیری سے آتی ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِی اَلْقَاضِیْ	رَأَيْتُ اَلْقَاضِیَ	نَظَرْتُ اِلیٰ اَلْقَاضِیْ

نویں قسم :

جمع مذکر سالم مضاف الی الیاء

اس کی حالت رفعی واؤتقدیری کے ساتھ، حالت نصبی و جری یاء لفظی کے ساتھ آتی ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَنِیْ مُسلِمِیَّ	رَأَيْتُ مُسلِمِیَّ	نَظَرْتُ اِلیٰ مُسلِمِیَّ

سوال: مُسْلِمِیَّ اصل میں کیا تھا؟

جواب: مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْیَ تھا واؤ اور یاء جمع ہو گئے جن میں سے پہلا ساکن ہے تو واؤ کو یاء سے بدلا تو مُسْلِمُیْیَ ہو گیا پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو مُسْلِمُیَّ ہو گیا پھر یاء کی مناسبت کی وجہ سے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مُسْلِمِیَّ ہو گیا

(چوتھی فصل : منصرف اور غیر منصرف کا بیان)

سوال: اسم معرب کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: اسم معرب کی دو قسمیں ہیں : (1) منصرف (2) غیر منصرف

سوال: منصرف کی تعریف اور حکم بیان کریں ؟

جواب: منصرف کی تعریف :وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے کوئی دو سبب یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔**حکم**: منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات تنوین کے ساتھ آسکتی ہیں ۔

جَاءَ زَیْدٌ	رأیتُ زیداً	مررتُ بِزَیدٍ

سوال: غیر منصرف کی تعریف اور حکم بیان کریں ؟

جواب: غیر منصرف کی تعریف :وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے کوئی دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ حکم: منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آ سکتی اور اس کی حالت جری ہمیشہ فتحہ سے آتی ہے ۔

جَاءَنِی عُمَرُ	رَأَیْتُ عُمَرَ	نَظَرْتُ اِلٰی عُمَرَ

سوال: اسبابِ منع صرف کتنے اور کون کونسے ہیں ؟

جواب: اسباب منع صرف 9 ہیں : (1) عدل (2) وصف (3) تانیث (4) معرفہ (5) عجمہ (6) جمع (7) ترکیب (8) الف نون زائدتان (9) وزن فعل۔

سوال: عدل تعریف بیان کریں

جواب: عدل کی تعریف: کسی اسم کا اپنے اصلی صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف پھیرا ہوا ہونا۔ جیسے : ثلٰثُ ثلثۃ ثلثۃ اور عُمَرُ (نام) عَامِرُ سے پھیرا گیا ہے۔

سوال: عدل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: عدل کی دو قسمیں ہیں: (1) عدل تحقیقی (2) عدل تقدیری

عدل تحقیقی: وہ اسم جس کے اپنے اصلی صیغے سے پھرے ہوئے ہونے کی دلیل موجود ہو۔ جیسے : ثلث ثلث کا معنی ہے (تین تین) ، اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثلاثۃ ثلثۃ ہے ، کیونکہ ثلث میں معنی کی تکرار ہے اور معنی کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے۔ اس دلیل سے معلوم ہوا کہ ثلث ، ثلثۃ ثلثۃ سے پھیرا ہوا ہے۔

عدل تقدیری : وہ اسم جس کے اپنے اصلی سے پھیرے ہوئے ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عُمَرُ ، زُفَرُ

عُمَرُ اور زُفَرُ یہ دونوں عَامِرٌ اور زافِر سے پھیرے ہوئے ہیں مگر ان میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ عامر اور زافر سے پھیرے ہوئے ، مگر چونکہ اہل عرب ان کو غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان دونوں میں علم ہونے کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں پایا جا رہا اور ایک سبب سے کوئی اسم غیر منصرف نہیں ہوتا تو اسے غیر منصرف کرنے کیلئے اس میں دوسرا سبب عدل فرض کر لیا گیا اور عُمر کو عامر اور زُفَرُ کو زافِر سے پھیرا ہوا مان لیا گیا۔

سوال : عدل کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کسی سبب کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ؟

جواب:عدل عَلَمْ اور وصف کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے عُمَرُ ، زُفَرُ ، ثُلٰثُ مَثْلَثُ، جُمَعُ وغیرہ لیکن وزنِ فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ۔

عدل کے اوزان:

(1)فَعَالُ جیسے ثَلاثُ (2)مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ۔ (3)فُعَلُ جیسے عُمَرُ

(4)فِعَالِ جیسے قِطَامِ۔ (5)فَعْلِ جیسے اَمْسِ۔ (6)فَعْلٌ جیسے سَحْرُ

سوال:وصف کی تعریف لکھیں؟

جواب: اسم کا کسی ایسی ذات مبہمہ پر دلالت کرنا کہ جس میں کسی صفت کا لحاظ رکھا گیا ہو ۔

سوال:وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب: وصف کا منع صرف کے سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اصل وضع میں وہ وصف ہو، یعنی واضع نے اس کو معنی وصفی کے لیے وضع کیا ہو، اگر چہ بعد میں وہ کسی چیز کے نام مقرر ہوئے ہوں اور اگر اصل وضع میں وصفیت کا معنی نہ ہو تو عارضی طور پر اس میں وصفیت کے معنی پائے جانے سے وہ صفت غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گی ، کیونکہ وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔

سوال : وصف کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس سبب کے ساتھ نہیں ہوتا ؟

جواب: وصف عدل کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے لیکن علم کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہوتا کیونکہ وصف عموم کا تقاضا کرتا ہے جبکہ علم خاص ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔

سوال: اسود اور ارقم منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

جواب: اسود اور ارقم غیر منصرف ہیں کیونکہ ان کی اصل وضع وصفی معنی کیلئے ہوئی ہے اگرچہ بعد میں یہ دونوں سانپ کے نام ہو گئے ہیں لیکن وصفیت میں اصل ہونے کی وجہ سے یہ غیر منصرف ہیں۔

==

سوال: (مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ أَرْبَعٍ) میں (اربع) منصرف ہے یا غیر منصرف؟

جواب: اس مثال میں اربع صفت و وزن فعل ہونے کے باوجود منصرف ہے کیونکہ یہ وصفیت میں اصل نہیں یعنی اس کی اصل وضع و صفی معنی کیلئے نہیں ہوئی بلکہ یہ عدد کے مراتب میں سے معین مرتبہ کیلئے وضع کیا گیا ہے جو کہ تین سے اوپر اور چار سے نیچے کا مرتبہ ہے۔

سوال: تانیث بالتاء کسے کہتے ہیں اور اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب: تانیث بالتاء وہ ہے جس کے آخر میں مونث کی تاء ہو، اور اس کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ جیسے (طلحۃ)

سوال: تانیث معنوی کسے کہتے ہیں؟ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط کیا ہے؟

جواب: تأنیث معنوی : مؤنث معنوی اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تائے تانیث لفظا نہ ہو چاہے تائے تانیث مقدر ہو جیسے **أَرْضٌ** کہ اس میں تائے تانیث مقدر ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ اس کی تصغیر **أُرَيضَةٌ** آتی ہے جس میں تائے تانیث لفظی ہوتی ہے، یا وہ مؤنث حقیقی کا علم (نام) ہو جیسے **ھِندٌ** یا اس کا چوتھا حرف تائے تانیث کے قائم مقام ہو۔ **عَقْرَبُ**

تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بنے کی شرط بھی یہی ہے کہ وہ علم ہو۔

لیکن تانیث معنوی کے محض علم ہونے سے اس کا غیر منصرف ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

سوال: تانیث معنوی تین حرفی ساکن الاوسط غیر عجمی کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف؟

جواب: تانیث معنوی علم اگر تین حرفی ہو اور اس کا درمیانی حرف ساکن ہو اور غیر عجمی ہو تو اس کو غیر منصرف اور منصرف دونوں بنانا جائز ہے۔ غیر منصرف اس لیے کہ اس میں منع صرف کے دو اسباب (1) تانیث اور (۲) معرفہ پائے جا رہے ہیں اور منصرف اس لیے جب کلمہ اس طرح کے اوصاف کے ساتھ متصف ہو تو انتہائی خفیف ہوتا ہے تو خفت کے پیش نظر اس کو منصرف پڑھنا جائز ہوتا ہے جیسے کہ لفظ **ھِندٌ** اس کو منصرف و غیر منصرف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں کیونکہ یہ مؤنث معنوی علم ہے اور تین حرفی ہے جس کا درمیانہ حرف ساکن ہے اور یہ غیر عجمی ہے۔

سوال: تانیث معنوی کو غیر منصرف پڑھنے کے واجب و ضروری ہونے کی شرائط بیان کریں؟

جواب: تانیث معنوی کو غیر منصرف پڑھنے کے واجب و ضروری ہونے کی شرائط درج ذیل ہیں :

(1) مؤنث معنوی علم تین حروف سے زائد پر مشتمل ہو جیسے : زینبُ۔

(2) اگر مؤنث معنوی علم تین حرفی ہو تو اس کا درمیانہ حرف متحرک ہو جیسے : سَقَرُ۔

(3) یا وہ علم عجمی ہو جیسے : ماہٌ اور جورٌ (دو علاقوں کے نام)۔

سوال: وہ تانیث جس میں الف مقصورہ ہو یا ممدودہ اس کو منصرف پڑھیں یا غیر منصرف ؟

جواب: تأنیث بالألف المقصورہ اور تأنیث بالألف الممدودہ والے اسماء ہمیشہ غیر منصرف ہوتے ہیں اور ان کے غیر منصرف کا سبب بنے کی کوئی شرط نہیں۔کیونکہ الف (چاہے مقصورہ ہو یا ممدودہ) دو سببوں کے قائم مقام ہیں تانیث اور تانیث کا لازم ہونا۔

سوال : معرفہ کب غیر منصرف ہوتا ہے؟

جواب : معرفہ جب علم ہوگا تب غیر منصرف ہوگا ورنہ منصرف ہوگا۔

سوال : معرفہ کس سبب کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کس سبب کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ؟

جواب : معرفہ وصف کے علاوہ تمام اسباب کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے اور وصف کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ۔

سوال: عجمہ سے کیا مراد ہے نیز عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بنے کی شرائط بیان کریں ؟

جواب: عجمہ سے مراد یہ ہے کہ لغت غیر عرب میں اسم کا کسی معنی کیلئے موضوع ہونا۔

عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بنے کی شرائط :

(1) وہ لفظ لغتِ عجم میں علم ہو ۔

(2) وہ علم تین حروف سے زائد پر مشتمل ہو جیسے : إِبْرَاهِيمُ

(3) اگر وہ علم تین حرفی ہو تو اس کا درمیانہ حرف متحرک ہو ۔ جیسے : شَتَرُ (قلعہ کا نام)

سوال: لفظ لجام اور نوح منصرف ہے یا غیر منصرف نیز وجہ بھی بیان کریں ؟

جواب: لفظ **لِجَامُ** (لگام) عجمی لفظ ہونے کے باوجود منصرف ہے کیونکہ یہ علم نہیں اور عجمی لفظ کے غیر منصرف ہونے کی پہلی شرط یہ تھی کہ وہ علم ہو اور وہ شرط یہاں مفقود ہے تو شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے مشروط بھی نہ پایا جائے گا۔ اسی طرح لفظ **نُوْحُ** عجمی لفظ ہونے کے باوجود منصرف ہے کیونکہ اس کا درمیانہ حرف ساکن ہے اور اس میں عجمی لفظ کے غیر منصرف ہونے کی دوسری شرط مفقود ہے۔

سوال: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب:اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جمع منتہی الجموع کے صیغے پر ہو اور وہ تاء کو قبول نہ کرتا ہو۔

جمع منتہی الجموع کے صیغے کی تعریف:جس کا پہلا حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو اور اس الف کے بعد ایک حرف مشدد ہو جیسے : **دَوَابٌّ** یا الف کے بعد دو حروف جن میں سے پہلا مکسور ہو جیسے : **مَسَاجِدُ** یا الف کے بعد تین حروف ہوں جن میں سے پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہو جیسے : **مصابیحُ**

سوال: صِيَاقَلَةٌ، فَرَازِنَةٌ یہ دونوں منصرف ہیں یا غیر منصرف؟

جواب: صِیَاقَلَةٌ ، فَرَازِنَةٌ یہ دونوں منصرف ہیں کیونکہ ان دونوں کے آخر میں تاء آ رہی ہے۔

سوال: جمع کتنے سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے ؟

جواب: جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے جمع ہونا " جمع ہونے کا لازم ہونا اور اس بات کا ممتنع ہونا کہ دوسری مرتبہ اس کی جمع مکسر بنائی جائے گویا کہ جمع منتہی المجموع کو دو مرتبہ جمع بنایا گیا ہوتا ہے۔

سوال: ترکیب کسے کہتے ہیں ؟

جواب: ترکیب کہتے ہیں : دو یا دو سے زیادہ کلموں کا ایک ہو جانا اس طرح کہ اس کا کوئی جزء حرف نہ ہو۔

سوال: ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی کیا شرط ہے؟

جواب: اس کی شرط یہ ہے کہ وہ بغیر اضافت و بغیر اسناد کے علم ہو۔ جیسے **بَعْلَبَكُّ** اور **مَعْدِ یْكَرِبُ**۔

سوال: الف نون زائدتان جب کسی اسم میں ہوں تو اس کی کیا شرط ہے ؟

جواب: الف نون زائد اگر اسم کے آخر میں ہوں تو اس کے غیر منصرف کا سبب بنے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے: عِمْرَانُ ، عُثْمَانُ

سوال: سَعْدَانُ منصرف ہے یا غیر منصرف ؟

جواب: لفظ سعدان (جڑی بوٹی کا نام) منصرف ہے ، کیونکہ یہ علم نہیں ہے ۔

سوال: الف نون زائد جب کسی وصف کے آخر میں ہوں تو اس کے لیے کیا شرط ہے غیر منصرف کا سبب بننے کی ؟

جواب: اگر الف نون زائد صفت کے آخر میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث **فَعْلَانَةُ** کے وزن پر نہ ہو ، جیسے: سکرانُ اس کی مؤنث سکریٰ کے وزن پر آتی ہے۔

سوال: لفظ ندمانُ منصرف ہے یا غیر منصرف ؟

لفظ ندمانُ منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث فَعَلَانَةٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے : نَدْمَانَةٌ

سوال: وزن فعل کسے کہتے ہیں ؟

جواب: وزن فعل نحویوں کے نزدیک وزن فعل کے معنی ہیں اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزان فعل سے شمار کیا جاتا ہے ۔

سوال: وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بنے کی شرط کیا ہے ؟

جواب: وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بنے کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں فعل سے منقول ہو کر پایا جائے ، جیسے : **شَمَّرَ – ضُرِبَ** ۔

شمر ابتداء یہ باب تفعیل سے فعل ماضی کا صیغہ تھا ، پھر یہ حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا نام رکھا گیا۔ ضرب یہ ابتداء فعل ماضی مجہول کا صیغہ تھا پھر یہ اس شخص کا نام ہو گیا جس پر کثیر مار واقع ہوئی ہو۔

اور اگر وہ وزن فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کے شروع میں حروفِ مضارع (آنتین) میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے میں آخر میں تاء نہ ہو ، جیسے : **أَحْمَدُ** ، **شکر** ، **تغلب** (یہ تینوں مردوں کے نام ہیں) اور **نرجس** (نرگس ایک پھول) یہ سب غیر منصرف کے دو اسباب (۱) علمیت اور (۲) وزن فعل کے پائے جانے کے سبب غیر منصرف ہیں۔

سوال: وزن فعل یَعْمَلُ منصرف ہے یا غیر منصرف ؟

جواب: یَعْمَلُ منصرف ہے کیونکہ اس کے آخر میں تاء آتی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں : **نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ** (کام کاج والی اونٹنی)۔

سوال: غیر منصرف پر کسرہ کس صورت میں آسکتی ہے؟

جواب: غیر منصرف پر الف لام آجائے یا اسے مضاف کر دیا جائے تو ان دونوں صورتوں میں اُس پر کسرہ آسکتا ہے : **مَرَرْتُ بِالْمَسَاجِدِ يَا مَرَرْتُ بِمَسَاجِدِكُمْ** ۔

{المقصد الأوّل فی المرفوعات}

مرفوع وہ اسم ہے جو علامت فاعل پر مشتمل ہو علامت فاعل تین چیزیں ہیں (1) ضمہ (2) واؤ (3) الف

سوال: مرفوعات کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں :

فاعل	نائب الفاعل	مبتداء	خبر
حروف مشبہ بالفعل کی خبر	افعال ناقصہ کا اسم	ما و لا مشبہ بلیس کا اسم	لائے نفی جنس کی خبر

(فاعل کا بیان)

سوال: فاعل کسے کہتے ہیں ؟

جواب: ہر وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور اس فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔

جیسے: (قَامَ زَيْدٌ)، (زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرُوا)،(مَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرواً)۔

سوال: کیا فعل کیلئے فاعل کا ہونا ضروری ہے ؟

جواب : ہر فعل کیلئے فاعل کا ہونا ضروری ہے جو مرفوع ہو اور اسم ظاہر ہو۔ جیسے: (ذَهَبَ زَيْدٌ) یا وہ فاعل اسم ضمیر بارز ہو۔(ضَرَبْتُ زيداً) یا وہ فاعل ضمیر مستتر ہو۔(زيدٌ ذَهَبَ)۔

سوال: فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کس طرح آئے گا ؟

جواب: فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ۔

جیسے: (ضَرَبَ زَيْدٌ، ضَرَبَ الزَّيْدَانِ، ضَرَبَ الزَّيْدُونَ)۔

سوال: فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کس طرح آئے گا ؟

جواب: فاعل جب اسم مضمر ہو تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا پس اگر فاعل مضمر واحد ہو تو فعل بھی واحد لایا جائے گا اور فاعل مضمر تثنیہ ہو تو فعل بھی تثنیہ لایا جائے گا اور فاعل مضمر اگر جمع ہو تو فعل بھی جمع لایا جائے گا۔

جیسے: (زيْدٌ ضَرَبَ، الزَيْدَانِ ضَرَبَا، الزَيْدُونَ ضَرَبُوا)۔

سوال: مونث حقیقی اور مونث غیر حقیقی کسے کہتے ہیں ؟

==

جواب: **مونث حقیقی** وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر ہو خواہ علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ کے مقابلے میں رَجُلٌ اور نَاقَۃٌ (اونٹنی) کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ)۔

مونث غیر حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے نَخْلَۃٌ کے مقابلے میں نَخْلٌ یا اس کے مقابلے میں بالکل مذکر نہ ہو۔ جیسے عَیْنٌ (چشمہ)۔

سوال: فاعل اگر مونث حقیقی ہو تو فعل کس طرح آئے گا؟

جواب:فاعل مونث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا جیسے (قَامَتْ هِندٌ)اور اگر فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو اختیار (جائز) ہے کہ فعل کو مذکر لائیں یا مونث ۔ جیسے (ضربَ الیَوْمَ هِنْدٌ) (ضربتِ الیَوْمَ هِنْدٌ)۔

سوال: فاعل اگر مونث غیر حقیقی ہو تو فعل کس طرح آئے گا؟

جواب: فاعل مونث غیر حقیقی ہو اور فعل اسم ظاہر کی طرف مسند ہو تو فعل مونث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی۔ جیسے (طَلَعَ الشَّمْسُ) (طَلَعَتِ الشَّمْسُ)اور اگر فعل اسم ظاہر کی طرف مسند نہ ہو بلکہ اسم ضمیر کی طرف مسند ہو تو فعل ہمیشہ مونث ہی آئے گا۔ جیسے (الشَّمْسُ طَلَعَتْ)۔

سوال: فاعل جب جمع مکسر ہو تو فعل کس طرح آئے گا؟

جواب: جمع مکسر مونث غیر حقیقی کی طرح ہوتا ہے یعنی فعل کو مذکر و مونث دونوں طرح لایا جا سکتا ہے۔(قَامَ/قَامَتِ الرجال)

سوال: کس صورت میں مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا واجب اور جائز ہے ؟

جواب: اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں تو اس صورت میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے، ورنہ فاعل اور مفعول دونوں میں التباس پیدا ہو جائے گا اور یہ معلوم نہیں ہوگا کہ فاعل کون ہے اور مفعول کون ہے اس صورت میں جو پہلے ہے اسے فاعل کہا جائے گا۔ جیسے (ضَرَبَ مُوسٰی عِیسیٰ)

اگر فاعل اور مفعول کے درمیان التباس کا خوف نہ ہو اس طور پر کہ فاعل متعین ہو تو فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے۔جیسے: أَکَلَ الکمثریٰ یحیٰ (یحیٰ نے امرود کھایا)۔

سوال: فعل اور فاعل کو حذف کرنا کب جائز ہے ؟

جواب: جب قرینہ موجود ہو تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے کسی نے یہ کہا مَنْ ضَرَبَ ؟ تو جواب میں یہ کہا زیدٌ تو فعل حذف ہو گیا اسی طرح فعل اور فاعل دونوں کو قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے جیسے کسی نے سوال کیا کہ أَقَامَ زیدٌ؟ تو جواب میں صرف نَعَمْ بولا تو فعل اور فاعل دونوں حذف ہو گئے۔

==

{تنازع فعلان کا بیان}

سوال: تنازع الفعلان سے کیا مراد ہے ؟

جواب: تنازع فعلان سے مراد ہے کہ دو فعل ایک ساتھ آ جائیں اور ان کے بعد ایک اسم ظاہر ہو تو یہ دونوں فعل آپس میں تنازع (جھگڑا) کرتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک اسم ظاہر کو اپنا معمول بنائے ۔

سوال: تنازع فعلان کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تنازع فعلان کی چار قسمیں ہیں :

1. دونوں فعل جب فاعل کا تقاضا کریں : ضَرَبَنِی وَ أَكرَمَنِی بَكْرٌ۔
2. دونوں فعل جب مفعول کا تقاضا کریں : ضَرَبْتُ وَ أَكرَمْتُ بَكْراً۔
3. فعل اول فاعل کا فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے: ضَرَبَنِی وَ أَكرَمْتُ بَكْراً۔
4. فعل اول مفعول کا فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے: ضَرَبْتُ وَ أَكرَمَنِی بَكْرٌ۔

سوال: تنازع فعلان کی صورت میں جمہور نحات اور امام فراء کے نزدیک کس فعل کو عمل دینا جائز ہے اور کس کو نا جائز؟

جواب : جمہور نحات تنازع الفعلان کی مذکورہ چاروں قسموں میں کسی بھی فعل کو عمل دینا جائز کہتے ہیں چاہے فعل اول کو دیں چاہے فعل ثانی کو اس میں کوفیوں اور بصریوں کا اتفاق ہے۔

امام فراء علیہ الرحمہ پہلی اور تیسری قسم میں اختلاف کرتے ہیں اور فعل ثانی کو عمل دینے کو نا جائز کہتے ہیں۔

وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ پہلی اور تیسری صورت میں اگر عمل فعل ثانی کو دیا گیا تو فعل اول جو کہ فاعل کا تقاضا کر رہا ہے تو اس کے لیے فاعل محذوف مانیں گے یا ضمیر لائیں گے اگر فاعل کو محذوف مانیں گے تو عمدہ چیز کا محذوف ماننا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں۔ اور اگر ضمیر لائیں گے تو اضمار قبل الذکر لازم آئے گا تو یہ صورت بھی جائز نہیں ہے۔

سوال: تنازع فعلان میں کوفیوں اور بصریوں کا مختار (پسندیدہ) مذہب کیا ہے؟

جواب: **بصریوں کے نزدیک فعل ثانی کو عمل دینا مختار ہے** کیونکہ وہ معمول کے قریب تر ہے اور پڑوس میں ہے اور الْحُقُّ لِلأَوَّلِ ثُمَّ لِلآخر کے تحت پہلے کو عمل دینا افضل ہے۔

کوفیین حضرات فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں تقدیم واستحقاق کے اعتبار سے وہ وجہ یہ بتاتے ہیں کہ السابق أحق من اللا حق (حق پہلے آنے والے کا ہوتا ہے نہ کہ بعد والے کا) چنانچہ فعل اول پہلے ہے تو حق بھی اس کا ہے لہذا فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ ہے۔

سوال: بصریین کے مذہب کے اعتبار سے تنازع فعلان کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: تنازع فعلان میں فعل کی ضمیر کے احوال میں بصریوں کے مذاہب مندرجہ ذیل ہیں:

(1) متوافقین میں بصریین کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں تو فعل ثانی کو عمل دیا جائے گا اور فعل اول کے لیے ضمیر لائیں گے۔

واحد: (ضَرَبَنِي وَأَكْرَمَنِي زيدٌ) **تثنیہ:** (ضَرَبَانِي وَأَكْرَمَنِي الزيدانِ) **جمع:** (ضَرَبُونِي وَأَكْرَمَنِي الزيدون)

(2) متخالفین میں یعنی فعل اول فاعل کا اور فعل ثانی مفعول کا تقاضہ کرے تو فعل ثانی کو عمل دیا جائے گا اور فعل اول کے لیے اسم ظاہر کے مطابق ضمیر لائیں گے۔

واحد: (ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ زيداً) **تثنیہ:** (ضَرَبَانِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ) **جمع :** (ضَرَبُونِي وَأَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ)

(3) اگر دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں اور وہ دونوں فعل افعال قلوب میں سے بھی نہ ہوں اس صورت میں بصریین علماء کرام فرماتے ہیں کہ اسم ظاہر کو فعل ثانی کا معمول بنائیں گے اور فعل اول کا مفعول محذوف مانیں گے۔

واحد: (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ زيدًا) **تثنیہ :** (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزيدَينِ) **جمع :** (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ الزيدِينَ)

(4) فعل اول مفعول کا تقاضا کرے فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے: ان تینوں مثالوں میں فعل اول کا مفعول محذوف ہوگا۔

واحد:(ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي حَامِدٌ) **تثنیہ:**(ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي الحَامِدَانِ) **جمع:**(ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي الحَامِدُونَ)

(5) اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں جو کہ دو مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں اور وہ دونوں فعل اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتے ہیں تو بصریین کے مذہب کے مطابق اسم ظاہر کو فعل ثانی کا مفعول بنایا جائے گا اور فعل اول کا مفعول ذکر کرنا واجب ہوگا۔ جیسے: (حَسِبْنِي مُنْطَلِقًا وَ حَسِبْتُ زيداً مُنْطَلِقًا)۔

سوال: کوفیین کے مذہب کے اعتبار سے تنازع فعلان کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: کوفیین کے مذہب کے اعتبار سے تنازع فعلان کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(1) کوفین کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں تو فعل اول کو عمل دیا جائے گا اور فعل ثانی کے لیے ضمیر لائیں گے۔

واحد:(ضربني وَ أَكْرمني زيدٌ) **تثنیہ:**(ضَرْبَنِي وَأَكْرَمَانِي الزَّيْدَانِ) **جمع:** (ضَرَبَنِي وَأَكْرَمُونِي الزَّيْدُونَ)

(2) متخالفین میں یعنی فعل اول مفعول کا اور فعل ثانی فاعل کا تقاضہ کرے تو فعل اول کو عمل دیا جائے گا اور فعل ثانی کے لیے اسم ظاہر کے مطابق ضمیر لائیں گے۔

واحد: (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمَنِي زيداً) **تثنیہ:** (ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَانِي الزيدَين) **جمع:** (ضَرَبْتُ وَأَكْرَمُونِي الزيدين)۔

ان تینوں مثالوں میں اسم ظاہر کو فعل اول کا معمول بنادیا جو کہ مفعول کا تقاضا کر رہا ہے۔

(3) اگر فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہو تو اس صورت میں کوفیین کے نزدیک دو وجہیں جائز ہیں (1) مفعول کو حذف کرنا (2) ضمیر لانا۔ دوسری صورت زیادہ پسندیدہ ہے تا کہ ملفوظ مراد کے مطابق ہو جائے۔

پہلی وجہ کی مثالیں: واحد: (ضربتُ واكرمتُ زيدًا) تثنيه: (ضربت واُكرمْتُ الزيدَين) جمع: (ضربت واُكرمت الزيدينَ)

دوسری وجہ کی مثالیں: واحد (ضربني و اُكرمته زيدٌ) تثنيه: (ضربني واُكرمتهمَا الزَيْدَان) جمع (ضَرَبَنِي وَاُكْرَمْتهُمْ الزَّيْدُونَ)

(4) اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور وہ دونوں فعل اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتے ہوں تو اس صورت میں کوفیوں کے مذہب کے مطابق فعل اول کو عمل دیا جائے گا اور فعل ثانی کے لیے مفعول کو ظاہر کرنا لازمی ہوگا فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنا بھی جائز نہیں اور اس کے لیے ضمیر لانا بھی جائز نہیں۔

(حَسِبَنِي وَحَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقاً)۔

{مفعول مالم یسم فاعلہ کا بیان}

سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کی تعریف لکھیں؟

جواب: مفعول مالم یسم فاعلہ ہر وہ مفعول ہے کہ جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہو۔ ضُرِبَ زَيْدٌ۔

سوال: مفعول مالم یسم فاعلہ کا حکم بیان کریں؟

جواب: مفعول مالم یسم فاعلہ یہ ہے کہ اس کے فعل کو مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر مؤنث لانے میں بعینہٖ وہی تفصیل ہے جو فائل کی بحث میں گزر چکی ہے۔

اصول و قواعد:

(۱)نائب الفاعل اگر اسم ظاہر ہے تو اس کا فعل ہمیشہ واحد آئے گا: ضرب الزيدان

(۲)نائب الفاعل اگر اسم مضمر ہو تو فعل کو اس کے ضمیر کے موافق لایا جائے گا: الزيدان ضربا، الزيدان ضربوا۔

(۳)نائب الفاعل مونث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا: ضُرِبَتْ هِنْدٌ، هِنْدٌ ضُرِبَتْ فعل اور نائب الفاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو اختیار (جائز) ہے کہ فعل کو مذکر لائیں یا مونث: ضُرِبَتِ اليَومَ هِنْدٌ، ضُرِبَ اليَومَ هِنْدٌ۔

{مبتداء و خبر کا بیان}

سوال: مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں؟ اور ان کا عامل کونسا ہے؟

جواب: مبتدا اور خبر وہ دو ایسے اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوں ان میں سے ایک مسند الیہ ہوتا ہے جسے مبتداءکہتے ہیں اور ان میں سے دوسرا مسند ہوتا ہے جسے خبر کہتے ہیں۔ جیسے:زَيْدٌ قَائِمٌ۔مبتدا اور خبر کا عامل معنوی ہوتا ہے اور وہ ابتداء ہے۔

سوال: مبتداء اور خبر میں اصل کون ہے؟

جواب: مبتدا کی اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر کی اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو۔

سوال: نکرہ کو مبتداء بنانا کب جائز ہے؟

جواب:چھ مقامات پر نکرہ کو مبتداء بنانا جائز ہے ۔

1. نکرہ موصوف ہو: وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ
2. نکرہ مضاف ہو:سَلَامِي عَلَيْكَ
3. نکرہ عاملہ ہو: رَغْبَتٌ فِي الْخَيْرِ
4. نکرہ تحت النفی ہو: مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكَ
5. نکرہ تحت الاستفہام ہو: أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ
6. خبر مقدم ہو: فِي الدَّارِ رَجُلٌ ۔

سوال:اگر دو اسم ایسے ہوں کہ ان میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو مبتداء کا تعین کا طرح ہوگا اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو مبتداء اور خبر کا تعین کس طرح کریں گے؟

جواب: دو اسموں میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا بنایا جائے گا اور جو نکرہ ہے اسے خبر بنایا جائے گا، اگر دونوں اسم معرفہ ہوں تو ان دونوں میں سے جسے چاہیں مبتدا بنالیں ، البتہ جسے مبتدا بنانا ہو اسے مقدم کیا جائے۔ جیسے اللہ الٰہنَا ، مُحَمَّدٌ نَّبِیُّنَا ، ادم ابونا. ان تینوں مثالوں میں پہلا اسم علم ہونے کی وجہ سے معرفہ ہیں دوسرا اسم ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے ہے ۔

سوال: خبر کس کس طرح واقع ہو سکتی ہے؟

جواب: خبر عموماً مفرد ہوتی ہے اللہ کریمٌ کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے زیدٌ ابوہٗ قائمٌ کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے زیدٌ قَامَ ابوہٗ

==

کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے زیدٌ فی الدَّارِ اور کبھی جملہ شرطیہ بھی ہوتی ہے زیدٌ اِنْ جَاءَنِی فَأکرمتہٗ ۔

<u>سوال: خبر اگر جملہ ظرفیہ ہو تو کیا احکام ہیں؟</u>

جواب خبر اگر جملہ ظرفیہ ہو تو وہ ہمیشہ کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوتی ہ اور اکثر نحویوں کے نزدیک متعلق استقرَّ ہوتا ہے۔جیسے زید في الدار اصل میں عبادت یوں ہے زیدٌ استقر في الدار۔لیکن متعلق ہمیشہ مبتداء کے مطابق ہی نکلے گا ۔

<u>سوال: خبر اگر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے ؟</u>

جواب: خبر اگر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں ایک ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتداء کی طرف لوٹے۔جیسے زیدٌ ضَرَبَ ۔اس ضمیر کو قرینہ پائے جانے کی صورت میں حذف کرنا جائز ہے جیسے السمنُ منوانِ بدرھمٍ ، البُرُّ الکُرُّ بستین در ھماً۔

<u>سوال: کیا خبر مبتداء پر مقدم ہو سکتی ہے ؟ نیز کیا ایک مبتداء کی ایک سے زائد خبریں بھی ہو سکتی ہیں؟</u>

جواب: (جی ہاں) مبتداء پر خبر کو مقدم کرنا جائز ہے۔ اور مبتداء واحد کی ایک سے زائد خبریں بھی ہونا جائز ہے جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَامِلٌ۔

<u>سوال: مبتداء کی قسم ثانی کسے کہتے ہیں ؟</u>

جواب: وہ صیغہ صفت جو حرف استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے۔ جیسے : مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔

<u>سوال: مبتداء کی قسم اول و قسم ثانی میں کیا فرق ہے ؟</u>

جواب: مبتدا کی قسم اول اور قسم ثانی میں دو طرح کا فرق ہے۔ پہلا مبتدا کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے اور مبتدا کی قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔دوسرا یہ کہ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے، لیکن مبتدا کی قسم ثانی کے لیے خبر کا ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کا جو فاعل ہوگا وہ قائم مقام خبر کے ہوگا ۔

إنَّ اور اس کے اخواتھا کا اسم (حروف مشبہ بالفعل)

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے اور کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں ؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں:

(1) اِنَّ (2) اَنَّ (3) کَأَنَّ (4) لٰکِنَّ (5) لَیْتَ (6) لَعَلَّ

حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان (حروف مشبہ بالفعل) کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں: جیسے: إنَّ زَیداً عَالِمٌ۔ نیز ان حروف کے داخل ہونے کہ بعد ان کی خبر مسند ہوتی ہے.

سوال: ان حروف کی خبر اگر مفرد یا جملہ ہو تو کیا حکم ہے ؟

جواب: ان حروف کی خبر کے مفرد، جملہ ، معرفہ ، نکرہ ہونے میں وہی احکام ہیں جو مبتداء کی خبر کے ہیں ۔

سوال: کیا حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو اس کہ اسم پر مقدم کرنا جائز ہے ؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ مگر جب خبر ظرف ہو تو وسعت گنجائش پائے جانے کی وجہ سے خبر کو مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے إنَّ فِي الدارِ زَیداً۔

کَانَ اور اس کے اخوات کا اسم (افعال ناقصہ)

سوال: افعال ناقصہ کتنے اور کونسے ہیں اور یہ کیا عمل کرتے ہیں ؟

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں :

کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، أَصْبَحَ، أَضْحٰی ، أَمْسٰی، عَادَ، أَضَ ، غَدَا، رَاحَ،

مَازَالَ، مَا انْفَكَ، مَا بَرِحَ، مَافَتِيَ، مَادَامَ، لَيْسَ

یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ،مبتداء کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے : کَانَ النَّبِيُّ رَحِیْمًا۔ نیز ان افعال کے داخل ہونے کہ بعد ان کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔ کَانَ زیدٌ قَائمًا۔

سوال: فعل ناقص کی خبر اس کے اسم سے پہلے یا افعال ناقصہ سے پہلے آسکتی ہے یا نہیں ؟

جواب : افعال ناقص کی خبر اس کے اسم سے پہلے آ سکتی ہے جیسے: مَازَالَ قائمًا زیدٌ۔ لیکن افعال ناقصہ کی خبر کو صرف ان افعال ناقصہ پر مقدم کرنا جائز ہے جن کے شروع میں مَا نہیں آتاہے۔ وہ گیارہ افعال ہیں۔

افعال ناقصہ کی خبر کو ان افعال نا قصہ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جن کے شروع میں لفظ ما آتا ہے وہ پانچ افعال ہیں ۔

{مَا و لَا مشبہ بلیس کا اسم}

سوال:مَا و لَا مشبہ بلیس کیا عمل کرتے ہیں ؟ نیزان کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ ؟

جواب: ما و لاَ مشبہ بلیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔جیسے مَا زیدٌ جَاهِلاً ، لَا رَجُلٌ قَائِمًا۔

ان کے داخل ہونے کہ بعد ان کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔

سوال: مَا و لَا مشبہ بلیس میں کیا فرق ہے ؟

جواب: لَا صرف نکرہ کے ساتھ خاص ہے جبکہ مَا معرفہ اور نکرہ دونوں کے ساتھ خاص ہے ۔

{لائے نفی جنس کی خبر}

سوال:لائے نفی جنس کی خبر کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

جواب: لائے نفی جنس کی خبر مرفوع ہوتی ہے ۔

سوال::لائے نفی جنس کیا عمل کرتا ہے؟نیزان کی خبر مسند ہوتی ہے یا مسند الیہ ؟

جواب:لائے نفی جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے ۔لَا رَجُلَ قَائِمٌ۔

لائے نفی جنس کے داخل ہونے کہ بعد ان کی خبر مسند ہوتی ہے ۔

{المقصد الثانی فی المنصوبات}

منصوب وہ اسم ہے جو مفعول ہونے کی علامت پر مشتمل ہو اس حیثیت سے کہ وہ مفعول ہونے کی علامت ہے ۔

سوال: منصوبات کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں :

مفعول مطلق	مفعول بہ	مفعول فیہ	مفعول لہ
مفعول معہ	حال	تمییز	مستثنیٰ
افعال ناقصہ کی خبر	حروف مشبہ بالفعل کا اسم	لائے نفی جنس کا اسم	ما و لا مشبہ بلیس کی خبر

{مفعول مطلق}

سوال: مفعول مطلق کی تعریف اور اقسام بیان کریں :

جواب: **اَلْمَفْعُوْلُ الْمَطْلَقُ وَهُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنٰى فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ قَبْلَه ۔**

تعریف: مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو ایسے فعل کے معنی میں ہو جو اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہو۔

مفعول مطلق کی تین اقسام ہیں : (ا) نوعی (۲) عددی (۳) تاکیدی

مفعول مطلق تاکیدی: جو مفعول مطلق فعل مذکور کی تاکید کے لیے ہو۔ جیسے: **ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔**

مفعول مطلق نوعی: جو مفعول مطلق فعل مذکور کی نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے **جَلَسْتُ جِلْسَةَ القاری**

مفعول مطلق عددی: جو مفعول مطلق فعل مذکور کا عدد بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے: **جَلَسْتُ جَلْسَةً ، جَلَسْتَيْنِ**

سوال: مفعول مطلق کے فعل کو کب حذف کیا جاتا ہے تفصیل سے مع امثلہ ذکر کریں؟

جواب: مفعول مطلق کے فعل کو کبھی قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے جیسے: اس شخص کو جو سفر سے واپس آئے آپ کہیں : **خَيْرَ مَقْدَمٍ** (آپ کا آنا مبارک ہو) یہ اصل میں **قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ** تھا۔

اصول و قواعد: کبھی مفعول مطلق اپنے فعل مذکور سے مادہ اور باب کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے: جیسے **قَعَدْتُ جُلُوْسًا**

اس مثال میں مفعول مطلق کے حروف اصلیہ اور ہیں اور فعل کے حروف اصلیہ اور ہیں۔**اَنْبَتُّ نَبَاتًا** اس مثال میں اَنْبَتُّ کا باب افعال ہے اور نَبَاتًا کا باب نصر ینصر ہے ۔

بعض مفعول مطلق کے افعال ہمیشہ محذوف ہوتے ہیں: سقیا یعنی سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا، حَمْدًا یعنی حَمِدْتُ اللّٰهَ حَمْدًا۔

{مفعول بہ}

سوال: مفعول بہ کی تعریف بیان کریں

جواب:**اَلْمَفْعُولُ بِهِ وَهُوَ اسْمٌ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ** ۔

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے : ضرب زید عمرًا۔

سوال: مفعول بہ کے فعل کو کب حذف کرنا جائز ہے ؟ جواب: قرینہ ہو تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی پوچھے مَنْ أَضْرِبُ ؟ تو جواب میں کہا جائے زَیْدًا تو مطلب ہوگا ضَرَبْتُ زَیْدًا۔

سوال: کتنے اور کون کونسے مقامات پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے ؟

جواب:چار مقامات پر مفعول بہ کے فعل کو وجوباً حذف کیا جاتا ہے۔

(1) سماعی:۔

اس فعل کے حذف کرنے پر کوئی قاعدہ نہ ہو، بلکہ اہل عرب سے اسی طرح سنا گیا ہو۔«إمْرأً و نَفْسَهٗ» اس کی اصل عبارت یوں تھی أتْرُکْ إمْرأً و نَفْسَهٗ (چھوڑ دے تو آدمی اور اس کی ذات کو) ، «انْتَهُوْا خَیْرًا لَّکُمْ» یہ اصل میں انْتَهُوْا عَنِ التَّثْلِیْثِ وَاقْصِدُوْا خَیْرًا لَّکُمْ تھا(نصاری تم تین خدا کہنے سے بچو اور اپنے لیے بہتری کا قصد کرو)أهْلاً و سَهْلاً یہ اصل میں تھاأتَیْتَ أهْلاً و طَیْتَ سَهْلاً۔

(2) التحذیر:۔

اس کی دو قسمیں ہیں : (ا) وہ اسم جو فعل إتَّقِ یا اس کی مانند جیسے «احذر»، «باعد» ، «جانب» وغیرہ کا معمول ہو اور اس کو مابعد سے ڈرایا گیا ہو ۔ جیسے : إیاکَ والأسد یہ اصل میں تھا إتَّقِ والأسد (اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ). (۲) محذر منہ کو مکرر ذکر کیا جائے اور اس کو ڈرایا جائے ۔ جیسے الطَّرِیق الطَّرِیق یہ اصل میں اتَّقِ الطریق تھا (بچ تو راستہ سے) اس صورت میں مخاطب محذر اور الطریق مفعول بے محذر منہ ہے جس کو مکرر ذکر کیا گیا ہے۔

(3) ما أُضمر عاملہ علی شریطۃ التفسیر:۔ (جس کے عامل کو حذف کر دیا گیا ہو تفسیر کی شرط پر)

اس سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور فعل اس اسم کی ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے اسم میں عمل نہ کر رہا ہو اور وہ فعل ایسا ہو کہ اگر اسے اس اسم پر داخل کر دیا جائے تو وہ اس اسم کو نصب دے گا توچونکہ مابعد والا فعل تفسیر کر رہا ہے فعل محذوف کی لہذا اس فعل کو حذف کرنا واجب ہے تاکہ جمع میں المُفَسَّر والمُفَسِّر لازم نہ آئے

اس کی مثال یہ ہے کہ زَیْداً ضَرَبْتُہٗ اصل میں ضَرَبْتُ زَيْداً ضَرَبْتُه ُ تھا چونکہ مفسِر بعد میں موجود تھا لہذا مفسر کو حذف کرنا واجب ہو گیا۔

(4) منادی:۔

منادی وہ اسم ہے جسے حرف ندا کے ذریعہ سے پکارا گیا اس حال میں کہ وہ حرف نداء لفظوں میں موجود ہو۔جیسے **یا عبد اللہ** **(یعنی أدْعُو عبد اللہ)** اس میں عبد اللہ مفعول بہ ہے اور اس کا عامل أدْعُو ہے جسے حذف کر کے اس کی جگہ یا حرف ندا کو قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

سوال: حرف نداء کس کے قائم مقام ہوتا ہے نیز حروف نداء کتنے اور کون کونسے ہیں ؟

جواب:حرف نداء ادعوا کے قائم مقام ہوتا ہے۔حروف ندا پانچ ہیں : (۱) یا (۲) اَیا (۳)ھَیَا (۴) اَیْ (۵) ھمزہ مفتوحہ ۔

سوال: منادیٰ کے اعراب کے اعتبار سے اس کی اقسام ذکر فرمائیں؟

جواب منادی کی اعراب کے اعتبار سے چھ اقسام ہیں :

(۱)منادیٰ مفرد معرفہ (۲)منادی مستغاث باللام (۳) منادیٰ مستغاث بالالف

(۴)منادیٰ مضاف (۵) منادی مشابہ مضاف (6) منادیٰ مفرد غیر معین

(۱)اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو علامت رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے **یا زیدٌ** اور **یا زیدانِ** اور **یا زیدونَ**۔

(۲) منادیٰ مستغاث باللام یہ مجرور ہوتا ہے لام استغاثہ کے ساتھ ۔ جیسے **یا لَزِیْدٍ**

(۳) منادیٰ مستغاث بالالف میں منادیٰ مفتوح ہوتا ہے الف استغاثہ کے ساتھ ۔ جیسے **یا زیداہٗ**۔

(۴) منادیٰ مضاف منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **یا عبدَ اللہِ**۔

(۵) منادیٰ مشابہ مضاف بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **یا طالعًا جبلاً**۔

(6) منادیٰ نکرہ غیر معین ہو تو وہ بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے **یا رجلاً خذبیدي**۔

سوال: ترخیم کسے کہتے ہیں منادیٰ مرخم کو کس کس طرح پڑھنا جائز ہے ؟

جواب: تعریف:منادی کے آخر سے ایک یا دو حروف کو تخفیفا حذف کر دینا ترخیم کہلاتا ہے: **یَا مَالِكُ** سے **یَا مَالُ** ، **یَا مَنْصُورُ** **یَا مَنْصُ**، **یَا عُثْمَانُ** سے **یَا عُثْمَ**۔

حکم: منادی مرخم (جس میں ترخیم کی گئی ہو) کو ضمہ کے ساتھ اور اُس کی اپنی آخری حرکت اصلیہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے: **یَا حَارِثُ** سے **یَا حَارُ** یا **یَا حَارِ**.

سوال: مندوب کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں ؟

جواب: لغوی معنیٰ: وہ میت جس کی خوبیوں کو یاد کر کے رویا جائے تا کہ سامعین اس کی موت عظیم سانحہ خیال کریں۔

مندوب وہ اسم ہے جس کی وجہ سے دردمندی کا اظہار کیا جائے حرف یاء اور واؤ کے ذریعے جیسے: **یا زَیْدَاہُ، وا زَیْدَاہُ**۔

سوال: کونسا حرف مندوب کے ساتھ مختص ہے اور کونسا مندوب اور نداء کے درمیان مشترک ہے؟ مندوب کا حکم بیان کریں۔

جواب: واؤ تو مندوب کے ساتھ مختص ہے، منادیٰ میں استعمال نہیں ہوتی اور یاء مشترک ہے، منادی اور مندوب دونوں میں استعمال ہوتی ہے۔ معرب اور مبنی ہونے میں اس کا حکم منادیٰ کی حکم کی مثل ہے۔

{مفعول فیہ}

سوال: مفعول فیہ کی تعریف اور اقسام ذکر کریں؟

جواب: المفعول فيه هو اسم ما وقع فعل الفاعل فيه من الزمان والمكان ويسمى «ظرفا»

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو اور اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔

سوال: ظرف کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: ظرف کی دو اقسام ہیں:

(1) ظرف زمان: وہ وقت جس میں فعل واقع ہو جیسے : **صُمْتُ يَوْماً**

(2) ظرف مکان: وہ جگہ جس میں فعل واقع ہو جیسے : **جَلَسْتُ خَلْفَكَ**

سوال: ظرف زمان اور ظرف مکان کی کتنی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف اور اعراب مع امثلہ تحریر فرمائیں؟

جواب: ظرف زمان اور ظرف مکان کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف مبہم (۲) ظرف محدود

ظرف مبہم: وہ ہوتی ہے جس کی کوئی حد نہ ہو۔

ظرف محدود: وہ ہوتی ہے جس کی کوئی حد ہو۔

ظرف زمان مبہم، ظرف زمان محدود اور ظرف مکان مبہم، یہ تینوں منصوب ہوتے ہیں فی کے مقدر ہونے کے ساتھ جیسے: **صُمْتُ دَهْراً، صُمْتُ يَوْمًا، جَلَسْتُ خَلْفَكَ**۔

ظرف مکان محدود فِيْ کے لفظی ہونے کے ساتھ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: **جَلَسْتُ فِي الدَّارِ ، جَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ**۔

{مفعول لہ اور مفعول معہ}

سوال: مفعول لہ کی تعریف بیان کریں ؟نیز ابن زجاج علیہ الرحمہ کا اس حوالے سے کیا قول ہے ؟

جواب:**المفعول لہ ہُوَ اسْمَ مَا لِأَجْلِهِ يَقَعُ الْفِعْلُ الْمَذْكُورَ قَبْلَهُ**

مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے وہ فعل پایا جائے جس کا اس سے پہلے ذکر ہو جیسے ضَرَبْتُ زیداً تادیباً (میں نے زید کو ادب سکھانے کے لیے مارا) یہ مفعول لام تقدیر کے ساتھ منصوب ہوتا ہے،اصل میں ضَرَبْتُهٗ لِلتَّادِيبِ ہے۔

ابن زجاج کے نزدیک مفعول لہ کا کوئی وجود نہیں اور جہاں مفعول لہ آتا ہے وہ اسے مفعول مطلق کی تاویل میں کر لیتے ہیں ، ان کے نزدیک تادیبا فعل محذوف کا مصدر ہے ، تقدیر عبارت یوں ہوگی : ادَّبْتُہٗ تادیبًا۔

سوال: مفعول معہ کی تعریف بیان کریں ؟

جواب: **المفعول معه هو ما يذكر بعد الواو بمعنى مع المصاحبة معمول الفعل**

یہ وہ مفعول ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو اور مصاحبت کا معنی ظاہر کر رہا ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتُ ۔

سوال: مفعول معہ میں کب نصب متعین ہوتا ہے ؟ اور عطف جائز ہونے کی صورتیں بیان کریں؟

جواب: اگر فعل لفظوں میں موجود ہے اور عطف جائز ہے تو دو وجہیں جائز ہیں:

نصب اور رفع ، جیسے: جِئْتُ أَنَا وَزَيداً وَزَيْدٌ

اگر عطف جائز نہیں تو نصب متعین ہے، جیسے: جِئْتُ وَزَيداً

اگر فعل لفظوں میں نہیں ہے اور عطف جائز ہے تو عطف متعین ہے، جیسے: مَالِزَيْدٍ وَعَمْرٍ

اور اگر عطف جائز نہیں تو نصب متعین ہے، جیسے: مَالَكَ وَزَيْدًا، مَا شَأنَكَ وَزَيْداً

{حال کا بیان}

سوال: حال اور ذوالحال کسے کہتے ہیں اور ان دونوں کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: حال وہ لفظ ہے جو فاعل کی یا مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت بیان کرنے پر دلالت کرے جیسے جَاءَنِی زیدٌ رَاکِبًا، ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْرُودًا حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال غالبًا معرفہ ہوتا۔

سوال: حال کو ذوالحال سے پہلے لانا کب واجب ہے؟

جواب: اگر ذو الحال نکرہ ہو تو حال کو ذو الحال پر مقدم کرنا واجب ہے تا کہ حالت نصبی میں صفت کیساتھ التباس پیدا نہ ہو، جیسے جَاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ، رَأَیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا.

{تمیز کا بیان}

سوال: تمیز کی تعریف اور اقسام ذکر فرمائیں؟

جواب: تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو مقدار کے بعد ذکر کیا جائے خواہ وہ مقدار عدد ہو، کیل ہو، وزن ہو، مساحت (پیمائش) ہو ۔لِزَیْدٍ عِشْرُونَ دِرْهَمًا ، عِنْدِي رِطْلٌ زَیْتًا، هَذَا صَاعٌ بُرًّا، عِنْدَ خَالِدٍ شِبْرٌ أَرْضًا،۔ یا ان کے علاوہ ایسی چیز ہو جس میں ابہام ہو، یہ اس ابہام کو دور کرتا ہے۔خَاتَمٌ ذَهَبًا.

تمیز کی دو قسمیں ہیں:

(۱) تمیز کبھی غیر مقدار سے بھی ابہام دور کرتی ہے ۔ جیسے هذا خاتمٌ حدیدًا اس مثال میں خَاتَمٌ ممیز ہے اس میں ابہام ہے کہ انگوٹھی کس جنس کی ہے سونے کی، چاندی کی یا لوہے کی تو حدیداً نے اس کے ابہام کو دور کر دیا۔

(۲) تمیز جملہ کی نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے جیسے طَابَ زیدٌ جب کہا تو معنیٰ ہوا زید خوش ہوا اب یہاں خوشی کی نسبت زید کی طرف ہے مگر خوشی میں ابہام ہے کہ زید کیوں خوش ہے، تو تمیز نے آکر اس کے ابہام کو دور کیا کہ طَابَ زیدٌ آبا زید اپنے باپ کی وجہ سے خوش ہوا۔

{مستثنیٰ کا بیان}

سوال: مستثنیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو اِلّا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو، تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں کیا گیا جو اِلّا اور اس کے اخوات کے ماقبل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جیسے: جاءنی القَومُ اِلاّ زیداً۔

سوال: مستثنیٰ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

(1) **مستثنیٰ متصل:** وہ مستثنیٰ ہے جس میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو اور اِلاّ کو لا کر مستثنیٰ منہ سے نکالا جائے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً

(2) **مستثنی منقطع:** وہ مستثنیٰ ہے جس میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو اور وہ اِلاّسے پہلے بھی مستثنیٰ میں داخل ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَاراً۔

سوال: مستثنیٰ مفرغ و غیر مفرغ کسے کہتے ہیں؟ نیز کلام موجب اور غیر موجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: **مستثنی مفرغ:** مفرغ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْداً۔

مستثنی غیر مفرغ: غیر مفرغ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً۔

کلام موجب: جس میں نفی نہی، استفہام کا معنی نہ ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً۔

کلام غیر موجب: جس میں نفی نہی، استفہام کا معنی ہو، جیسے: مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً۔

سوال: اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: (۱) لنصب (۲) النصب والبدل (۳)علی حسب العوامل (۴) الجر

منصوب: مستثنیٰ چار حالتوں میں منصوب ہوتا ہے:

(1) مستثنیٰ متصل کلام موجب میں اِلاّ کے بعد واقع ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْداً

(2) مستثنیٰ منقطع کلام موجب میں اِلاّکے بعد واقع ہو، جیسے: مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِماراً

(3) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو کلام غیر موجب میں ہو، جیسے: مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْداً أَحَدٌ

==

(4) خَلاَ، اور عَدَا کے بعد مستثنیٰ اکثر منصوب ہوتا ہے جیسے : جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْداً ، عَدَا زَيْداً اور مَا خَلاَ، مَا عَدَا، لَيْسَ ، لَا يَكُونُ ، کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا۔

النصب والبدل:

اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد غیر موجب، غیر مفرغ میں واقع ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں: ایک نصب اور دوسری بدل عن المستثنیٰ منہ ، جیسے: مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْداً وَزَيْدٌ۔

علی حسب العوامل:

مستثنیٰ کا اعراب علی حسب العوامل اس وقت ہوگا جب مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔مَا جَاءَنِي إِلاَّ زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ۔

مجرور:

جب مستثنیٰ غَيْرِ، سَوَاء ، سوی، اور حاشا کے بعد واقع ہو تو ان صورتوں میں مستثنیٰ مجرور ہوگا جیسے : مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ سِوَى زَيْدٍ، وَ حَاشَازَيْدٍ وَسَوَاءَ زَيْدٍ۔

سوال: لفظ غیر کا اعراب کیا ہے ؟ مثالوں کہ ساتھ وضاحت کریں :

جواب: لفظ غیر کے اعراب مستثنیٰ کے اعراب کی طرح ہوتا ہے

(1) مستثنیٰ متصل اِلَّاکے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو غیر منصوب ہوگا ۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غيرَ زيد

(2) مستثنیٰ منقطع ہو تو غیر منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ حِمارٍ۔

(3) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِي غيرَ زيدٍ الْقَوْمِ

(4) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ اِلَّا کے بعد واقع اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو غیر کو نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ ماقبل سے بدل واقع ہونے کی صورت میں رفع بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے ما جاءني أَحَد غَيْرُ زَيْدٍ مَا جَاءَنِي أَحَد غَيْرَ زَيْدٍ

(5) مستثنیٰ مفرغ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور نہ ہو تو غیر کا اعراب بھی حسب العوامل ہوگا۔ جیسے: ما جاءنی غيرُ زيدٍ ، ما رأيتُ غيرَ زيدٍ، ما مررتُ بغيرِ زيدٍ۔

{كَانَ و اخواتها کی خبر}

سوال: کَانَ اور اسکے اخوات کی خبر کسے کہتے ہیں؟

جواب: کان اور اس کے اخوات کی خبر وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد مسند ہو۔ جیسے كَانَ زيدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔

سوال: کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر کا حکم بیان کریں نیز اس میں کس چیز کا فرق ہے؟

جواب: کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر کا حکم مبتدا کی خبر کی طرح ہوتا ہے کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر اور مبتدا کی خبر میں صرف ایک فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر جب معرفہ ہو تو اپنے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے یعنی اس کو اپنے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے، جیسے کَانَ القائمَ زیدٌ کہنا درست ہے، برخلاف مبتدا کی خبر کے کہ اس کو مبتدا پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔مل

{اِنَّ اور لائے نفی و اخواتها کا اسم}

سوال: اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہو جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

سوال: لائے نفی جنس کے اسم کی تعریف اور مثال بیان کریں۔

جواب: لائے نفی جنس کا اسم وہ ہے جو مسند الیہ ہو، اس کے داخل ہونے کے بعد جب کہ اس لَا کے ساتھ نکرہ مضاف ملا ہوا ہو یا شبہ مضاف ملا ہوا ہو۔

سوال: لائے نفی جنس کا اسم کب منصوب، کب مبنی علی الفتح اور کب مرفوع ہوتا ہے؟

جواب: لائے نفی جنس کا اسم لَا کے ساتھ متصل ہو اور مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو تو منصوب ہوگا ۔ جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ، ، لَا طَالِعًا جَبَلًا قَائِمٌ

اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو مبنی علی الفتح ہوگا جیسے لَا رَجُلَ فِي الدارِ۔

اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو تو وہ مرفوع ہوگا اور وہ لَا دوسرے اسم کے ساتھ مکرر آئے گا۔ جیسے لا زيدٌ فِي الدَّارِ وَ لَا عمرو

سوال: لائے نفی جنس کا اسم کس وجہ سے حذف کر سکتے ہیں؟

جواب: کبھی لائے نفی جنس کا اسم قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے ۔ جیسے: لَا عَلَيْکَ اصل میں لَا بَأْسَ عَلَيْکَ تھا

سوال: لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں اعراب کے اعتبار سے کتنی اور کونسی توجیہات جائز ہیں؟

جواب: اس مقام پر پانچ وجہیں پڑھنا جائز ہیں:

دونوں کا فتحہ جیسے: لا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا باِ اللهِ

دونوں کا رفع جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِااللّهِ

پہلے کا فتحہ اور دوسرے کا نصب: لَا حَولَ وَلَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّهِ

پہلے کافتحہ اور دوسرے کا رفع: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّهِ

اور پہلے کا رفع اور دوسرے کا فتحہ: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِااللّهِ

{مَا و لاَ مشبہ بلیس کی خبر}

سوال: ما ولاَ مشبہ بلیس کی خبر کی تعریف اور مثال ذکر فرمائیں؟

جواب: ما و لاَ مشبہ بلیس کی خبر وہ ہے جو مسند ہو ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے) لاَ رجلٌ حاضرًا (آدمی حاضر نہیں ہے)

سوال: ما ولاَ کن صورتوں میں عمل نہیں کرتے؟

جواب: درج ذیل صورتوں میں ما اور لا کوئی عمل نہیں کرتے لہذا مبتدا اور خبر دونوں اپنی حالت پر مرفوع رہتے ہیں:

۱ خبر اسم سے پہلے آجائے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ.

۲ خبر سے پہلے إِلَّا آجائے: مَا بَكْرٌ إِلَّا شَاعِرٌ

۳ ما کے بعد ان آجائے: مَا إِنْ خَالِدٌ عَالِمٌ.

سوال: ما ولا مشبہ بلیس کو عمل دینے میں اہل حجاز اور عمل نہ دینے میں بنی تمیم کی کیا دلیل ہے؟

جواب: **اہل حجاز کا موقف**: یہ ہے کہ وہ ما اور لاَ کو عمل دیتے ہیں چونکہ ان کی مشابہت لیس کے ساتھ ہے جس طرح لیس عمل کرتا ہے، یہ بھی عمل کریں گے۔ اہل حجاز کی لغت میں قرآن اترا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے ما هذا بشرا اُس میں بَشَرًا میں مَا نے عمل کیا ہے۔

بنو تمیم کا موقف: بنو تمیم والے حضرات ما و لا کو عمل نہیں دیتے ہیں۔ مصنف بنو تمیم کے موقف کے لیے بنو تمیم کے زہیر نامی شاعر کا شعر پیش فرمارہے ہیں کہ اس نے بھی ما اور لا کو عمل نہیں دیا ہے۔

شعر: ومُهفهف كالغصن قُلتُ له انتسب . فاجاب ماقتلُ المحب حرامُ۔

==

{المقصد الثالث فی المجرورات}

سوال: مضاف الیہ کی تعریف لکھیں نیز جات مجرور کسے کہتے ہیں؟

جواب: **مضاف الیہ کی تعریف**: ہر وہ اسم ہے جس کی طرف کسی شے کی (خواہ وہ شے فعل ہو یا اسم) نسبت کی گئی ہو بواسطے حرف جر کے ۔ خواہ حرف لفظا موجود ہو۔ جیسے: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ اور اس کو اصطلاح میں جار مجرور کہتے ہیں خواہ تقدیر موجود ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ اصل میں غلامُ لِزَیْدٍ تھا اس میں لام حرف جر تقدیراً موجود ہے اور اسے نحوی اصطلاح میں مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔

سوال: مضاف کا کس چیز سے خالی ہونا واجب ہے؟

جواب: مضاف کا تنوین اور تنوین کے قائم مقام یعنی نون تثنیہ اور نون جمع سے خالی ہونا واجب ہے،جیسے تنوین کی مثال : جاءنی غلامُ زید کہ اضافت سے پہلے غلامٌ تھا۔ نون تثنیہ کی مثال : جاءنی غلامَا زیدٍ کہ اضافت سے پہلے غلامانِ تھا۔ نون جمع کی مثال: جاءنِی مسلمُوْ مصر کہ اضافت سے پہلے مسلمون تھا ۔

سوال: اضافت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: اضافت کی دو قسمیں ہیں : (۱) اضافت معنویہ (۲) اضافت لفظیہ

سوال: اضافت معنویہ کی تعریف، اقسام، اور فائدہ تحریر فرمائیں:

جواب: اضافت معنویہ: جس اضافت میں صفت کا صیغہ معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے: خَالِدٌ غُلَامُ زَيْدٍ

اضافت معنویہ کی تین اقسام ہیں :

1. **اضافت بمعنی فی**: وہ اضافت جس میں مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو : صَلٰوةُ اللَّيْلِ . (اس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر فی پوشیدہ ہوتا ہے)
2. **اضافت بمعنی من**: وہ اضافت جس میں مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو : خَاتَمُ فِضَّةٍ. (اس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جرمن پوشیدہ ہوتا ہے)
3. **اضافت بمعنی لام**: وہ اضافت جس میں مضاف الیہ مضاف کے لیے نہ ظرف ہو نہ جنس: غلامُ زیدٍ . (اس میں مضاف الیہ سے پہلے حرف جر لام پوشیدہ ہوتا ہے)

فائدہ: اضافت معنویہ لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے اور معنی میں تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ تعریف کا فائدہ اس وقت دیتی ہے جب مضاف الیہ معرفہ ہو جیسے کتابُ زیدٍ اور تخصیص کا فائدہ اس وقت دیتی ہے جب مضاف الیہ نکرہ ہو جیسے غُلامُ رَجُلٍ۔

سوال: اضافت لفظیہ کی تعریف اور فائدہ بیان کریں؟

جواب:اضافت لفظیہ: وہ اضافت ہے جس میں صیغہ صفت کی اضافت اپنے معمول کی طرف ہو جیسے ضَارِبُ زَيْدٍ.

فائدہ: اضافت لفظیہ تخفیف کا فائدہ دیتی ہے اور اس سے تعریف اور تخصیص حاصل نہیں ہوتی ۔

سوال: صحیح اور جاری مجری صحیح کی جب اضافت یاء متکلم کی طرف کی جائے تو اس کا اعراب کس طرح پڑھا جائے گا؟۔

جواب: جس وقت اسم صحیح اور جاری مجری صحیح کی اضافت یاء متکلم کی طرف کی جائے تو یاء کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا جائے گا اور یاء کو ساکن پڑھنا بھی جائز ہے اور یاء پر فتحہ پڑھنا بھی جائز ہے۔جیسے : (غُلَامِيْ /غُلَامِيَ)، (دَلْوِيْ/ دَلْوِيَ)اب اس مثال میں یاء کو ساکن اور فتحہ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

سوال: جب اسم کے آخر میں الف ہو اس کی اضافت یائے متکلم کی جائے تو اس کا اعراب کس طرح پڑھا جائے گا؟

جواب: اگر اسم کے آخر میں الف ہو تو وہ یائے متکلم کی طرف اضافت کے وقت باقی رہے گا جیسے عَصًا سے عَصَايَ اور رَحًى سے رحَايَ۔ البتہ ہذیل نحوی نے اس میں اختلاف کیا ہے، ان کے نزدیک الف کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیں گے جیسے عَصًا عَصِيَّ اور رَحًى سے رَحِيَّ۔

سوال: جب اسم کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو/واؤ ما قبل مضموم ہو تو اس کی اضافت جب یاء متکلم کی طرف کی جائے تو یاء کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب: اگر اسم کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اور اس یاء کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا جا رہا ہو تو دونوں یاء کا ایک دوسرے میں ادغام کر دیں گے اور دوسری یاء کو فتحہ دے دیں گے، تاکہ التباس اور اجتماع ساکنین سے بچا جا سکے جیسے قَاضِيْ / قَاضِيَّ۔ اگر اسم کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم ہو یعنی (جمع مذکر سالم) کی یائے متکلم کی طرف اضافت کی جائے تو اس واؤ کو یاء سے بدل کر دونوں یاء کا ادغام کردیں گے جیسے مُسْلِمُوْ سے مُسْلِمِيَّ۔

سوال: جب اسمائے ستہ کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب کس طرح پڑھا جائے گا؟

جواب: اسمائے ستہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں گے تو اس طرح پڑھا جائے گا: أَخِي أَبِي، حَمِي هَنِي اور اکثر کے نزدیک فِيْ اور بعض کے نزدیک فَمِيْ پڑھا جائے گا ۔ اور ذُوْ کی اضافت ضمیر کی طرف نہیں ہو سکتی، بلکہ وہ ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

سوال: جب اسمائے ستہ کی اضافت ختم کر دی جائے تو اس کا اعراب کس طرح پڑھا جائے گا؟

جب اسمائے ستہ کی اضافت ختم کر دی جائے تو اس طرح پڑھا جائے گا، جیسے: جَاءَ آخٌ، رَأَيْتُ أَخًا، مَرَرْتُ بِاخٍ اور اس وقت ذُوْ کو بھی اضافت سے الگ نہیں کیا جائے گا۔

{الخاتمہ: توابع کا بیان}

سوال: تابع کی تعریف اور توابع کی اقسام تحریر فرمائیں؟

جواب: تابع ہر وہ دوسرا اسم ہے جسے ماقبل کا اعراب دیا گیا ہو ایک ہی جہت سے۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: (ا)نعت (۲) عطف بالحرف (۳) تاکید (۴) بدل (۵) عطف بیان

{نعت کا بیان}

سوال: نعت (صفت) کسے کہتے ہیں؟

جواب: نعت ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کے اندر کسی معنیٰ پر دلالت کرے جیسے: (جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ) یا اپنے متبوع کے متعلق کے اندر معنی پر دلالت کرے ۔ (جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ)۔اور اسے صفت بھی کہا جاتا ہے ۔

سوال: صفت بحال کتنی چیزوں میں موصوف کے تابع ہوتی ہیں؟

جواب: صفت بحالہ دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اعراب میں یعنی رفع ، نصب ، جر میں تعریف و تنکیر میں تذکیر و تانیث میں، افراد، تثنیہ اور جمع میں۔

سوال: صفت بحال متعلق موصوف میں موصوف اور صفت کے درمیان کتنی چیزوں میں مطابقت ضروری ہے؟

جواب: صفت بحال متعلق موصوف میں موصوف اور صفت کے درمیان پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: اعراب میں یعنی رفع ، نصب، جر میں اور تعریف و تنکیر میں۔(**من هذه الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا**)۔

سوال: نعت (صفت) کے فوائد تحریر فرمائیں:

جواب: نعت (صفت) کے پانچ فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

تخصیص : جب موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں تو صفت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے (**جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ**)۔

توضیح : جب موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت وضاحت کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے:(**جَاءَنِي زَيْدُ الْفَاضِلُ**)

ثناء و مدح کبھی صفت محض موصوف کی مدح و ثناء بیان کرنے کیلئے لائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کا قول جیسے (**بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**)

مذمت : کبھی صفت محض موصوف کی مذمت بیان کرنے کیلئے لائی جاتی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول (أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ)

تاکید کبھی صفت محض موصوف کی تاکید کیلئے لائی جاتی ہے۔ مثلا (**نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ**) نَفْخَةٌ کی تاء وحدت پر دلالت کرتی ہے لیکن واحدة نے اس وحدت والے معنی میں مزید تاکید پیدا کر دی ہے۔)

سوال: کیانکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے؟

جواب نکرہ کی صفت جملہ خبریہ لائی جاسکتی ہے لیکن جملہ خبریہ میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے تا کہ موصوف اور صفت میں ربط پیدا ہو جائے ۔جملہ خبریہ اسمیہ کی مثال: (**مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَبُوهُ عَالِم**) جملہ خبریہ فعلیہ کی مثال : (**مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ أَبُوهُ**)

سوال : کیا ضمیر موصوف اور صفت بن سکتی ہے؟

جواب ضمیر نہ موصوف بن سکتی ہے نہ صفت ۔

{عطف بالحرف کا بیان}

سوال: عطف بالحرف کی تعریف تحریر کریں نیز اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: عطف بالحرف وہ تابع ہے جس کی طرف ایسی شے کی نسبت کی جائے جس کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہو اور وہ دونوں مقصود بالنسبت ہوں، **اسے عطف نسق بھی کہتے ہیں.**

سوال: عطف بالحرف کی شرط کیا ہے؟

جواب: اس کی شرط یہ ہے کہ تابع اور متبوع کے درمیان حروف عاطفہ میں سے کوئی حرف پایا جائے(**قَامَ زَيْدٌ وَ حَامِدٌ**)

سوال : ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لیے کیا چیز لازم ہے؟

جواب : جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو اس وقت ضمیر منفصل کے ساتھ تا کیدلا نا واجب ہے جیسے : (**ضَرَبْتُ أَنَا وَ زَيْدٌ**)اور اگر ضمیر مرفوع متصل اور تابع (معطوف) کے درمیان فاصلہ ہو تو پھر ضمیر مرفوع منفصل لانا ضروری نہیں ہے۔ جیسے (**ضَرَبْتُ الْيَوْمَ وَحَامِدٌ**)۔

سوال : ضمیر مجرور متصل پر عطف جائز ہونے کا قاعدہ بیان کریں:

جواب : جب ضمیر مجرور متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہے جیسے (مَرَرْتُ بِكَ وَبِحَامِدٍ)

سوال: کیا (معطوف) (معطوف علیہ) کے حکم میں ہوتا ہے؟

جواب:تابع ہمیشہ متبوع کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہو یا خبر یا صلہ یا حال ہو تو اسی طرح معطوف بھی صفت یا خبر یا صلہ یا حال بنے گا۔

سوال: معطوف کا معطوف علیہ پر عطف کرنے میں قاعدہ کیا ہے؟

معطوف کا معطوف علیہ پر عطف کرنے میں قاعدہ یہ ہے کہ جس جگہ معطوف اپنے معطوف علیہ کی جگہ قائم ہو سکے تو اس جگہ عطف کرنا جائز ہوگا اور جس جگہ معطوف اپنے معطوف علیہ کی جگہ قائم نہ ہو سکے وہاں عطف کرنا جائز نہ ہوگا۔

سوال کیا حرف عطف سے دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر دو اسموں کا عطف جائز ہے؟

جواب: ایک حرف عطف کے ذریعے دو مختلف عاملوں کے دو معمولوں پر دو اسموں کا عطف کرنا جائز ہے۔

جمہور نحویوں کے ہاں ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ) جب معطوف علیہ مجرور ہو اور مقدم ہو اس کے بعد اسم مرفوع ہو یا منصوب اور معطوف بھی مجرور مقدم ہو جیسے (في الدَّارِ حامد وَ الْحُجْرَةِ زَيْدٌ).

فراء نحوی کے ہاں مطلقا جائز ہے۔ سیبویہ نحوی کے ہاں مطلقا نا جائز ہے۔

(تاکید کا بیان)

سوال: تاکید کی تعریف اور امثلہ ذکر کریں؟

جواب: تاکید وہ تابع ہے جو اس شے کی پختگی پر دلالت کرتا ہے جس کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہو جَاءَ زيدٌ زيدٌ-، یا وہ متبوع تمام افراد کو حکم کے شامل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ-

سوال: تاکید کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: (1) تاکید لفظی:

وہ ہے جس میں ایک لفظ کو دو بار لایا جائے جیسے جَاءَ زَيْدٌ زَيْد اور جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ

(2)تاکید معنوی:

یہ 9 الفاظ کے ساتھ آتی ہے، وہ الفاظ یہ ہیں:(نَفْسٌ ، عَيْنٌ، كُلٌّ، كِلَا ، كِلْتَا، أَجْمَعُ اَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ)

سوال: نَفْسٌ ، عَيْنٌ کس کی تاکید کے لیے آتے ہیں؟

جواب:یہ دونوں واحد ، تثنیہ، جمع (مذکر و مونث) سب کی تاکید کے لیے ہیں ۔اختلاف صیغہ اور اختلاف ضمیر کے ساتھ، یعنی مؤکد کے اعتبار کے ساتھ صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے اور ضمیر بھی ، جیسے : جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ ، جَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا ، جَاءَنِي الزَّيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ،جَاءَ تْنِي هِندٌ نَفْسُهَا،جَاءَ تْنِي الْهِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، جَاءَ تْنِي الْهِنْدَات أَنْفُسُهُنَّ

سوال: كِلَاَ، كِلْتَا کس کی تاکید کے لیے آتے ہیں؟

جواب: لفظ کلا و کلتا تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں، کلا تثنیہ مذکر کے لیے اور کلتا تثنیہ مونث کے لیے، جیسے: جَاءَنِي الزَّيْدَانِ كِلَاهُمَا اور جَاءَنِي الْمَرْءَ تَانِ كِلْتَاهُمَا

سوال: کلٌّ اور اجمعُ اکْتَعُ ابْتَعُ، أَبْصَعُ کس کی تاکید کے لیے آتے ہیں؟

جواب: کلٌّ اور اجْمعُ اکْتَعُ ابْتَعُ، أَبْصَعُ یہ واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ کلٌّ میں ضمیر بدلتی رہتی ہے اور اجمعُ وغیرہ میں لفظ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے: جَاءَنِي القوم کلهم /أجمعون أكتعون ۔قامت النساء كلهن/ جُمَعُ ۔

سوال: ضمیر مرفوع متصل کی تاکید معنوی کس طرح آئے گی؟

جواب: جب عینٌ اور نفسٌ کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کا ارادہ کیا جائے تو ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لانا واجب ہے جیسے: ضربْتُ اَنتَ نَفْسَکَ۔

سوال: کُلُّ، أَجْمَعُ کسی چیز کی تاکید کیلئے آتے ہیں؟

جواب: کُلُّ، أَجْمَعُ ایسی چیز کی تاکید کیلئے آتے ہیں جس کے اجزاء اور ابعاض ہوں اور ان کا جدا ہونا حسی اور حکمی طور پر صحیح ہو مثلا حسی طور پر (قوم) اور حکمی طور پر اشتریتُ العبدَ کُلَّہٗ اور اس قاعدے کے مطابق (اکْرَمْتُ الْعَبْدَ کُلَّہٗ) کہنا صحیح نہیں ہے۔

سوال أَكْتَعُ، ابتع اور ابصع کس کے تابع ہوتے ہیں؟

جواب: أَكْتَعُ، ابتع اور ابصع یہ تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہوتے ہیں اور ان کا اس کے علاوہ کوئی معنی نہیں ہوتا اسی لیے اس کو اجمع پر مقدم کرنا جائز نہیں اور ان کو اجمع کے علاوہ ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

{بدل کا بیان}

سوال: بدل کسے کہتے ہیں؟

جواب: بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو نسبت اس کے متبوع کی طرف کی گئی ہو اور وہی تابع ہی مقصود نسبت ہو نہ کہ اس کا متبوع۔

سوال: بدل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: بدل کے چار اقسام ہیں:

(1) بدل کل: وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا مدلول ہو جیسے: جَاءنی زیدٌ أخوکَ

(2) بدل بعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا جزء ہو۔ جیسے: ضربتُ زیداً رَأسہٗ

(3) بدل اشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو جیسے: سُلِبَ زیدٌ ثوبہٗ

(4) بدل غلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے: جَاءنی زیدٌ جعفرٌ

==

سوال: بدل کی صفت لانا کب واجب ہے اور کب جائز نہیں؟

جواب: جب مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ ہو تو اسکی صفت لانا واجب ہے جیسے: **بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ**

اور جب مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو تو جائز نہیں جیسے: جَاءنی رجلٌ اخوک یا دونوں نکرہ یا دونوں معرفہ ہوں تو صفت لانا واجب نہیں ۔ جاءنی زیدٌ اخوک۔

{عطف بیان}

سوال: عطف بیان کسے کہتے ہیں؟

جواب: عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہومگر اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور کسی چیز کے دوناموں میں سے جو زیادہ مشہور نام ہوگا اس کو عطف بیان کہا جائے گا جیسے: قَامَ ابو حفص عمر رضی اللہ عنہ قَام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ۔

سوال: عطف بیان کا بدل کے ساتھ کس چیز کا التباس نہیں ہوتا؟

جواب: عطف بیان کا بدل کے ساتھ لفظا التباس نہیں ہوتا ۔ مثلاً شاعر کا قول :

أَنَا ابْنُ التَّارِكِ الْبَكْرِي بِشْرٍ	عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهُ وقُوْعًا

میں اس بہادر کا بیٹا ہوں جو بکری بشر کو ایسی حالت میں چھوڑنے والا ہے کہ پرندے اس کی روح نکلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ جان نکلتے ہی اس جسم نو چنا شروع کر دیں ۔

شعر کی وضاحت:

مذکورہ شعر کا مطلب یہ ہے کہ اس میں شاعر اپنی اور اپنے باپ کی تعریف کر رہا ہے کہ میں ایسے نو جوان اور بہادر شخص کا فرزند ہوں جس نے بشر نامی شخص جو بہت طاقتور تھا کو اس حال میں قتل کر کے چھوڑ دیا کہ پرندے اس کے گرنے کے منتظر ہیں۔ یعنی جب بھی روح جسم سے نکلے اور ہم اسے کھائیں اس لیے کہ انسان کے بدن میں جب تک روح ہوا کرتی ہے پرندے اس کے پاس نہیں جاتے۔

القسم الأوّل فی الاِسم

(دوسرا باب : اسم مبنی کی بحث)

سوال: اسم مبنی کی تعریف لکھیں؟

جواب اسم مبنی وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ جیسے: ألف باء تاء ثاءاسمائے عدد: واحد ،اثنان ، ثلاثۃ اسمائے معدود زیدٌ و عمرٌ وغیرہ۔ یا وہ مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔ (مشابہت سے مراد وہ مبنی الاصل کے ساتھ ایسی مناسبت رکھتا ہو کہ اسم کے معنی ہونے میں مؤثر ہو اس طور پر کہ یا تو وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی قرینہ کا محتاج ہو یا وہ تین حرف سے کم ہو یا وہ معنی حرف کو متضمن ہو، پس جب اسم میں ان تینوں چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے گی تو اس میں مبنی الاصل کے ساتھ مناسبت پائی جائے گی اور اس مناسبت کی وجہ سے وہ مبنی ہوگا۔

سوال: اسم مبنی کا حکم کیا ہے؟ نیز اس کی اعراب کی حرکات کیا ہیں؟

جواب: مبنی کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔

مبنی کی حرکات: اسکی حرکات ضمہ ، فتحہ، کسرہ اور سکون ہیں۔ معرب کی حرکات کو رفع ، نصب، جر کہا جاتا ہے۔

سوال: مبنی کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: مبنی کی کل آٹھ قسمیں ہیں:

مضمرات	اسماء اشارہ	اسماء موصولہ	اسماء افعال
اسماء اصوات	مرکبات	کنایات	بعض ظروف

I. {مضمرات کا بیان}

سوال: ضمیر کسے کہتے ہیں؟ ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ضمیر وہ اسم ہے جڑے وضع کیا گیا ہو ایسے مخاطب ، متکلم یا غائب پر دلالت کرنے کے لیے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہو چاہے وہ ذکر لفظاً ہو معناً ہو یا حکماً ہو۔

ضمیر کی دوقسمیں ہیں : (ا) متصل (۲) منفصل

سوال ضمیر متصل کے کہتے ہیں؟ نیز ضمیر متصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ضمیر متصل وہ ہے جو اکیلے استعمال نہ ہوتی ہو۔ **ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں:**

(ا) ضمیر مرفوع متصل جیسے: **ضربتُ** سے **ضَرَبْنَ** تک۔

(۲) ضمیر منصوب متصل جیسے: **ضَرَبَنی** سے **ضَرَبَهُنَّ** تک

(۳) ضمیر مجرور متصل جیسے: **(غلامِی وَ لِی)** سے **(غُلَامُهُنَّ وَ لَهُنَّ)** تک ۔

سوال ضمیر منفصل کے کہتے ہیں؟ ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ضمیر منفصل وہ ہے جو اکیلے استعمال ہوتی ہو۔ **ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں :**

(ا) ضمیر مرفوع منفصل جیسے: **أنا** سے **هُنَّ** تک۔

(۲) ضمیر منصوب منفصل جیسے: **اِیَّایَ** سے **اِیَّاهُنَّ** تک

سوال: ضمیر مرفوع متصل کہاں کہاں (مستتر) پوشیدہ ہوتی ہے ؟

جواب : ماضی کے دو اور مضارع کے پانچ صیغوں میں اور صیغہ صفت میں مطلقاً مستتر ہوتی ہے۔

(ا) واحد مذکر غائب کا صیغہ جیسے **ضَرَبَ** اس میں **هو** ضمیر مستتر ہے۔

(۲) واحدہ مونث غائب جیسے **ضَرَبَتْ**، اس میں **هِیَ** ضمیر مستتر ہے۔

(ا) واحد متکلم جیسے **اِضرِبُ** اس میں **آنا** ضمیر مستتر ہے

(۲) جمع متکلم کا صیغہ جیسے **نَضْرِبُ** اس میں **نَحْنُ** ضمیر مستتر ہے۔

(۳) واحد مذکر حاضر کا صیغہ جیسے **تضربُ** اس میں **انت** ضمیر مستتر ہے۔

(۴) واحد مذکر غائب کا صیغہ جیسے **یضرب** اس میں **هو** ضمیر مستتر ہے۔

(۵) واحدہ مونث غائب کا صیغہ جیسے: **تضرب** اس میں **هی** ضمیر مستتر ہے۔

سوال: ضمیر منفصل کہاں کہاں لائی جاسکتی ہے؟

جواب ضمیر منفصل کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے مگر متصل کے تعذر کے وقت جیسے: (ایاک نعبدُ) اور (و إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) اور (مَا ضَرَبَكَ إِلَّا أَنَا) اور (أَنَا زيدٌ) اور (مَا أَنتَ إِلَّا قَائِمًا)۔

سوال: ضمیر شان اور ضمیر قصہ کے کہتے ہیں؟

جواب نحویوں کے نزدیک جملہ اسمیہ و فعلیہ سے پہلے ایک ضمیر مفرد غائب مجرور کے علاوہ واقع ہوتی ہے جس کی تعبیر اس کے بعد والا جملہ کرتا ہے اگر مذکر میں ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں جیسے (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) اور اگر مونث میں ہو تو اسے ضمیر قصہ کہتے ہیں مثلا (إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ)۔

سوال ضمیر فصل کسے کہتے ہیں؟

جواب: مبتداء اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے جو افراد، تثنیہ اور جمع میں اور مذکر و مونث میں اور متکلم، غائب اور حاضر میں مبتداء کے مطابق ہوتی ہے اس کی شرط یہ ہے کہ خبر معرفہ ہو جیسے (زيدٌ هُوَ الْقَائِمُ)یا خبر اسم تفضیل من کے ساتھ ہو۔ جیسے (كَانَ زيدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ حَمَّادٍ) اور اللہ تعالیٰ کا قول : (كُنتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ) اس ضمیر کو ضمیر فصل کہتے ہیں کیونکہ یہ خبر اور صفت کے درمیان فرق کرتی ہے۔

II. {اسماء اشارہ کا بیان}

سوال: اسماء اشارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسماء اشارہ وہ ہیں جسے مشار الیہ پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

سوال: اسماء اشارہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: اسماء اشارہ پانچ ہیں :

ذَا واحد مذکر کے لیے	ذَانِ، ذَيْنِ تثنیہ مذکر کے لیے	تَا، تِیْ، ذِیْ تِہْ، ذِہْ، تِهِيْ واحد مونث کے لیے	تَانِ ، تَيْنِ تثنیہ مونث کے لیے	أُوْلَاءِ،أُوْلىٰ جمع مذکر و مونث کے لیے

سوال: هاء تنبیہ اسماء اشارہ کے شروع میں آسکتی ہے یا آخر میں؟

جواب: هاء تنبیہ اسماء اشارہ کے شروع میں آجاتی ہے جیسے : ذَا سے هذا ، ذَانِ سے هذَانِ أُوْلاَءِ سے هَؤُلاَءِ ۔

سوال: حرف خطاب اسماء اشارہ میں کہاں داخل ہوتا ہے؟

جواب: حرف خطاب اسماء اشارہ کے آخر میں داخل ہوتا ہے تاکہ وہ مخاطب کے مفرد ،تثنیہ ، جمع و مذکر و مونث ہونے پر دلالت کرے ۔

سوال: حرف خطاب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: حروف خطاب بھی پانچ ہیں چھ معانی کے لیے جیسے کَ ، کُمَا، کُمْ ،کِ، کُنَّ ۔

کَ واحد مذکر کے لیے	کُمَا تثنیہ مذکر و مونث	کُمْ جمع مذکر کے لیے	کِ واحد مونث کے لیے	کُنَّ جمع مونث کے لیے

یہ اشارات حروف خطاب سمیت کل پچیس ہوئے ۔ ان میں سے پانچ اسماء اشارہ اور پانچ حروف خطاب اب پانچ کو پانچ میں ضرب دینے سے پچیس اسمائے اشارات بنتے ہیں اور وہ اسمائے اشارات حروف خطاب سمیت ذَاکَ سے لے کر ذَاکُنَّ تک ذَانِکَ سے لے کر ذَانِکُنَّ تک اسی طرح باقی اسماء اشارہ ہیں ۔

سوال:اسم اشارہ ذَا ، ذَالِکَ، اور ذَاکَ، کس کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: اسم اشارہ ذَا مشار الیہ قریب کے لیے اسم اشارہ ذَالِکَ مشار الیہ بعید کے لیے اور اسم اشارہ ذَاکَ مشار الیہ متوسط کے لیے آتا ہے۔

III. {اسماء موصولہ}

سوال:اسم موصول کسے کہتے ہیں ؟

جواب: اسم موصول وہ اسم ہے جو بغیر صلے کے جملے کا جزء تام نہ بن سکے ۔

سوال: صلہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب:اسم موصول کے بعد والے جملے کو صلہ کہتے ہیں۔صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوتاہے اس میں ایک ضمیر عائد ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے جیسے: جاء الذی ابوہ قائم ۔ضمیر عائد اگر صلہ کے شروع میں ہو تو اسے صدر صلہ کہتے ہیں

سوال: اسماء موصولہ کتنے اور کون کونسے ہیں ؟

جواب: اسماء موصولہ ہیں چھ ہیں جو چھ معانی کے لیے اتے ہیں:

واحد مذکر : الذی تثنیہ مذکر: الذان ، الذَین جمع مذکر : الذین ، الأولیٰ

واحد مونث : التی تثنیہ مونث: اللتان، اللتین جمع مونث: اللاتی، اللواتی ، اللاء ، الائی

سوال: کونسے اسماء کس کی لغت کے نزدیک اسماء موصولہ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں؟

جواب: مَن، مَا، أَیُّ، أَیَّۃٌ بمعنی الذی کے معنیٰ میں ہوتے ہیں اور ذُوْ بنی طی کی لغت کے نزدیک بمعنیٰ الذی ہے

-

فإن الماء ماء ابی و جدی	و بئری ذو و حفرت و ذو طویت

اس شعر میں ذو بمعنی الذی کے ہے اصل میں یوں تھا فإن الماء ماء ابی و جدی و بئری الذی و حفرتہ والذی طویتہ۔

الف لام بھی الذی کے معنی میں ہوتا ہے اس کا صلہ اسم فاعل جیسے: **جاءنی الضارب زیداً أی الذی یضرب زیداً** اور اسم مفعول ہوتے ہیں۔ جیسے: **جاءنی المضروب غلامہ أی جاءنی الذی ضرب غلامہ**

سوال: کیا ضمیر عائد کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: ضمیر عائد اگر مفعول واقع ہو تو اسے حذف کرنا جائز ہے جیسے: **قام الذی ضربت** أی الذی ضربتہ

سوال: أیٌّ اور أیَّۃٌ معرب ہیں یا مبنی؟

جواب: أیٌّ اور أیَّۃٌ یہ معرب ہوتے ہیں اگر ان کا صدر صلہ حذف کیا جائے تو یہ مبنی ہو جاتے ہیں جیسے:

IV. {اسماء افعال}

سوال: اسماء افعال کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ اسم جو فعل ماضی یا فعل امر کے معنیٰ میں ہو جیسے: (**رُوَیْدَ زیداً** یعنی **أَمْهِلْهُ** تو اس کو مہلت دے) اور (**هَیْهَاتَ زَیدٌ** یعنی بَعُدَ دور ہوا زید) ان مثالوں میں رویدا اور ھیھات اسم ہیں لیکن فعل کے معنیٰ میں ہیں۔

نوٹ: فَعَالِ کا وزن ثلاثی مجرد سے قیاسی طور اسم فعل ہے اور فعل امر کے معنیٰ میں ہوتا ہے جیسے: **نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ تَرَاکِ بمعنی اُتْرُکْ ضَرَابِ بمعنی اِضْرِبْ** ۔

سوال: وہ کونسے اسماء ہیں جو فعال کے وزن پر تو ہوتے ہیں مگر اسمائے افعال نہیں ہوتے؟

جواب: کبھی فَعالِ کا وزن مصدر معرفہ کے طور پہ استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے **فَجَارِ** سے **الفجورٌ** یا مونث کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے: یا **فَسَاقِ** بمعنی **فَاسِقَۃٌ** یا **لَکَاعِ** بمعنی **لَاکِعَۃٌ** یا معین مونث کے علم کے طور پر استعمال ہوتا ہے **قَطَامِ ، غُلَابِ حَضَارِ**۔ یہ تینوں فعال مصدری ، فعال صفتی اور فعال علمی اسمائے افعال میں سے نہیں ہیں ۔البتہ ان کو ان سے مناسبت کی وجہ سے ذکر کر دیا گیا ہے۔

V. {اسماء اصوات}

سوال: اسماء اصوات کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسماء اصوات ہر وہ لفظ جس کے ذریعے کسی آواز کہ حکایت کی گئی ہو جیسے: **غَاقَ** (کوے کی آواز) یا وہ الفاظ جن سے جانوروں کو آواز دی جاتی ہو جیسے : **نَخٍّ** (اونٹ بٹھانے کی آواز)۔

VI. {اسماء مرکبات}

سوال: اسم مرکب کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر وہ اسم جو دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی (اضافی، اسنادی، توصیفی) نسبت نہ ہو۔اَحَدَ عَشَرَ۔

سوال: اسماء مرکبات کب معرب اور مبنی ہوتے ہیں؟

جواب: دوسراکلمہ کسی حرف کو شامل ہو تو مرکب بنائی ہوگا اور اس کا اعراب یہ ہوگا کہ اس کے دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوں گے۔ جیسے **أَحَدَ عَشَرَ** سے لیکر **تِسْعَةَ عشَرَ** تک دونوں جزء مبنی بر فتحہ ہونگے سوائے **اِثْنَا عَشَرَ** کے کہ اس میں پہلا جز معرب ہے اور دوسرا جز مبنی ہے۔

اور اگر دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل ہو تو یہ مرکب منع صرف ہوگا مرکب منع صرف کے معنی ہونے میں مختلف لغتیں ہیں۔ سب سے فصیح لغت یہ ہے کہ اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا جز معرب ہوگا اور دوسرے جز کا اعراب غیر منصرف والا ہوگا۔ جیسے **جاءنی بَعْلَبَکُّ و رأیتُ بَعْلَبَکَّ و مررت بَعْلَبَکِّ**۔

VII. {اسماء کنایہ}

سوال: اسماء کنایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ اسماء جو مبہم عدد پر دلالت کرتے ہیں جائے کَمْ، کَذَا یا مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں جیسے: کَیْتَ، ذَیْتَ۔

سوال: کم کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: کم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کَمْ استفہامیہ: وہ کم جس کے ذریعے مبہم عدد کے بارے میں سوال کیاجائے۔ جیسے کَمْ کِتَابًا لکَ۔

(۲) کَمْ خبریہ: کم جس کے ذریعے مبہم عدد کے متعلق خبر دی جائے۔ جیسے کم رِجالٍ لقیت۔

سوال: کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے اعراب کے اعتبار سے مابعد کا کیا حکم ہوتا ہے؟

جواب: کم استفہامیہ کا بعد والا اسم تمیز ہونے کی وجہ سے مفرد منصوب ہوتا ہے جیسے: **کم رجُلاً عِندك**.

جبکہ کم خبریہ کا ما بعد اسم مفرد مجرور یا پھر جمع مجرور ہوتا ہے ۔ جیسے **کم مالِ اَنْفَقْتُ، کم رِجالٍ لَقِیْتُھُم**۔

نوٹ: کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ بیانیہ بھی داخل ہوتا ہے جیسے: کَمْ من رجل لقیتہ (کتنے آدمیوں سے تونے ملاقات کی) کم من مال أنفقتہ (بہت سا مال میں نے خرچ کیا) (کم خبریہ کا معنیٰ تکثیر پر دلالت کرتا ہے)

کبھی قرینہ پائے جانے کی وجہ سے کم کی تمیز کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: **کم مالک یعنی کم دیناراً مالک۔**

سوال: اعراب کے اعتبار سے کم کی کتنی اور کون کونسی حالتیں ہیں؟

جواب: اعراب کے اعتبار سے کم کی تین حالتیں ہیں:

(ا) منصوب (۲) مجرور (۳) مرفوع ان تینوں حالتوں میں اعراب محلی ہوتا ہے ورنہ کم بظاہر بنی علی السکون ہے۔

سوال: کم استفہامیہ و کم خبریہ محلاً منصوب، مجرور اور مرفوع کب ہوتا ہے؟

جواب: **کم (محلاً) منصوب :**

(ا) کم استفہامیہ / کم خبریہ: جب کم کے بعد ایک فعل ہو یا شبہ فعل ہو جو کم کی ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو تو اس وقت کم مفعول بہ کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ جیسے استفہامیہ **کَمْ غُلَامٍ ملکت** (تو کتنے غلاموں کا مالک بنا؟) خبریہ **کم رَجُلًا ضَرَبْتُ** (میں نے بہت سے آدمیوں کو مارا)۔

(۲) مفعول مطلق کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ **کَمْ ضَرْبَةً ضربتُ ؟** (کتنی مار تو نے ماری؟) اور **کم ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ** بہت ہی مار میں نے ماری ہے۔ (۳) یا مفعول فیہ کی بناء پر (محلاً) منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: **کَمْ يَوْمًا سِرْتَ** ؟ (کتنے دن تو نے سیر کی؟ **کَمْ يَوْمًا صُمْتُ** (بہت دنوں میں نے روزہ رکھا)۔

کم محلاً مجرور :

کم استفہامیہ / کم خبریہ: جب کم سے پہلے حرف جر ہو تو وہ (محلاً) مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: **بِکَمْ رَجُلًا مَرَرْتَ** ؟ (کتنے آدمیوں کے پاس سے تو گزرا؟) **علی کَمْ رَجُلٍ حَکَمْتُ** (بہت سے آدمیوں پر میں نے حکم کیا)۔ یا اس سے پہلے مضاف ہو تو وہ (محلاً) مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: **غلامَ کم رجل ضربت** (کتنے آدمیوں کے غلاموں کو تو نے مارا؟) **مال کم رجل سلبت** (بہت سے آدمیوں کا مال میں نے چھین لیا)۔

کم محلاً مرفوع:

جب منصوب اور مجرور ہونے کا کوئی سبب نہ پایا جائے تو کم استفہامیہ و کم خبریہ مرفوع ہوتا ہے۔

پہلی صورت مبتدا ہونے کی بنا پر مرفوع ہو جب کم ظرف نہ ہو کیونکہ کم ظرف ہوا تو ظرف جملہ بن جاتا ہے اور جملہ مبتدا نہیں بن سکتا ہے۔ **کم رجلا اخوتک** (کتنے مرد تیرے بھائی ہیں) **کم رجل ضربتہ** (بہت سے مردوں کو میں نے مارا)

دوسری صورت کم خبر واقع ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو اگر تمیز ظرف ہو تو کم اپنی تمیز سے ملکر خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اور مابعد مبتدا ہو گا اس لیے کہ ظرف مبتدا نہیں بن سکتا ہے۔ **کم یوما سفرک** (کتنے دن تیرا سفر رہا) **کم شھر صومي** (میرا روزہ رکھنا بہت مہینوں میں ہوا)۔

VIII. {اسماء ظروف}

سوال: ظروف مبنیہ کتنے اور کون کون سے ہیں نیز غایات کسے کہتے ہیں؟

جواب: ظروف مبنیہ کئی قسموں پر مشتمل ہیں۔

ظروف مبنی کی اقسام: وہ ظروف جو مقطوع عن الاضافۃ ہوتے ہیں یعنی ان کا مضاف الیہ حذف کر لیا جاتا ہے۔

جیسے قبل، بعد، فوق، تحت فرمان باری تعالیٰ ہے **للہ الأمر من قبلُ و من بعدُ** یہاں قبل اور بعد کا مضاف الیہ حذف کیا گیا ہے اصل میں تھا **مِن قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَ مِن بَعْدِ كُلّ شَيْءٍ** ان کا مضاف الیہ محذوف ہونے کی وجہ سے ظروف غایات کا نام بھی دیا جاتا ہے ۔

سوال: قبل، بعد، فوق، تحت یہ معرب اور مبنی کب ہوتے ہیں؟

جواب: جس میں اضافت قطع کر دی گئی ہو یعنی کہ اس کا مضاف الیہ لفظوں میں حذف کر دیا گیا ہو مگر متکلم کی نیت میں ہو تو وہ مبنی ہوگا جب مضاف الیہ لفظوں میں موجود ہو تو ظرف معرب ہوگا۔یا جب مضاف الیہ نسیًا منسیا ہو تو تب بھی ظرف معرب ہوگا۔

سوال: ظرف حَیثُ کس کس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اس کے مبنی ہونے کی کیا شرط ہے؟

جواب: حیث یہ غایات سے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے یہ اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اور کبھی یہ مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے۔جیسے کسی شاعر کا قول: **أما ترای حَيْثُ سُهَيْلٍ طَالِعًا أي مَكَانَ سُهَيْلٍ**

حیث کے مبنی ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جملے کی طرف مضاف ہو جیسے: **(إجلس حَيْثُ يَجْلِسُ زيدٌ)**

سوال: ظرف اِذَا کس کس معنیٰ کے لیے آتا ہے؟

جواب: یہ مستقبل کے معنی کیلئے آتا ہے اور اگر ماضی پر داخل ہو تو اس کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے فرمان باری تعالیٰ کا قول : **(إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ)** یہ شرط کے معنی میں بھی ہوتا ہے اور اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے:**أتیک اذا الشمس طالعة** کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے: **أتیک اذا طلعت الشمس** ۔اذا کا فعل پر داخل ہونا اولی اور مختار ہے کیونکہ یہ حرف شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے۔ کبھی کبھی إذا مفاجاۃ کے لیے بھی آتا ہے :

مفاجاۃ کے معنیٰ کسی کام کا ہونا یا اچانک کسی سے ملاقات ہوناجب اذا مفاجاۃ کے لیے آئے تو پسندیدہ یہ ہے کہ اس کے بعد مبتدا مذکور ہو۔جیسے: **خَرَجْتُ فَإِذَا السبعُ واقفٌ** (میں نکلا اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

سوال: ظرف اِذْ کس معنیٰ کے لیے آتا ہے؟

جواب: ظرف **اذ** ماضی کیلئے ہوتا ہے اور اس کے بعد دو جملے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ واقع ہوتے ہیں جیسے: جملہ اسمیہ **(جِئْتُكَ إِذْ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ)** اور جملہ فعلیہ **(جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ)**.

سوال: أَيْنَ اور أَنّٰى کس کے لیے استعمال ہوتے ہے؟

جواب: یہ دونوں مکان (استعمال) کیلئے آتے ہیں یہ کبھی استفہام کے معنیٰ میں اور شرط کے معنیٰ میں استعمال ہوتے ہیں۔

استفہام جیسے: (أين تمشى؟) (أَنّٰى تقعد؟)ور شرط جیسے: (أَيْنَ تجلس اجلس) (أَنّٰى تقم اقم) ۔

سوال: ظرف متیٰ کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: یہ ظرف زمان کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دو معانی کے لیے آتا ہے ۔

(ا) شرط کے معنیٰ میں ہوتا ہے جیسے: **(متیٰ تصم أَصم)**۔جب تو روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا ۔

(۲)استفہام کے معنیٰ میں ہوتا ہے جیسے: **(متیٰ تسافرُ؟)**تو کب سفر کرے گا؟ ۔

سوال: ظرف کیف کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: ظرف **کیف** حالت دریافت کرنے کہ لیےاستفہام کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے: (کیف انت؟)

سوال: أَيَّانَ کس کے لیے آتا ہے؟

جواب: أَيّانَ استفہام زمانی کے کیے آتا ہے جیسے : **(أَيَّانَ يوما الدين)** کب ہوگا جزاء کا دن ؟

سوال: مُذْ ، مُنْذُ کس کے لیے اور کیسے استعمال ہوتے ہیں وضاحت فرمائیں؟

جواب: **مذہ** اور **منذ** یہ دونوں کبھی ابتدائے مدت کے لیے آتے ہیں اور کبھی جمیع مدت کے لیے آتے ہیں ۔

اگر متیٰ کے جواب میں واقع ہونے کی صلاحیت رکھیں تو ابتدائے مدت کے لیے ہوں گے جیسے جب کوئی سوال کرے متیٰ ما رأيت زيدا (تو نے کب سے زید کو نہیں دیکھا ہے) اس کے جواب میں واقع ہو گاما رأيته مذ أو مند يوم الجمعة یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اس کو نہ دیکھنے کی اول مدت جمعہ کا دن ہے

اور اگر مذ اور منذکم کے جواب میں واقع ہونے کی صلاحیت رکھیں تو جمیع مدت کے لیے آئیں گے، جیسے کوئی سوال کرے: **کم مدۃ ما رأيت زيدا** (کتنی مدت سے تو نے زید کو نہیں دیکھا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: **ما رأَيته مذ أَو منذُ يَوْمَانِ** (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا) یعنی اس کو نہ دیکھنے کی کل مدت دو دن ہے۔

===

سوال: لَدٰی اور لَدُنْ کس معنی کے لیے آتے ہیں؟

جواب: لَدٰی اور لَدُنْ عِنْدَ کے معنی میں ہوتے (استعمال) ہیں جیسے: **اَلمَالُ لَدَيْكَ** (تمہارے پاس کتنا مال ہے ؟۔

سوال: لَدٰی اور لَدُنْ اور عِندَ میں کیا فرق ہے؟

جواب: لدی و لدن کے لیے شئ کا موجود ہونا شرط ہے جب کہ عند کے لیے شئ کا موجود اور پاس ہونا شرط اور ضروری نہیں ہے۔

سوال: لَدُنْ میں اور کون کونسی لغات ہیں؟

جواب : لَدُنْ میں درج ذیل چند لغات اور بھی ہیں :

لَدْنِ، لُدْنِ، لُدْنَ ، لَدَنْ ، لَدْ ،لُدْ، لُدُ وغیرہ ۔

سوال: قَطُّ کس کے لیے (استعمال) آتا ہے ؟

جواب: یہ ماضی منفی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے: **مَا رأيْتہٗ قَطُّ** ۔

سوال: عَوْضُ کس کی لیے استعمال ہوتا ہے ؟

جواب: یہ مضارع منفی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے : **لاَ اضربه عوض** ۔

سوال: أمس کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

جواب: **أمس** اہل حجاز کے نزدیک مبنی بر کسرہ ہوتا ہے۔

سوال: ظروف مبنیہ کو اگر مضاف کر دیا جائے تو اس کا اعراب کیا ہوگا؟

جواب: ظروف مبنیہ کو جملہ کی طرف مضاف کریں یا **اذ** کی طرف مضاف کریں اور **اذ** آگے جملہ کی طرف مضاف ہو تو یہ ظروف بھی مبنی بر فتحہ ہوں گے **هذا يوم يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ** اسی طرح **يومئذ** اور **حينئذ** میں یوم اور حین اذ کی طرف مضاف ہیں اور اذ آگے جملہ کی طرف مضاف ہے۔جس کو محذوف کر کے اس کے عوض میں ان پر تنوین لے آئے ہیں۔**مثل** اور **غير** اگر ما ، اَنْ ، اَنَّ کی طرف مضاف ہوں تو ان کو مبنی بر فتحہ پڑھنا جائز ہے ۔**ضربته مثل مَا ضَرَبَ زيد، غير أَن ضَرَبَ زيد**۔

==

{الخاتمہ اسم کے بقیہ احکام}

{معرفہ و نکرہ}

سوال: تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تعریف و تنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرفہ (۲) نکرہ

سوال: معرفہ کسے کہتے ہیں نیز معرفہ کی کتنی اوہ کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: معرفہ وہ اسم ہے جسے کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اس کی چھ اقسام ہیں:

(۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) مبہمات (اسماء اشارات و موصولات) (۴)معرف باللام

(۵)مضاف(ان مذکورہ میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنوی کے طور پر مضاف ہو(6) معرف بالنداء

سوال: علم کسے کہتے ہیں؟

جواب:علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ ایک ہی وضع کے ساتھ غیر کو شامل نہ ہو۔(یعنی کسی خاص چیز شخص یا جگہ وغیرہ کا نام ہو)

سوال: سب سے زیادہ قوی معرفہ کونسا ہے؟

جواب: معرفہ میں سب سے کامل و اکمل تعریف کے اعتبار سے ضمیر متکلم ہے خواہ واحد کی ہو یا جمع کی جیسے **آنا** ، **نحن** اس کے بعد درجہ ضمیر مخاطب **انت** کا ہے، پھر اس کے بعد ضمیر غائب **ھو** ہوتی ہے اس کے بعد علم پھر مبہمات کا درجہ ہے اس کے بعد معرف باللام کا ہے پھر معرف بالنداء ہے۔

سوال: نکرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکرہ وہ اسم ہے جسے کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

{اسماء اعداد}

سوال: اسم عدد کسے کہتے ہیں؟ نیز اصول عدد کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: اسم عدد وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے تا کہ چیزوں کے افراد کی مقدار کو بیان کرے۔۔

اصول عدد کل بارہ کلمے ہیں اور وہ یہ ہیں واحدٌ سے عشرۃٌ تک دس ہوئے، اور مائۃ (سو) أَلْفٌ (ھزار) تک یہ کل بارہ ہوئے ۔

سوال: واحد سے لیکر اثنان تک اسماء اعداد کا استعمال کیسے ہوگا؟

جواب: واحد سے لیکر اثنان تک قیاس کے مطابق یعنی مذکر کے لیے بغیر تاء اور مونث کے لیے تاء کہ ساتھ استعمال کریں گے جیسے: (رَجُلٌ وَاحِدٌ) (رجلان اثنان) (أمراۃ واحدۃٌ) (أمراتان اثنتان/ثنتان)

سوال: تین سے لیکر دس تک اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: ثلاثۃ سے لیکر عشرہ تک (اسمائے اعداد) خلاف قیاس (استعمال) ہوں گے۔ یعنی مذکر کیلئے تاء کیساتھ اور مونت کیلئے تارل ء کے بغیر۔ جیسے ثَلاثَۃٌ رِجَالٌ ،عشرۃٌ رجال، ثَلاثُ نِسْوَۃٍ ، عَشَرَ نِسْوَۃٍ۔

سوال: گیارہ اور بارہ اسم عدد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: گیارہ اور بارہ میں عدد کے دونوں جز تمیز کے موافق ہوں گے۔

جب تمیز مذکر ہو، : احد عشر رجلا اور اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا

جب تمیز مؤنث ہو، :إحدی عشرۃ امْرَأۃٌ او الْمَتَاعَشْرَۃَ امْرَأۃَ

سوال: تیرہ سے لیکر انیس تک کے اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب : تیرہ سے لیکر انیس تک تمیز مذکر ہونے کی صورت میں عدد کے پہلے جز کو مونث اور دوسرے جز مذکر لایا جائے گا اور تمیز اگر مونث ہو تو عدد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مونث لایا جائے گا۔

مذکر کے لیے: ثَلاثَۃَ عَشَرَ رَجُلًا، أَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا خَمْسَۃَ عَشر رَجُلًا

مونث کے لیے: ثَلاثَ عَشْرَۃَ امْرَأۃٌ، أَرْبَعَ عَشْرَۃَ امْرَأۃٌ ، خَمْسَ عَشْرَۃَ امْرَأۃَ

سوال: بیس سے لیکر نوے تک کے اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: بیس میں سے لیکر نوے تک عقود(دہائیاں) ہمیشہ مذکر ہوتے ہیں تمیز چاہے مذکر ہو چاہے مونث ہو

جیسے عشرون رَجُلًا، عِشْرُونَ امْرَأَۃً، ثَلاثُوْنَ رَجُلًا، ثَلاثوْنَ امْرَأۃً۔

سوال: بیس سے لیکر ننانوے تک کے اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: بیس سے ننانوے تک ہر دہائی کے پہلے اور دوسرے عدد کا قاعدہ یہ ہے کہ عدد کا جز اول تمیز کے مطابق اور دوسرا جز ہمیشہ مذکر ہوگا۔

مذکر کے لیے: **واحِد وَ عِشْرُونَ رَجُلًا ، اثْنَانِ وَعِشْرُونَ رَجُلًا**

مونث کے لیے: **إحدی وعشرون امرأة، اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً**۔۔

سوال: بیس کے بعد ہر دہائی میں تین سے لیکر نو تک کے اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: یہ ہے کہ عدد کا پہلا جز تمیز کے خلاف ہوگا یعنی اگر تمیز مذکر ہے تو عدد کا پہلا جز مونث اور تمیز اگر مونث تو عدد کا پہلا جز مذکر آئے گا جب کہ عدد کا دوسرا جز ہمیشہ یعنی نانوے تک مذکر ہی رہے گا

مذکر کے لیے: **ثلاث وعشرون رجلا، أربَعَةَ وَعِشْرُونَ رَجُلًا،**

مونث کے لیے: **ثلاثة و عشرون امرأة، أَرْبَعَ وَعِشْرُونَ امرأة**۔

سوال: سو، دوسو اور ہزار تک کے اسمائے اعداد کا استعمال کس طرح ہوگا؟

جواب: سو ، دو سو اور ہزار میں مذکر اور مونث کا عدد یکساں ہوگا۔

مذکر کے لیے: مائۃ رجل ،مائتا رجل، ألف رجل، ألفا رجل

مونث کے لیے: مائۃ إمرأة، مائتا امرأة، ألف امرأة، الفا امرأة

سوال: جب بہت سارے اعداد جمع ہو جائیں تو ان کے استعمال کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب: جب بہت سارے اعداد جمع ہو جائیں تو ان کے استعمال کا طریقہ یہ ہوگا کہ سب سے بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جائے گا اس کے بعد اس سے چھوٹا عدد اس کے بعد سے چھوٹا عدد ذکر کیا جائے گا **ألف** پر جیسے: **مائۃ** پر اور **مائۃ** کا **احاد** پر اور **احاد** کو **عشرات** پر مقدم کیا جائے گا۔ جیسے: **عندي ألف ومائة وواحد و عشرون رَجُلًا** ۔

سوال: کن کن اسماء اعداد کی تمییز ہوتی ہے اور کن کی نہیں؟

جواب: ایک اور دو معدود خواہ مذکر ہو یا مؤنث عدد (ممیز) سے مستغنی کر دیتا ہے اس لیے کہ ایک اور دو میں معدود کے لفظوں ہی سے عدد کا معنی حاصل ہو جاتا ہے لہذا اب الگ عدد لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (عندی رجل / رجلان)۔

بہرحال باقی تمام اسماء اعداد کے لیے تمییز کا ہونا ضروری ہے ۔ **(عندی ثلاثۃ رجل)** ۔

سوال: تین سے لیکر دس تک کی تمییز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: تین سے لیکر دس تک کی تمییز جمع مجرور ہوتی ہے جیسے: **ثلاثۃُ رجالٍ ، ثلاثُ نسوةٍ**

لفظ مائۃ جب تمییز واقع ہو تو مفرد مجرور واقع ہو گی جیسے: **ثلاث مئۃٍ، ثلاث مئاةٍ**۔

سوال: گیارہ سے لیکر ننانوے تک کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: گیارہ سے ننانوے تک اعداد کی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے تو کہے گا:

مذکر کے لیے : **احد عشر رجلا ، تسعة وتسعون رَجُلًا** مونث کے لیے: **إحدى عشرة اِمرأَةً ، تسع وَتِسْعُونَ اِمْرَأَةً**۔

سوال: مائۃ، ألف اور ان کے تثنیہ و جمع کی تمیز کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: **مائة** اور **ألف** اور ان کے تثنیہ **مائتان** اور **ألفان** اور ألفٌ کی جمع **اُلافُ،اُلُوْفُ** ان سب کی تمیز مفرد اور مجرور ہوگی۔

{مذکر و مونث}

سوال: تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: تذکیر و تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (ا) مذکر (۲) مونث

سوال: مذکر و مونث کی تعریف لکھیں :

جواب: **مذکر** وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود نہ ہو ۔ جیسے **رَجُلٌ**۔

مونث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود ہو ۔ جیسے: **اِمْرَأَةٌ۔أَرْضٌ**

سوال: علامت تانیث کتنی اور کون کونسی ہیں ؟

جواب: علامات تانیث تین ہیں۔

(1) تاء تانیث خواہ ظاہر ہو جیسے طلحۃٌ یا مقدرہ ہو یعنی جو اسم میں ظاہر نہ ہو بلکہ اس کی تصغیر نکالنے سے ظاہر ہوتی ہو جیسے: **أَرْضٌ** کی تصغیر **أُرَيْضَةٌ**

(2) الف مقصورہ جیسے **حُبْلیٰ**

(3) الف ممدودہ جیسے **حَمْرَاءُ**

سوال: مونث کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: مونث کی دو قسمیں ہیں :

(ا) **مونث حقیقی**: وہ مونث جس کے مقابل کوئی حیوان مذکر ہو ۔**اِمْرَأَةٌ**

(۲) **مونث لفظی**: وہ مونث جس کے مقابل کوئی حیوان مذکر نہ ہو۔ **عَيْنٌ**

{مثنیٰ کا بیان}

سوال: مثنیٰ کی تعریف لکھیں:

جواب: مثنیٰ وہ اسم ہے جس کے آخر میں **الف** ہو یا **یاء** ما قبل مفتوح اور نون مکسور ہوتا کہ وہ دلالت کرے کہ اس کی جنس سے اس کے ساتھ ایک اور فرد بھی ہے۔ **رَجُلَانِ ، رَجُلَيْنِ**۔

سوال: مثنیٰ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: مثنیٰ کی تین قسمیں ہیں:

مثنیٰ صحیح :وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے **رَجُلَانِ**

مثنیٰ اسم مقصورہ: وہ ہے کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے **حُبْلیٰ**۔

مثنیٰ اسم ممدودہ : وہ ہے کہ جس کے آخر میں الف ممدودہ ہو۔ جیسے **حَمْراءُ**۔

سوال: اسم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: اسم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی دو صورتیں ہیں۔

(1) جب الف مقصورہ **واؤ** سے تبدیل ہو کر آیا ہو اور وہ ثلاثی ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت وہ **واؤ** لوٹ آئے گا۔ جیسے **عَصَا** سے **عَصَوَانِ**۔

(2) اور اگر الف مقصورہ **یاء** یا واؤ سے تبدیل ہو کر آیا ہو غیر ثلاثی نہ ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت **الف** کو **یاء** سے تبدیل کیا جائے گا جیسے **حُبْلیٰ** سے **حُبْلَیَانِ**۔

سوال: الف ممدودہ سے مثنیٰ بنانے کا طریقہ لکھیں۔

جواب اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو مثنیٰ بناتے وقت ہمزہ ثابت رہے گا۔ جیسے **قراء** سے **قراءان**

اگر الف ممدودہ کا ہمزہ تانیث کیلئے ہو تو مثنیٰ بناتے وقت ہمزہ واؤ سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے **حمراء** سے **حمراوان**

اگر الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی واؤ سے بدلا ہوا ہو تو مثنیٰ بناتے وقت اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔

ہمزہ کو واؤ سے بدلنا جیسے: **کساء** سے **کساوان**، ہمزہ کو باقی رکھنا جیسے: **کساءان**۔

سوال: وہ کونسے اسماء ہیں جن میں مثنیٰ بناتے وقت گول ۃ یعنی تاء تانیث کو حذف کر دیا جاتا ہے؟

جواب: تثنیہ بناتے وقت **خُصْیَۃٌ** اور **اِلْیَۃٌ** سے تاء تانیث کو خاص طور پر حذف کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک دوسرے کو لازم ہیں گویا کہ ایک ہی چیز ہیں۔ جیسے **خَصْیَانِ** ، **اِلْیَانِ**۔

سوال: تثنیہ کی تثنیہ کی طرف اضافت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب جب تثنیہ کی اضافت تثنیہ کی طرف ہو تو پہلے تثنیہ کو جمع سے تعبیر کریں گے ۔ جیسے (فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) یہ اصل میں **قَلْبَانِ** تھا اس کو جمع کا صیغہ بنا کر **قُلُوبُکُمَا** کر دیا گیا۔

{جمع کا بیان}

سوال: جمع کسے کہتے ہیں؟

جواب: جمع وہ اسم ہے جو ایسے افراد پر دلالت کرے جو حروف مفردہ سے مقصود ہوتے ہیں مگر تھوڑی تبدیلی کے ساتھ خواہ لفظی ہو جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ یا تقدیری جیسے: فُلْکٌ ، أُسْدٌ کے وزن پر جمع ہے اس کا مفرد بروزن قُفْلٌ ہے۔

سوال: وہ کونسے اسماء ہیں جو جمع نہیں ہوتے مگر جمع کا معنیٰ دیتے ہیں؟

جواب: **قَومٌ** اور **رَھْطٌ** اور اس جیسے دوسرے اسماء اگرچہ جمع والے معنی پر دلالت کرتے ہیں لیکن جمع نہیں ہوتے کیونکہ ان کا مفرد نہیں ہوتا۔

سوال: جمع کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جمع کی دو قسمیں ہیں :

(1) جمع صحیح: وہ جمع جس کی جمع بناتے ہوئے واحد کا وزن تبدیل نہ ہوا ہو۔**مسلمٌ** سے **مسلمونَ**۔

(2) جمع مکسر: وہ جمع جس کی جمع بناتے ہوئے واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔جیسے: **رجلٌ** سے **رِجالٌ**۔

سوال: جمع صحیح کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جمع صحیح کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مونث سالم

سوال: جمع مذکر سالم کی تعریف لکھیں؟

جواب: وہ جمع جس کے آخر میں واؤ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح کو ملایا گیا ہو جیسے: **مُسلمُوْنَ**۔

یا پھر اس کہ آخر میں یاء ساکن ماقبل مکسور اور نون مفتوح کا اضافہ کیا گیا ہو۔ **مُسْلِمِیْنَ**۔

سوال: اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بناتے وقت اس کی یاء کو حذف کیا جاتا ہے جیسے: قَاضِیْ سے قَاضُوْنَ۔

سوال: اسم مقصور سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: اسم مقصور سے جمع مذکر سالم بناتے وقت اسم مقصور سے الف کا حذف کردیں گے اور آخر میں واؤ نون کا اضافہ کردیں گے جیسے: **مُصطفٰی** سے **مصطفَوْنَ**۔

سوال: وہ کونسے اسماء ہیں جن کی جمع مذکر سالم واؤ نون سے نہیں آتی؟

جواب وہ صفت کا صیغہ ایسے **أفعلُ** کے وزن پر نہ ہو جس کی مونث فعلاءُ کے وزن پر آتی ہے ۔

جیسے **أحمَرُ** اس کی مونث **حَمَراء** آتی ہے۔ لہذا اس کی جمع واؤ نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

وہ صفت کا صیغہ ایسے **فَعْلانُ** کے وزن پر نہ ہو جس کی مونث **فعلیٰ** آتی ہے جیسے **سُکرانٌ** اس کی مونث **سُکْریٰ** آتی ہے۔

وہ صفت کا صیغہ ایسے **فعیلٌ** کے وزن پر نہ ہو جو **مفعولٌ** کے معنی میں ہو جیسے **جریحٌ** یہ **مجروحٌ** کے معنی میں ہے اور نہ ایسے **فعولٌ** کے وزن پر ہو جو **فاعل** کے معنی میں آتا ہو جیسے **صبورٌ** یہ **صابرٌ** کے معنی میں ہے۔ لہذا ان کی جمع واؤ نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

سوال: جمع مونث سالم کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ جمع جس کے آخر میں الف اور تاء کا اضافی کیا گیا ہو **مسلمٌ** سے **مسلماتٌ**۔

سوال: جمع مونث سالم بنانے کی شرائط بیان کریں؟

جواب: جمع مونث سالم بنانے کی تین شرائط ہیں:

- الف یا تاء کے ساتھ جمع لانے کی شرط یہ ہے کہ اگر صیغہ صفت کا ہو اور اس کے لیے مذکر بھی ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے مذکر کی جمع واو نون کے ساتھ آتی ہو جیسے **مسلمة** اس کا مذکر **مسلم** ہے اور اس کی جمع **مسلمون** واو نون کے ساتھ آتی ہے۔
- اگر اس اسم کا مذکر نہ آتا ہو تو اس کی جمع الف کے ساتھ لانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا مونث کا صیغہ تاء سے خالی نہ ہو پس **الحائض** اور **الحامل** کی جمع **حائضات** اور **حاملات** نہیں آئے گی اس لیے کہ ان کی مونث تاء سے خالی ہے۔
- تیسری شرط اگر وہ صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ آئے گی بغیر کسی شرط کے۔ جیسے **ھندٌ** کی جمع **ھندات** الف تاء کے ساتھ آتی ہے۔

سوال: جمع مکسر، جمع قلت اور جمع کثرت کے اوزان کس کس طرح آتے ہیں؟

جواب: جمع مکسر کے صیغے ثلاثی میں سماعی ہوتے ہیں جیسے: **رجالٌ**، **أفراسٌ**، **فُلُوْسٌ**۔ جمع مکسر کے اوزان غیر ثلاثی میں **فعالل** اور **فعالیل** کے وزن پر آتے ہیں اور یہ اوزان قیاس کے مطابق آتے ہیں جیسا کہ آپ علم صرف میں معلوم کر چکے ہیں۔

سوال: تعداد کے اعتبار سے جمع کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: اس اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں ۔ (1) جمع قلت (2) جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جاتی ہو یہ جمع درج ذیل اوزان پر آتی ہے۔

أفعَل	أفعَالٌ	افعِلَة	فِعْلَة
أفلس	أقوال	ارغفة	غلمة

جمع مذکر سالم زیدون	جمع مونث سالم مسلمات	جب یہ دونوں الف لام سے خالی ہوں

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس سے زائد پر بولی جائے ۔ جمع کثرت کے اوزان جمع قلت کے اوزان کے علاوہ ہیں۔

(مصدر کا بیان)

سوال: مصدر کسے کہتے ہیں؟

جواب: مصدر ہر وہ اسم ہے جو صرف حدوث پر دلالت کرے اور مصدر سے افعال نکلتے ہیں جیسے **الضرب** اور **النصر** وغیرہ

سوال: ثلاثی اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر کے اوزان کس طرح آتے ہیں؟

جواب: ثلاثی مجرد سے مصدر کے اوزان سماعی ہوتے ہیں اور غیر ثلاثی مجرد (یعنی رباعی اور خماسی وغیرہ) سے مصدر کے اوزان قیاسی ہیں جیسے: **افعال ، انفعال ، استفعال، فعللة ، تفعيل** وغیرہ ۔

سوال: مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا؟

جواب: مصدر اگر مفعول مطلق واقع نہ ہو تو یہ وہی عمل کرتا ہے جو اس سے مشتق ہونے والا فعل کرتا ہے مصدر اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع دے گا جیسے **أعجبني قيامُ زيدٌ** اور اگر مصدر متعدی ہو تو مفعول کو نصب دے گا جیسے **اعجبني ضرب زيد عمرواً**۔

سوال: کیا مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب: مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے لہذا **أعجبني زيدٌ ضرب عمرواً** کہنا اور **أعجبني عمرواً ضرب زيد** کہنا جائز نہیں ہے ۔

سوال: مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا؟

جواب: مصدر اگر مفعول مطلق ہو تو یہ عمل نہیں کرے گا بلکہ اس سے پہلے جو فعل ہے وہ اس میں عمل کرے گا اور یہ مصدر اس کا معمول بنے گا جیسے: **ضربتُ ضرباً زيداً** ۔

{اسم فاعل،اسم مفعول کا بیان}

سوال: اسم فاعل کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور حدوث کے قائم ہے۔

سوال: اسم فاعل ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل اکثر **فاعلٌ** کے وزن پر آتا ہے جیسے **ضارب** اور **ناصر** وغیرہ۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل اسی باب کے فعل مضارع کے وزن پر ہوگا مگر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اور وہ اس طرح کہ علامت مضارع کو گرا کر اس کی جگہ میم مضموم لگا دیں گے اور اس کے آخر کے ماقبل کو کسرہ دیں گے جیسے **یستخرج** سے **مستخرِجٌ**۔

سوال: اسم فاعل کا عمل اور اس کی شرائط بیان کریں؟

جواب: اسم فاعل فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے۔ اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: اسم فاعل حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

دوسری شرط: اسم فاعل میں درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پائی جائے۔

اس سے پہلے مبتداء ہو	یا ذو الحال ہو	یا موصول ہو
زَیْدٌ قَائِمٌ ابوہٗ	جاءني زَيْدٌ ضَارِبًا ابوہ عمرواً	مررت بالضارب ابوہ عمرواً
یا موصوف ہو	یا ھمزہ استفہام ہو	یا حرف نفی ہو
عندی رَجُلٌ ضَارِبٌ ابوہ عمروا	أَ قَائِمٌ زَیْدٌ	ما قائم زَیْدٌ

سوال: اگر اسم فاعل فعل ماضی کے معنیٰ میں ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اسم فاعل جب فعل ماضی کے معنیٰ میں ہو تو اس کی اضافت اپنے معمول کی طرف کی جائے گی جیسے: **زیدٌ ضاربُ حامدٍ أَمْسِ** (زید نے حامد کو گزشتہ کل مارا)۔

سوال: اسم مفعول کسے کہتے ہیں؟ نیز اسم مفعول ثلاثی و غیر ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہو تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔

اسم مفعول کا صیغہ ثلاثی مجرد سے **مَفْعُوْلٌ** کے وزن پر آتا ہے لفظاً اور تقدیراً **مَقُوْلٌ** اور **مَرْمِیٌّ** کے وزن پر آتا ہے۔

غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے مگر آخر کے ماقبل کو فتحہ ہوتا ہے جیسے: **مُجْتَنَبٌ، مُکْرَمٌ**۔

سوال: اسم مفعول کس طرح عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: اسم مفعول فعل مجہول کی طرح عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں۔

==

{صفت مشبہ کا بیان}

سوال: صفت مشبہ کسے کہتے ہیں؟ نیز صفت مشبہ کے اوزان کس طرح آتے ہیں؟

جواب: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے بنایا گیا ہو، تا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور ثبوت کے قائم ہے۔صفت مشبہ کے اوزان سماعی ہیں قیاسی نہیں ہیں جیسے : حَسَنٌ(خوبصورت)، صَعْبٌ (مشکل) وغیرہ ۔

سوال: صفت مشبہ کس طرح عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: صفت مشبہ مطلقاً بغیر زمانہ حال اور استقبال کی شرط کے اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ وہ اسم موصول کے علاوہ مذکورہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔

(۱) مبتداء ، (۲) ذوالحال (۳) موصوف (۴) ہمزہ استفہام (۵) حرف نفی

صفت مشبہ کی اٹھارہ قسمیں یا مسائل ہیں ۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

صفت مشبہ (1) معرف باللام ہوگا جیسے الحسن (2) معرف باللام نہیں ہوگا جیسے حسن

پھر ان دونوں صورتوں میں سے ہر ایک کا معمولِ صفت تین قسم پر ہوگا

(۱) مضاف ہوگا جیسے وجہہ (۲) معرف باللام ہوگا جیسے الوجہ (۳) ان دونوں چیزوں سے خالی ہوگا جیسے وجہ

یہ چھ صورتیں ہوئیں اور صفت مشبہ کے معمول کی حالتیں باعتبار اعراب تین ہیں

(۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

پس مذکورہ چھ صورتوں کو تین سے ضرب دینے سے اٹھارہ صورتیں حاصل ہوئیں ۔ اب ان میں نو قسمیں صفت مشبہ معرف باللام کی ہیں اور نو قسمیں غیر معرف باللام کی ہیں۔ان سب کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(الْحَسَنُ الْوَجْهُ، الْوَجْهَ، الْوَجْهِ). (الْحَسَنُ وَجْهُهُ، وَجْهَهُ، وَجْهِهِ). (الْحَسَنُ وَجْهٌ، وَجهاً، وَجْهٍ).

(حَسَنٌ الْوَجْهُ الْوَجْهَ الْوَجْهِ). (حَسَنٌ وَجْهُهُ،وَجْهَهُ،وَجْهِهِ). (حَسَنٌ وَجْهٌ، وَجهاً،وَجْهٍ).

صفت مشبہ کی اٹھارہ صورتیں باعتبار حکم کے پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔

احسن	حسن	قبیح	ممتنع	مختلف فیہ

قسم معمول	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
صفت مشبہ معرف باللام کی 09 اقسام			
جب معمول مضاف ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهُ احسن	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهَهُ حسن	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهِهِ ممتنع
جب معمول معرف باللام ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ قبیح	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ احسن	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ احسن
جب معمول ان دونوں سے خالی ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٌ قبیح	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجهاً احسن	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٍ ممتنع
صفت مشبہ غیر معرف باللام کی 09 اقسام			
جب معمول مضاف ہو	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ احسن	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ حسن	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجْهِهِ مختلف فیہ
جب معمول معرف باللام ہو	حَامِدٌ حَسَنٌ الْوَجْهُ قبیح	حَامِدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ احسن	حَامِدٌ حَسَنٌ الْوَجْهِ احسن
جب معمول ان دونوں سے خالی ہو	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ احسن	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجهاً احسن	حَامِدٌ حَسَنٌ وَجْهٍ احسن

{اسم تفضیل کا بیان}

سوال: اسم تفضیل کسے کہتے ہیں ؟

جواب:اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا کہ موصوف پر دوسروں کے مقابلے میں زیادتی پر دلالت کرے

سوال: اسم تفضیل کے اوزان کس طرح آتے ہیں ؟

اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے مذکر کے لیے أَفْعَلُ کے وزن پر اور مونث کے لیے فَعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے اسم تفضیل کا صیغہ صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے بھی صرف ان ابواب سے جن میں رنگ وعیب کا معنی نہ ہو۔

سوال: غیر ثلاثی یا پھر اس فعل سے جس میں رنگ عیب والے معنی پائے جائیں تو اس سے اسم تفضیل کس طرح آئے گا؟

جواب:اگر فعل غیر ثلاثی ہو یا پھر ایسا فعل ہو جس میں رنگ و عیب کے معنی ہوں تو ثلاثی مجرد والے أَفْعَلُ کے وزن کو باقی رکھا جائے تاکہ وہ مبالغہ، شدت اور کثرت پر دلالت کرے پر اسکے بعد اس فعل کا مصدر بطور تمیز ذکر کیا جائے جیسے:

هو أشدُّ استخراجاً، أقْوى حمرةً ، أقبح عَرْجًا۔

سوال: اسم تفضیل قیاسی طور پر کس کس معنیٰ کے لیے آتا ہے ؟

جواب: قیاسی طور پر تو اسم تفضیل **فاعلٌ** کے معنیٰ کے لیے آتا ہے لیکن کبھی کبھی **مفعولٌ** کے معنی کے لیے بھی آتا ہے جیسے أَعْذَرُ (زیادہ معذور) **أشغل** (زیادہ مصروف رہنے والا) **أشهر** (زیادہ مشہور)۔

سوال: اسم تفضیل کا استعمال کتنے اور کونسے طریقوں سے ہوتا ہے ؟

جواب: اسم تفضیل کا استعمال مندرجہ ذیل تین طریقوں سے ہوتا ہے:

1. **اضافت کے ساتھ**: اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد لانا بھی جائز ہے اور موصوف کے مطابق لانا بھی جائز ہے۔ جیسے **زيد أفضل الناس، الزيدانِ أفضل الناس/أفضلا الناس ، الزيدون أفضل الناس/أفضلوا الناس**
2. **الف لام تعریف کے ساتھ**: اس صورت میں اسم تفضیل کی موصوف کے ساتھ افراد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری ہے جیسے **زيد الأفضل، الزيدانِ أفضلان ، الزيدون أفضلون۔**
3. **من کے ساتھ**: اس صورت میں اسم تفضیل کے صیغے کو ہمیشہ مفرد مذکر لانا واجب ہے جیسے **زيد أفضل من عمرو،هند أفضل من عمرو، الزيدانِ أفضل من عمرو۔**

{القسم الثانی فی الفعل}

سوال: فعل کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: **فعل کی تین قسمیں ہیں:** (1) ماضی **ضَرَبَ** (2) مضارع **یَضْرِبُ** (3) امر **اِضْرِبْ**

سوال: فعل ماضی کی تعریف اور یہ بتائیں کے ماضی کس طرح مبنی ہوتا ہے؟

جواب: فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ اور اگر اسکے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واؤ نہ ہو تو وہ منی علی الفتح ہوگا۔اور ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ ہو تو مبنی علی السکون ہوگا۔ جیسے: ضَرَبْتُ اور واؤ کے ساتھ ہو تو مبنی برضم ہوگا۔ جیسے: ضَرَبُوا ۔

سوال: فعل مضارع کی تعریف بیان کریں۔

جواب: وہ فعل ہے جس کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی ایک حرف ہو اور وہ اسم سے لفظاً اور معناً مشابہت ہو۔

سوال: فعل مضارع اسم سے کتنے اور کون کون سے طریقوں سے مشابہت رکھتا ہے؟

جواب: فعل مضارع اسم سے دو طرح سے مشابہت رکھتا ہے:

مشابہت لفظی:

(۱) حرکات و سکنات میں متفق ہونے کی مشابہت جیسے **یَضْرِبُ** بمشابہ **ضاربٌ** ، **یسْتَخْرِجُ** بمشابہ **مستخرِجٌ**

(۲) دونوں کے شروع میں لام تاکید کے داخل ہونے میں مشابہت جیسے **اِنَّ زَیْدًا لَیَقُومُ** بمشابہ **اِنَّ زَیْدًا القائم**۔

(۳) تعداد حروف میں برابر ہونے میں مشابہت جیسے **یَضْرِبُ** بمشابہ **ضارب**۔

مشابہت معنوی:

فعل مضارع کی اسم کے ساتھ مشابہت معنوی یہ ہے کہ جس طرح اسم فاعل میں زمانہ حال اور استقبال ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی زمانہ حال اور استقبال ہوتا ہے پس یہ زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہیں۔

سوال: سین، سوف اور لام مفتوحہ فعل مضارع پر داخل ہوکر فعل مضارع کو کس معنی کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں؟

جواب: جب فعل مضارع کے شروع میں **سین** یا **سوف** آجائے تو یہ فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے لیے خاص کر دیتے ہیں جیسے (**سیضرب**) کے معنی ہیں عنقریب مارے گا اور اسی طرح (**سوف یضرب**) کے معنی ہیں وہ عنقریب مارے گا۔اور اگر فعل مضارع کے شروع میں **لام مفتوحہ** آجائے تو وہ فعل مضارع کو حال کے معنی کے لیے خاص کر دیتا ہے ہے **لیضرب** (وہ مارتا ہے)۔

سوال: نحویوں نے فعل مضارع کو معرب کہا ہے حالانکہ فعل میں اصل بنی ہوتا ہے اس کی وجہ بیان کریں؟

جواب: فعل مضارع میں اسم کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے چونکہ معرب کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے فعل مضارع کو بھی معرب کہا گیا ہے (مشابہت کی بحث میں گذر چکی ہے)۔

سوال: فعل مضارع معرب اور مبنی کب ہوتا ہے؟

جواب: فعل مضارع معرب اس وقت ہوگا جب فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید اور نون جمع مونث ملے ہوئے نہ ہوں۔ اگر نون تاکید اور نون جمع مونث ملے ہوئے ہوں تو وہ فعل مضارع مبنی ہوگا جیسے لَیَضْرِبَنَّ۔

سوال: فعل مضارع کے کتنے اعراب ہیں؟

جواب: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں: (۱)رفع یَضْرِبُ (2) نصب لَنْ یَضْرِبَ (3) جزم لَم یَضْرِبْ

{فعل مضارع کا اعراب}

سوال: فعل مضارع کے اعراب کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: فعل مضارع کے اعراب کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

حالت رفعی ضمہ کے ساتھ حالت نصبی فتحہ کے ساتھ اور حالت جزم سکون کے ساتھ ہو تو اسے مفرد منصرف صحیح علاوہ واحد مونث مخاطب کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزم
هُوَ یَضْرِبُ	لَنْ یَضْرِبَ	لَم یَضْرِبْ

دوسری قسم:

حالت رفعی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصبی و جزم حذف نون کے ساتھ ہو تو اسے تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مونث مخاطب کے ساتھ خاص کیا جاتا ہے چاہے یہ صیغے صحیح ہوں یا غیر صیح ہوں۔

قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزم
تثنیہ	هُمَا یَفْعَلَانِ	لَنْ یَفْعَلَا	لَم یَفْعَلَا
جمع مذکر	هُمْ یَفْعَلُوْنَ	لَنْ یَفْعَلُوْا	لَمْ یَفْعَلُوْا
واحد مونث حاضر	اَنْتِ تَفْعَلِیْنَ	لَنْ تَفْعَلِیْ	لَمْ تَفْعَلِیْ

تیسری قسم:

حالت رفعی ضمہ تقدیری کے ساتھ اور حالت نصبی لفظی فتحہ کے ساتھ اور حالت جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ اسے خاص کیا جاتا ہے ناقص یائی اور واوی کے ساتھ علاوہ تثنیہ ، جمع مذکر ، واحد مونث حاضر کے۔

قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزم
ناقص یائی	هُوَ يَرْمِيْ	لَنْ يَّرْمِيَ	لَمْ يَّرْمِ
ناقص واوی	هُوَ يَغْزُوْ	لَنْ يَّغْزُوَ	لَمْ يَغْزُ

چوتھی قسم:

حالت رفعی تقدیری ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی تقدیری فتحہ کے ساتھ اور حالت جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ اور اسے خاص کیا جاتا ہے ناقص الفی کے ساتھ علاوہ تثنیہ ، جمع مذکر ، واحد مونث حاضر کے۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزم
هُوَ يَسْعٰى	لَنْ يَّسْعٰى	لَمْ يَسْعَ

{فعل مضارع مرفوع اور فعل مضارع منصوب}

سوال: فعل مضارع مرفوع کا عامل کیا ہوتا ہے؟

جواب: فعل مضارع جب مرفوع ہو تو اس کا عامل معنوی ہوتا ہے اور عامل معنوی یہ ہے کہاس کا ناصب و جازم سے خالی ہونا جیسے هُوَ يَضْرِبُ ، يَغْزُوْ ، يرميْ يسعىٰ۔

سوال: فعل مضارع منصوب کب ہوتا ہے؟

جواب: فعل مضارع اس وقت منصوب ہوتا ہے جب اس پر حروف ناصبہ میں سے کوئی حرف داخل ہو جائے ۔

سوال: حروف ناصبہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: حروف ناصبہ پانچ ہیں: (۱)اَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) إِذَنْ (۵) أَنْ مقدرہ۔

سوال: اَنْ کتنے اور کون کونسے مقامات پر مقدر ہوتا ہے؟

جواب: درج ذیل سات مقامات پر اَنْ مقدر ہوتا ہے۔

i. حتیٰ کے بعد: (أَسْلَمْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ)

ii. لامِ كَيْ کے بعد: (قَامَ بَكْرٌ لِيَذْهَبَ)

iii. لامِ جحد کے بعد: (مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ)

iv. وہ فاء جو امر،(أَسْلِمْ فَتَسْلَمَ) نہی،(لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ) استفہام ،(هَلْ تَعَلَّمَ فَتَنْجُوا)نفی،(مَا تَزُورُنَا فَنُكْرِمَكَ) تمنی، (لَيْتَ لِي مَالاً فَأُنْفِقَهُ) اور عرض (أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْراً)کے جواب میں آتی ہے۔

v. وہ واؤ جو (أَسْلِمْ وَتَسْلَمِ) انہیں چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوں ۔(اسے واؤ صرف بھی کہتے ہیں)

vi. اس أوْ کے بعد جو بمعنیٰ اِلیٰ أنْ، اِلاَّ أنْ کے ہو ۔(لَأَحبِسَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقّى) (لَأَحبِسَنَّكَ اِلىٰ أَنْ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقّى) (لَأَحبِسَنَّكَ اِلاَّ أَنْ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقّى)

vii. واؤ عطف کے بعد جب معطوف علیہ اسم صریح ہو۔(أَعْجَبَنِي قِيَامُكَ وَ تَخْرُجَ)

سوال: اَنْ کو ظاہر کرنا کب جائز اور کب واجب ہے؟

جواب:لامِ کَیْ أسلمت لأن أدخل الجنة)اور واؤ عاطفہ کے ساتھ أنْ کو ظاہر کرنا جائز ہے (أَعْجَبَنِي قِيَامُكَ وَ أن تخرج)

لام کی جب لا نافیہ کے ساتھ متصل ہو تو ان کا ظاہر کرنا واجب ہے (لِئَلَّا يَعْلَمَ)

سوال: جب اَنْ عَلِمَ کے بعد واقع ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: وہ اَنْ جو عَلِمَ کے بعد واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرے گا یعنی وہ فعل مضارع کو نصب نہیں دے گا بلکہ وہ أن مخففة من المثقلة ہوگا لفظوں میں اَنْ ہوگا لیکن حقیقت میں اَنَّ ہوگا۔ عَلِمْتُ اَنْ سَيَقُوْمُ۔

سوال: جب اَنْ ظَنَّ کے بعد واقع ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: وہ اَنْ جو ظَنَّ کے بعد واقع ہو تو اس میں دو وجہ جائز ہیں :

اَنْ فعل مضارع کو نصب دے گا (ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُوْمَ)

یا عَلِمَ کے بعد واقع ہونے کی طرح أن مخففة من المثقلة ہوگا (ظَنَنْتُ اَنْ سَيَقُوْمُ)۔

{فعل مضارع مجزوم}

سوال: جوازم فعل مضارع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: فعل مضارع کے عامل دو قسم کے ہیں:

(1) حروف جوازم یہ چار حروف ہیں: لَمْ ، لَمَّا ، لامِ امر ، لاء نہی۔

(2) کلمات مجازات یہ گیارہ ہیں: یعنی جو شرط اور جزاء پر داخل ہوتے ہیں۔

اِنْ، مَهْمَا، اِذْمَا، حَيْثُمَا، أيْنَ ، مَتٰی ، أیَّ ، أنّٰی اوراِنْ مقدرہ ۔

سوال: کا عمل کیا ہوتا ہے؟ نیز ان کے درمیان فرق بیان کریں:

جواب: لَمْ اور لَمّا فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

لَمْ اور لَمّا کے درمیان فرق

پہلا فرق: لَمّا میں زمانہ تکلم کے بعد نفی ہونے کی امید ہوتی ہے اور زمانہ تکلم سے پہلے دوام ہوتا ہے جیسے قام الأمير لما يركب (امیر کھڑا ہوا ہے اور سوار نہیں ہوا) یعنی سوار ہونے کی امید ہے لیکن لَمْ میں سوار ہونے کا امکان نہیں۔ جیسے قام الأمير لم يركب (امیر کھڑا ہوا ہے ابھی تک سوار نہیں ہوا)۔

دوسرا فرق: لما کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہے کوئی قرینہ موجود ہو جیسے ندم زيد و لما یہ اصل میں لما ينفعه الندم تھا جب کہ لم میں یہ جائز نہیں پس تو ندم زيد و لم نہیں کہہ سکتا۔

سوال: کلمات مجاز کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: کلمات مجازات کی عمل کے اعتبار سے چار صورتیں ہیں:

کلمات مجاز خواہ اسم ہوں یا حرف ہمیشہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں تا کہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلا جملہ دوسرے کیلئے سبب ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں جیسے (إنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ)۔

I. اگر شرط اور جزاء دونوں فعل مضارع ہوں تو ان میں لفظاً جزم واجب ہے جیسے: (إِنْ تُكْرِمْنِى أُكْرِمكَ)۔
II. اگر شرط اور جزاء دونوں ماضی ہوں تو لفظاً عمل نہیں کریں گے ، جیسے (إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ)۔
III. اگرا کیلی جزاء ماضی ہو تو شرط میں جزم واجب ہے جیسے (إِنْ تَضْرِبْنِي ضَرَبْتُكُ)
IV. اگر اکیلی شرط ماضی ہو اور جزاء فعل مضارع ہو تو جزاء میں دو وجہیں جائز ہیں:

جزم : جیسے (إِنْ جِئتَنِي أُكْرِمْكَ) رفع : جیسے (إِنْ جِئْتَنِي أُكْرِمُكَ)۔

سوال: جزاء پر فاء لانا کب جائز ہے اور کب جائز نہیں؟

جواب: جب جزا ماضی بغیر قَدْ ہو تو اس پر فاء کا لانا جائز نہیں ہے جیسے: (إنْ أكرمتني اكرمتُکَ)

اور اگر جزا مضارع مثبت ہو یا مضارع منفی ہو لاَ کے ساتھ تو اس میں فاء کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں جیسے: (إنْ تضربني أضرِبُك یا فأضربُک) (إن تشتمنی لا أضْرِبُكَ یا فلا اضربُک)۔

سوال: جزاء پر فاء لانا کب واجب ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل چار صورتوں میں جزاء پر فاء لانا واجب ہے:

I. فعل ماضی قد کے ساتھ ہو جیسے (إنْ يَّسرقْ فقدْ سَرَقَ اَخٌ لہ من قبلُ)

II. فعل مضارع منفی ہو بغیر لا کے ساتھ جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے (وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُّقبلَ منہ)

III. جب جزا جملہ اسمیہ ہو جیسے (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا)

IV. جب جزا جملہ انشائیہ ہو پھر جملہ انشائیہ چاہے امر ہو (قل اِنْ کنتم تحبون اللہ فاتبعونی)یا نہی (فان علمتموھن مؤمنٰت فلا ترجعوھن الی الکفار)

سوال:اذا مفاجاتیہ کب اور کس کی جگہ آتی ہے ؟اور اسکی وجہ کیا ہے ؟

جواب: جب جزا جملہ اسمیہ ہو تو کبھی کبھی فاء کی جگہ **اذا** مفاجاتی بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اس میں إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ جملہ اسمیہ ہے جس پر فاء کی جگہ اذا مفاجاتیہ داخل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح فاء تعقیب والے معنی پر دلالت کرتی ہے اسی طرح اذا بھی تعقیب والے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

سوال:کون کون افعال کے بعد اِنْ مقدر ہوتا ہے؟

جواب: اِنْ پدرج ذیل پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتا ہے :

I. امر کے بعد جیسے (تَعَلَّمُ تَنْجُ)۔

II. نہی کے بعد جیسے (لَا تَكْذِبُ يَكُنْ خَيْرًا لَكَ)۔

III. استفہام کے بعد جیسے (هَلْ تَزُورُنَا نُكْرِمُكَ)۔

IV. تمنی کے بعد جیسے (لَيْتَكَ عِنْدِي اَخْدِمُكَ)۔

V. عرض کے بعد جیسے(آلَا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَيْرًا)۔

{فعل امر کا بیان}

سوال: فعل امر کی تعریف اور بنانے کا طریقہ تحریر فرمائیں۔

جواب: امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعہ فاعلِ مخاطب سے فعل طلب کیا جائے۔

امر بنانے کا طریقہ: فعل مضارع سے علامت مضارع کو حذف کرنے بعد دیکھیں ساکن حرف ہو اور عین کلمہ مضموم ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ وصلی مضموم کا اضافہ کیا جائے گا جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہے تو شروع ہمزہ وصلی مکسورہ کا اضافہ کیا جائے گا جیسے **اِعْلَمْ** اور **اِضْرِب** اور اگر علامت مضارع کو حذف کرنے متحرک حرف ہو تو اس صورت میں اس کو اپنے حال پر چھوڑیں گے شروع میں ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہیں ہے پس آخر میں وقف کر دیں گے جیسے يَعِدُ سے عِدْ اور ے **حَاسِبْ**

سوال:آپ نے قاعدہ بتایا کہ اگر فعل مضارع کا ماقبل آخر مکسور ہو تو ہمزہ مکسور اول میں لایا جاتا ہے،آپ کا یہ قاعدہ باب افعال سے ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس میں ماقبل آخر مکسور ہے پھر بھی ہمزہ مفتوح پایا جاتا ہے کیوں؟

جواب:باب افعال کا ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے کہ تُکْرِمُ اصل میں تُأُکْرِمُ تھا، تاء کو گرایا اور آخر کو ساکن کر دیا تو اکرم رہے گیا لہذا باب افعال کا امر از قسم ثانی ہے نہ کہ از قسم اول۔

سوال:فعل امر کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: امر حاضر معروف علامت جزم پر مبنی ہوتا ہے اور علامت جزم تین ہیں ۔

- سکون کے ساتھ جیسے اضرب۔
- حرف علت کے حذف کے ساتھ جیسے اغز ازم ، اسع۔
- نون اعرابی کے حذف کرنے کے ساتھ جیسے اضْرِبَا ، اضْرِبُوا ، اضْرِبی۔

{فعل مجہول کا بیان}

سوال: فعل مجہول کی تعریف لکھیں۔

جواب: فعل مجہول وہ فعل ہوتا ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کی جگہ مفعول کو رکھ دیا گیا ہو۔

سوال: فعل ماضی مجہول کی علامات کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: فعل ماضی مجہول کی علامات کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں:

پہلی علامت یہ ہے کہ جن ابواب کے شروع میں ہمزہ وصلی اور تاء نہ ہو تو ماضی مجہول میں پہلا حرف مضموم اور ماقبل حرف مکسور ہوتا ہے ضُرِب دُحرِج، اُکرِم

دوسری علامت یہ ہے کہ وہ ابواب جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو ماضی مجہول میں پہلا اور دوسرا حرف مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے۔ جیسے،تُفُضِّل، تُضُورِب۔

تیسری علامت یہ ہے کہ وہ ابواب جن کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو اور ماضی مجہول پہلا اور تیسرا حرف مضموم اور ماقبل آخر مکسور ہو اُستُخرِج، اُقتُدِر اگر ہمزہ وصلی کو گرایا نہ جائے تو وہ مضموم حرف کے تابع ہوگا۔

سوال:مضارع مجہول میں کونسی علامات ہیں ۔

جواب:پہلی صورت مضارع میں علامت مضارع کو رفع دے دیں اور آخر کے ماقبل کو فتحہ دے دیں جیسے یُضْرَبُ،یُسْتَخْرَجُ اور یہ باب افعالٌ، تفعیلٌ اور اس کے آٹھ ملحقات کے علاوہ میں ہے۔

دوسری صورت: باب **مفاعلۃٌ** ، **افعالٌ**، **تفعیلٌ** اور اس کے آٹھ ملحقات میں علامت مضارع معروف پہلے سے مرفوع ہوتی ہے تو اس میں آخر کے ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا جیسے (**یُحَاسَبُ**) اور (**یُدحرَج**).

سوال: اجوف ماضی مجہول جس کا عین کلمہ الگ سے بدلا ہوا ہو اس کی کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب: اجوف کی ماضی میں تین لغات جائز ہیں:

- یاء کے ساتھ: جیسے (**قِیْلَ**) اور (**بِیْعَ**
- اشمام کے ساتھ : جیسے (**قیل**) اور (**بیْعَ**)
- واؤ کے ساتھ : جیسے (**قُوْلَ**) اور (**بُوْعَ**)

اشمام سے مراد یہ ہے کہ فاء کلمہ کے کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کر کے اور عین کلمہ جو کہ یاء ہے اس کو تھوڑا سا واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ فاء کلمہ اصل میں مضموم ہے۔

سوال: باب افتعالٌ اور اِنْفِعَالٌ میں کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب:باب افتعال اور اِنْفِعَال میں تین لغات جائز ہیں ماضی مجہول میں جبکہ وہ معتل العین ہو وجوہ ثلاثہ مذکورہ پڑھ سکتے ہوں جس طرح ثلاثی مجرد کی ماضی میں وجوہ ثلاثہ پڑھ سکتے ہیں جیسے (**اُخْتِیْرَ**) اور (**اُنْفِیْذَ**) اس لیے کہ خیر اور قید **قیل** کی مثل ہیں۔

سوال: باب استفعالٌ اور افعالٌ میں کتنی لغات جائز ہیں؟

جواب : باب استفعال اور افعال میں ایک لغت جائز ہے جب ان کی ماضی معتل العین ہو تو اس میں وجوہ ثلاثہ مذکورہ جائز نہ ہوں گی اس لیے کہ باعتبار اصل کے ماقبل حرف علت ان میں ساکن ہے چنانچہ یہ **قیل** اور **بیع** کی طرح نہ ہوں گے فعل کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جیسے : **اُسْتُخِیْرَ، اُقِیْمَ**۔

سوال: مضارع معتل العین سے فعل مجہول کیسے بنایا جاتا ہے؟

جواب:مضارع معتل العین سے فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ عین کلمہ کو صرفی قاعدہ کے مطابق الف سے بدل دیا جائے گا جیسے : **یُقَالُ** اور **یُباعُ**۔

==

{فعل لازم و متعدی کا بیان}

سوال: فعل کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک تعریف لکھیں۔

(جواب) فعل کی دو قسمیں ہیں:

(1)فعل متعدی : یہ وہ فعل ہے جس کے معنی سمجھنا ایسے متعلق پر موقوف ہوں جو فاعل کے علاوہ ہو جیسے: **ضَرَبَ**

(2)فعل لازم: یہ وہ فعل ہے جس کے معنی سمجھنا ایسے متعلق پر موقوف ہوں جو فاعل کے علاوہ نہ ہو جیسے **قَعَد،قَامَ**.

سوال: فعل متعدی کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب فعل متعدی کی مندرجہ ذیل چار قسمیں ہیں:

(1) وہ فعل جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے جیسے (**ضَرَبَ بکرٌ حَمَّادًا**)

(2) وہ فعل جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ایک پر اکتفاء جائز ہو جیسے (**أَعْطَيْتُ زيداً دِرْهَماً**)

(اعْطَيْتُ زیداً) اور (أَعْطَيْتُ درہمًا) دونوں پڑھنا جائز ہے ۔

(3) وہ فعل جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو یا تو دونوں کو حذف کریں گے یا تو دونوں کو ذکر کریں گے یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے ۔ جیسے: (**ظننت زیدًا فاضلاً**)

(4) وہ فعل جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو یہ سات افعال ہیں ۔ وہ سات افعال یہ ہیں أرٰی، أَنْبَأَ، نَبَأَ ،أَخْيَرَ ،خَبَرَ، حَدَّثَ ہے **أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمَرواً فاضلاً** یہاں اعلم تینوں مفعولوں کی طرف متعدی ہے اس پر باقی کو قیاس کریں۔

سوال: أرٰی، أَنْبَأَ، نَبَأَ، أَخْيَرَ، خَبَرَ، حَدَّثَ کتنے مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں؟

جواب: یہ سات افعال تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں، ان کا پہلا مفعول **اعطیت** کے مفعول کی مانند ہے، جس طرح اعطیت کے دو مفعولوں میں ایک پر اکتفا جائز ہے اسطرح بھی ہو سکتا کہ ان افعال میں صرف مفعول اول کو ذکر کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں مفعول باب **عَلِمتُ** کے دو مفعولوں کی مانند ہیں پس ان میں دونوں میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہیں کہ ایک کو ذکر کریں اور دوسرے کو حذف کردیں، چنانچہ یا تو دونوں کو ذکر کریں گے یا دونوں کو حذف کریں گے۔**أَعْلَمْتُ زَيْداً عَمْرُوا خَيْرَ النَّاسِ** .

{افعال قلوب}

سوال: افعال قلوب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟اور یہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال قلوب سات ہیں: عَلِمْتُ ظَنَنْتُ حَسِبْتُ خِلْتُ رَأَيْتُ وَجَدْتُّ زَعَمْتُ.

افعال قلوب مبتداء اور خبر پر داخل ہو کر دونوں کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں جیسے عَلِمْتُ بكرًا عَالِمًا۔

سوال: افعال قلوب میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار (اکتفاء) جائز ہے یا نہیں؟

جواب: افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اکتفا جائز نہیں بر خلاف باب اعطیت کے کہ ان کے دو مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا جائز ہے لہذا علمت زیدا کہنا صحیح نہیں ہے.

سوال: جب افعال قلوب اپنے مفعولوں کے وسط میں واقع ہوں یا مؤخر ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب افعال قلوب وسط میں واقع ہوں یا مؤخر واقع ہوں تو ان کے عمل کو باطل کرنا جائز ہوتا ہے۔

جیسے (زیدٌظَنَنتُ قَائِمٌ) (بكرٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ)

سوال: جب افعال قلوب کے بعد استفہام ، نفی ،لام ابتداء ہو تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب افعال قلوب کے بعد حرف استفہام نفی یا لام ابتداء ہو تو یہ معلق ہو جاتے ہیں یعنی ان کا عمل لفظا باطل ہو جاتا ہے اور معنی باقی رہتا ہے (أَحَامِدٌ عِنْدَكَ أَمْ زيدٌ؟) اور (عَلِمْتُ مَا زيدٌ فِي الدَّارِ) اور (عَلِمْتُ لَبكرٌ مُنْطَلِق).

سوال: کیا افعال قلوب میں فاعل اور مفعول بہ ایک چیز کی دو ضمیریں ہو سکتے ہیں؟

جواب: افعال قلوب میں فاعل اور اس کا مفعول بہ کسی ایک چیز کی دو ضمیریں ہو سکتے ہیں جیسے (عَلِمْتُنِي مُنْطَلِقا) اور (ظَنَنْتُكَ فَاضِلا) ۔

سوال: جب افعال قلوب اپنے معنی سے ہٹ کر کوئی دوسرا معنی دیں تو کیا یہ افعال قلوب ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب: افعال قلوب جب اپنے معنی سے ہٹ کر معنی دیں تو اس وقت یہ افعال قلوب نہیں رہتے یہ صرف ایک مفعول کو نصب دیں گے (اس لیے ان کا ایک مفعول آئے گا اور یہ دو مفعولوں کی طرف متعدی نہیں ہوں گے)۔

جیسے (ظننت بمعنى اِتْهَمْتُ) ،(عَلِمْتُ بمعنى عَرَفْتُ) ،(رَأَيْتُ بمعنى أَبْصَرْتُ) ،(وحدتُ بمعنى أَصَبْتُ الضَّالةَ).

==

{افعال ناقصہ کا بیان}

سوال: افعال ناقصہ کی تعریف لکھیں۔

جواب:وہ افعال جو فاعل کو کسی صفت پر جو ان کی صفت مصدر کے علاوہ ہو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔

سوال: افعال ناقصہ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:افعال ناقصہ کل سترہ ہیں :ان میں سے تیرہ اصل ہیں اور وہ یہ ہیں کان ، صار ،أصبح ،أمسیٰ أضحى ،ظل، بات، عاد ،مازال ،ما برح، مافتئی، ما انفك، ما دام، لیس ،چار ملحق ہیں اور وہ یہ ہیں کاد، اٰض، غدا، رَاح۔

سوال: افعال ناقصہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال نا قصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں مبتداء کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مبتداء کا افعال ناقصہ کا اسم اور خبر کو افعال ناقصہ کی خبر کہیں گے ۔جیسے: كَانَ النبیُّ رَحِیماً۔

سوال:کَانَ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:کلمہ کَانَ تین قسم پر ہے:

(1) کَانَ ناقصہ:کَانَ نا قصہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر تام نہیں ہوتا ہے بلکہ خبر کا محتاج ہوتا ہے جو اپنے فاعل کے لیے زمانہ ماضی میں اپنی خبر کے ثابت ہونے پر دلالت کرے خواہ یہ ثبوت زمانہ ماضی میں دائمی ہو ۔ جیسے **کان اللہ علیمًا حکیماً** یا منقطع ہو یعنی خبر اسم سے جدا ہونے والی ہو ۔ جیسے **کَان زید شاباً** ۔

(2) کَانَ تامہ :کَانَ تامہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر تام ہوتا ہے خبر کی طرف محتاج نہیں ہوتا ہے اور یہ بمعنی ثَبَتَ اور حَصَلَ ہے جیسے **کان القتالُ** یعنی **حصل القتالُ**۔

(3) کَانَ زائدہ :کان زائدہ وہ ہوتا ہے جس کا ہونا نہ ہونا برابر ہو یعنی اس کے ساقط ہونے کی وجہ سے جملہ کا معنی متغیر نہیں ہوگا مثال شعر کے ذریعہ دے رہے ہیں۔**جیاد ابني أبي بكر تسامى على كَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَاب**۔

سوال:صَارَ کس لیے آتا ہے؟

جواب: صار انتقال کے لیے آتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جیسے **صار زیدٌ غَنیًا**۔

سوال: أصبح ،أمسی، أضحى یہ تینوں افعال کتنے معنوں کے لیے آتے ہیں؟

(ا) مضمون جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے جیسے **أصبح زيد ذاكرا** یہ اصل میں تھا **كان ذاكرا في وقت الصبح** ، **أمسى زيد مسرورا** (زید شام کے وقت خوش ہونے والا تھا) اور **اضحى زيد حزينًا** ۔

==

(۲) یہ تینوں افعال بھی صَارَ کے معنی میں آتے ہیں اس وقت ان کے معنی ان کے اوقات کا لحاظ نہیں ہوگا جیسے **أصبح زيد غنيا** (زید غنی ہو گیا)

(۳) یہ تینوں افعال کبھی کبھی تامہ ہوتے ہیں اس وقت یہ **دَخَلَ** کے معنی میں ہوں گے جیسے أَصْبَحَ کا معنی ہوگا **دخل في الصباح** اور اضحٰی کا معنی ہوگا **دخل في الضحى** اور أمسىٰ کا معنی ہوگا **دخل في المسا**۔

سوال: ظل اور بات کا استعمال کس معنی میں ہوتا ہے؟

جواب: **ظل اور بات** یہ دونوں بھی مضمون جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے پر دلالت کرتے ہیں جیسے **ظل زيد كاتبا** يعني **حصل كتابته في النهار** اور جیسے **بات زيد قائما يعنى حصل نوما في الليل** (زید کی نیند رات میں حاصل ہوئی) اور یہ دونوں کبھی کبھی بمعنی **صَارَ** بھی ہوتے ہیں جیسے **ظل زيد غنيا**(زید غنی ہو گیا) ۔

سوال: مَا زَالَ مَا بَرِحَ ،مَا فَتِئَ مَا انفک کا استعمال کس معنی میں ہوتا ہے؟

جواب: **مَا زَالَ مَا بَرِحَ ،مَا فَتِئَ مَا انفک**: یہ چاروں افعال اپنے اسم کیلئے خبر کے ثبوت کے دوام کو ثابت کرنے کیلئے استعمال ہوتے ہیں جب سے اس اسم نے اس خبر کو قبول کیا ہو اور ان کیلئے نفی لازم ہے۔ جیسے **ما زال زيد اميرا**۔

سوال: مادام اور لیس کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: **مادام** کسی امر کی توقیت کو اس مدت کے ساتھ ملانے کیلئے آتا ہے جو اس کے فاعل کیلئے خبر کے ثابت ہونے کی ہے۔ جیسے (**أَقُومُ مَا دَامَ الأَمِيرُ جَالِسًا**) ۔

لیس: زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے اور بعض کا یہ کہنا ہے لیس مطلق نفی ہر دلالت کرتا ہے۔

{افعال مقاربہ کیا بیان}

سوال: افعال مقاربہ کی تعریف لکھیں نیز افعال مقاربہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو خبر کو اپنے فاعل سے نزدیک کرنے پر دلالت کریں ۔

یہ افعال بھی افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

سوال: افعال مقاربہ کتنے اور کون کونسے ہیں ؟

جواب: افعال مقاربہ سات ہیں: **عسیٰ، کَادَ، طَفِقَ، جَعَلَ، کَرُبَ، اَخَذَ، أوْشَکَ**۔

سوال: افعال مقاربہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: (ا) للرجاء (۲) للحصول (۳) الأَخَذُو الشروع في الفعل ۔

سوال: سوال : عسیٰ کسی معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟ اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: عسیٰ فعل جامد ہے جو ماضی کے علاوہ استعمال نہیں کیا جاتا اور یہ رجاء یعنی امید کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔فعل عسیٰ کا عمل فعل کَادَ کی طرح ہوتا ہے جیسے:(**عَسَى زيدٌ أَنْ يقُومَ**).

سوال: عسیٰ اور کادَ کے عمل میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: (ا) عسیٰ کی خبر مضارع أن کے ساتھ ہوتی ہے اور فعل کَادَ کی خبر فعل مضارع بغیر أنْ کے ہوتی ہے جیسے **عسی زيدَ أَنْ يقوم** (۲) عسیٰ کی خبر کی تقدیم اس کے اسم پر جائز ہے جیسے **عَسَى أَنْ يَقُومَ زيدٌ**۔

(۳) کبھی استعمال اول میں عسیٰ کی خبر سے أن مصدریہ کو کاد کے ساتھ مقابت میں مشابہت کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے **عسیٰ زید یقوم**۔

سوال: کاد کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب:: کاد حصول کے معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

کَادَ کی خبر فعل مضارع بغیر أنْ کے ہوتی ہے جیسے **كَادَ زيدٌ يَقُوْمُ**

کبھی کاد کی خبر پر أن داخل ہو جاتا ہے جیسے: **كَادَ بكرٌ أَنْ يَقُوْمَ**

سوال: طفق، جعل، کرب اور اخذ کس معنی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب طفق ، جعل ، کرب اور اخذ یہ اخذ اور شروع کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کا استعمال کاد کی طرح ہوتا ہے مگر ان کی خبر پر کبھی بھی أن داخل نہیں ہوتا جیسے: **طَفِقَ زيدٌ يَكْتُبُ** ۔

سوال أوشک کس معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب : أوشک کا استعمال عسی اور کادَ کی طرح ہے۔ اس میں مقاربت کے معنی پائے جاتے ہیں۔

{افعال تعجب کا بیان}

سوال: فعل تعجب کی تعریف لکھیں؟ نیز افعال تعجب کے کتنے صیغے ہیں؟

جواب فعل تعجب وہ ہے جو انشاء تعجب کیلئے وضع کیا گیا ہو ۔

افعال تعجب کے صرف دو صیغے ہیں :

(1) مَا أَفعَلَهُ : جیسے مَا أَحْسَنَ زیداً یعني أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنُ زیداً۔

(2)أَفْعِلْ بهِ: جیسے: أَحْسِنْ بِزيدٍ۔

سوال: افعال تعجب کن افعال سے بنائے جاتے ہیں؟

جواب: افعال تعجب اسی فعل سے بنایا جاتا ہے جس فعل سے اسم تفضیل بنایا جاتا ہے۔

سوال غیر ثلاثی مجرد سے اسم تعجب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

غیر ثلاثی مجرد سے اسم تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے شروع میں أشَدَّ اور أشدد به ملایا جاتا ہے۔

جیسے: مَا أَشَدَّ اسْتِخْرَاجًا اور أَشْدِدْ بِاسْتِخْرَاجِهِ۔

سوال: کیا افعال تعجب میں تقدیم وتاخیر اور فصل کا تصرف جائز ہے؟

جواب : فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں تقدیم وتاخیر کا تصرف جائز نہیں اول میں مفعول بہ کو مقدم کرنا اور ثانی میں جار مجرور کو مقدم کرنا جائز نہیں ہے جیسے: ما زیدًا أحسن یا بزید احسن کہنا درست نہیں ہے اسی طرح ان کے اور معمول کے درمیان فاصلہ کرنا بھی جائز نہیں ہے جیسے: مَا أَحْسَنَ فِي الدَّارِ زيدا یا أحسن في الدارِ بزيد کہنا بھی درست نہیں ہے لیکن امام مازنی کے ہاں ان میں اور ان کے معمول میں ظرف کے ساتھ فصل جائز ہے کیونکہ ظرف میں وہ وسعت ہوتی ہے جو غیر ظرف میں نہیں ہوتی ہے لہذا ان کے ہاں ما أَحْسَنَ الْيَوْمَ زيدًا کہنا جائز ہے اسی طرح احسن اليوم بزيد بھی جائز ہے۔

==

{افعال مدح و ذم کا بیان}

سوال: افعال مدح وذم کسے کہتے ہیں؟افعال مدح وذم کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب : افعال مدح و ذم ان افعال کو کہتے ہیں جن کو کسی شخص کی **مدح** یعنی اچھائی اور **ذم** یعنی برائی کو بیان کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو ۔

افعال مدح دو ہیں : **نِعْمَ اور حَبَّذَا** افعال ذم بھی دو ہیں : (1) **بِئْسَ** (2) **سَاءَ**۔

سوال نِعْمَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: **افعال مدح نعم کے فاعل کی تین صورتیں ہیں:**

نِعْمَ کا فاعل کبھی معرف باللام ہوتا ہے نِعْمَ الرَّجُلُ زیدٌ زید اچھا آدمی ہے۔

نِعْمَ کا فاعل کبھی معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے: نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زیدٌ۔

کبھی نعیم کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے اس وقت اس کی تمیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ لانا ضروری ہے جیسے نِعْمَ رجلاً زید ۔) یا اس کی تمیز لفظ **مَا** ہوگی جو نکرہ ہوگی اور بمعنی شیٔ کے ہوگی جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے **فَنِعِمَّا هي** أي : **نعم شيئا هى**۔

سوال فعل حبذا کی تفصیل بیان کریں ؟

جواب: فعل **حَبَّذَا** ہے جیسے **حَبَّذَا زید** اس میں حب فعل مدح ذا اس کا فاعل ہے اور زید المخصوص بالمدح ہے۔

سوال :کیا مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں تمیز یا حال کو ذکر کرنا جائز ہے؟

جواب : مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں تمیز یا حال کو ذکر کرنا جائز ہے۔جیسے: **حَبَّذَا رَجُلًا زیدحَبَّذَا زید رَجُلًا، حَبَّذَا رَاكِبًا زید، حَبَّذَا زید رَاكِبًا**۔

سوال : فعل ذم بِئْسَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب:فعل ذم بِئْسَ کے فاعل نِعْمَ کی طرح تین حالتیں ہیں اور تمام مذکورہ احکام میں مخصوص بالذم کا حکم بھی مخصوص بالمدح والا ہے جیسے: **(بِئْسَ الرَّجُلُ زید)** اور **(بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ زید)** اور **(بِئْسَ رَجُلًا زید)**.

سوال : سَاءَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب:سَاءَ تمام قسموں میں بِئْسَ کی مانند ہے جیسے:**سَاءَ الرَّجُلُ زید ، سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ زید اور سَاءَ رَجُلًا زید**۔

=====

{القسم الثالث فی الحروف}

حروف کی سترہ اقسام ہیں :

حروف تنبیہ	حروف عطف	حروف مشبہ بالفعل	حروف جارہ
حروف تفسیر	حروف زیادہ	حروف ایجاب	حروف نداء
حروف استفہام	حروف توقع	حروف تخصیص	حروف مصدر
نون تنوین، نون توکید	تاء تانیث ساکنہ	حروف روع	حروف شرط

{حروف جارہ کا بیان}

سوال: حروف جارہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے بتائیں کے حروف جارہ کتنے ہیں ؟

جواب: حروف جارہ وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کا اس اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں، جو ان کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ جیسے: **مررت بزید ، انا ماز بزید ، ھذا فی الدار ابوک۔**

حروف جارہ انیس ہیں۔

مِنْ	اِلٰی	حتّٰی	فِيْ	باء	لاء	رُبَّ	واؤ رُبَّ	واوِ قسم	تاءِ قسم
باءِ قسم	عَنْ	علٰی	کاف	مذ	منذ	خلا	عدا	حاشا	

سوال: حرف من کتنے معنیٰ کے لیے آتا ہے نیز اس کے استعمال کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: یہ چار معنوں کے لیے آتا ہے :

(1) **ابتداء غایت کے لیے**: یعنی اس چیز کی ابتدا بتانے کے لیے جس کی کوئی انتہاء ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ اس کے مقابلے میں انتہاء کو ذکر کرنا صحیح ہو جیسے **سرت من البصرة إلى الكوفة۔**

(2) **تبیین** : مقصود کے اندر جو ابہام ہوتا ہے اس کی وضاحت کے لیے آتا ہے ۔اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ الذی رکھنا صحیح ہو۔ جیسے : **فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ**۔یعنی۔**الذی الْأَوْثَانِ**۔

(3) **تبعیض**:یعنی فعل بعض مجرور کے ساتھ متعلق ہے۔اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ **بعض** رکھنا صحیح ہو جیسے: (**أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) (أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ)**۔

(4) **زاءدہ**: (زائد ہونا) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے گرانے سے معنی خراب نہ ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان: **وَيَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ**۔

==

سوال: من زائدہ کے بارے میں کوفیین اور بصریین کا اختلاف تحریر فرمائیں۔

جواب: بصرین: کے نزدیک من کلام غیر موجب میں زائدہ ہوتا ہے اور کلام موجب میں زائدہ نہیں ہوتا ہے **ما جاءني من أحد** کوفیین: کے نزدیک من کلام موجب میں زائدہ ہوتا ہے جیسے **قد كان من مطر**۔

سوال: حتیٰ اور الیٰ کتنے معنیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: یہ دونوں دو دو معنیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (1) انتہاء غایت (2) بمعنی مع

انتہائے غایت کے لیے آتاہے یہ من ابتدائیہ کے مقابلے میں واقع ہوتا ہے، جیسے سرت من البصرة إلى الكوفة

اور کبھی إلى بمعنی **مع** کے آتا ہے، جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے: **فاغْسِلُوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق**۔

حتیٰ بھی الی کی طرح انتہاء غایت کے لیے آتا ہے ، جیسے **بنت البارحة حتى الصباح**

اور کبھی حتی بمعنی مع ہو کر کلام عرب میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے، جیسے **قدم الحاج حتى المشاة أى مع المشاة**۔

سوال: حتی اور الی میں فرق کیا ہے؟

جواب: الی اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے **الى زيد** اور **اليه** کہنا درست ہے ۔

حتیٰ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے، لہذا **حتاہٗ** کہنا درست نہیں۔

سوال: فی کتنے معنیٰ کے لیے آتا ہے؟

جواب: فی دو معنی کے لیے آتا ہے۔ (1) ظرفیت (2) بمعنی علیٰ۔

فی ظرفیت کے لیے ہے یعنی اپنے ما بعد کو اپنے ماقبل کے لیے ظرف بناتا ہے جیسے **زيد فى الدار**

اور حرف فی علیٰ کے معنی میں بھی آتا ہے، لیکن یہ کم آتا ہے، جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے: ولأُ صلبنكم في جذوع النخل۔

سوال: باء کتنے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: باء آٹھ معنیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

(1) الصاق کے لیے: **مررت بريد** یعنی **التصق مروری بموضع يقرب منه زيد**

(2) استعانت کے لیے: **کتبت بالقلم** (3) تعلیل کے لیے : **انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل**

(4) مصاحبت کے لیے: **خَرَجَ زَيْدٌ بِعَشِيرَتِهِ** (5) مقابلہ کے لیے : **كبعت هذا بذاك**

(6) تعدیہ کے لیے: **ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ** (7) ظرفیت کے لیے : **جَلَسْتُ بِلْمَسْجِدِ**

(8) زائدہ کے طور پر:

اس اعتبار سے اسکی دو قسمیں ہیں :

(1) باء زائدہ قیاسی طور پر نفی اور استفہام کی خبر میں

جیسے: مَا زید بقائم ، هل زید بقائم۔

(2) با زائدہ سماعی طور پر مرفوع اور منصوب میں۔

جیسے: بحسبک زید یعنی حسبک زید، وکفی باللہ شھید یعنی کفی اللہ، القیٰ بیدہ یعنی القیٰ یدہ۔

سوال: لام کتنے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: لام پانچ معنیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے:

(1) اختصاص : الجل للفرس ، المال لزید ۔

(2) تعلیل: ضربتہ للتأدیب

(3) عن کے معنی میں:و قال الذین کفروا للذین امنو کو کان خیرا ما سبقونا إلیہ۔

(4) زائدہ : رَدِفَ لکم، یعنی ردفکم۔

(5) بمعنی واؤ : للہ لایؤخر الاجل یعنی و اللہ۔

سوال : رب کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: رُبَّ ایک معنیٰ کیلئے استعمال ہوتا ہے:

رب تقلیل کے لیے آتا ہے جیسے (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیمٍ لقیتہ) ۔

سوال رُبَّ جب تقلیل کیلئے آتا ہے تو اس کا مجرور اور متعلق کیا ہوتا؟

جواب: رُبَّ جب تقلیل کیلئے آتا ہے تو یہ کم خبریہ کی طرح صدر کلام میں آتا ہے اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ جیسے (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیمٍ لقیتہ)رب ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے لیکن یہ ضمیر صرف مفرد مذکر ہوگی یا تمیز کے مطابق ہوگی

سوال رب جب ضمیر مبہم مفرد مذکر پر داخل ہوتا ہے تو اس کی تمیز کیا ہوتی ہے؟

جواب رب بصریوں کے نزدیک جب ضمیر مبہم مفرد مذکر پر داخل ہو تو اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرہ موصوفہ ہوتی ہے جو ضمیر کے ابہام کو دور کرتی ہے ۔ جیسے ربہ رجلا ، ربہ رَجُلَیْنِ ، رُبَّهُ رِجَالاً ، رُبَّهُ امْرَأَةٌ۔

اور کوفیوں کے نزدیک ضمیر میں مطابقت ضروری ہے جیسے: (رَبَّهُمَا رَجُلَیْنِ) ، (رَبَّهُمْ رجالا) ، (رَبَّهَا امْرَأَةً)۔

سوال کیا رب پر ما کافہ داخل ہو سکتا ہے؟

جواب رب پر کبھی **ما کافہ** داخل ہو جاتا ہے (اور وہ اس کے عمل کو روک دیتا ہے اور باطل کر دیتا ہے) اور ما دونوں جملوں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ پر داخل ہو جاتا ہے جیسے:رُبَّمَا زیدٌ قَائِمٌ، جملہ جیسے رُبَّمَا قَامَ زیدٌ۔

سوال: جب رب تقلیل کیلئے ہو تو اس کی شرط کیا ہے؟

جواب رب جب تقلیل کیلئے ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کیلئے فعل ماضی ہو کیونکہ جو رب تقلیل کے معنی ثابت کر رہا ہو تو وہ ماضی کے علاوہ معنی ثابت نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا رب کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: رب کے فعل کو اکثر قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی سوال میں کہے **هل لقيت من اكرمك**؟ جواب میں کہا جائے **رب رجل اكرمنى** یعنی **رب رجل اكرمنى لقيته**۔

سوال: واؤ رب سے کیا مراد ہے؟

جواب: واؤ بمعنی رب وہ ہے جو شروع کلام میں آتی ہے جیسے: **وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ** ۔

سوال: حروف جارہ میں سے کون کونسے حروف قسم کے لیے آتے ہیں؟ نیز فرق بھی بیان کریں۔

جواب: یہ تین حروف ہیں جو قسم کے لیے آتے ہیں: **(واؤ ، تاء، باء)**

(1) **واؤ قسمیہ**: یہ اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے **واللہ والرحمن لأضربن**۔

(2) **تاء قسمیہ**: وہ جو اسم جلالت (اللہ) کے ساتھ خاص ہے **تاللہ**۔

(3) **باء قسمیہ**: یہ اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہو سکتی ہے ۔ **باللہ ، بک**۔

سوال: جواب قسم کسے کہتے ہیں؟ اس میں کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: قسم کے لیے جواب قسم کا ہونا ضروری ہے اور جواب قسم وہ ہے جس پر قسم کھائی جائے جیسے **واللہ لأضربن** اور جواب قسم جملہ ہوگا اس کا نام **المقسم عليها** ہوگا یعنی جس پر قسم کھائی ہوئی ہو۔

سوال: جواب قسم کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: جواب قسم کی دو صورتیں ہیں :

(1) **جواب مثبتہ**: اگر جملہ مثبتہ واقع ہو تو جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی صورت میں اس پر لام تاکید کا داخل ہونا واجب ہے، گویا لام جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ واللہ لزید قائم ، واللہ لا فعلن کذا

(2) **جواب منفی**: ہو تو جواب میں ما اور لا میں سے کسی ایک کا داخل ہونا ضروری ہے۔ واللہ ما زید قائم، واللہ لا یقوم زید

سوال: جواب قسمہ کو کب حذف کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسا جملہ ہو جو جواب قسم پر دلالت کرے یا پھر قسم درمیان میں آجائے تو جواب قسم کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

جیسے: **زیدٌ قَائِمٌ واللہ، زیدٌ واللہ قائم**۔

سوال عن کس معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب عن مجاوزت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے **رمیت السھم عن القوس الی الصید** .

سوال: علیٰ کس معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: علی استعلاء کے لیے آتا ہے جیسے : زید علی السطح

سوال: عن، اور علی اسم کب ہوتے ہیں؟

جواب:جب عن اور علی پر من داخل ہو تو یہ دونوں اسم بن جاتے ہیں ۔**جلست من عند بیمینہ، نزلت من علی الفرس**

سوال::کاف کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟کاف کب اسم ہوتا ہے؟

جواب : کاف مندرج ذیل دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے:

I. تشبیہ کہ طور پر:**زیدٌ کزیدٍ**

II. زائدہ کے طور پر: **لیس کمثلہ شیءٌ۔**

کاف ضرورت کی بناء پر اسم بن جاتا ہے جیسے شاعر کا قول :**یَضْحَکن عَنْ کَالْبَرْدِ الْمُنْھم۔**

سوال: مذ، منذ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: یہ درج ذیل معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

- ماضی میں ابتداء غایت کے لیے: جیسے شعبان میں کوئی کہے **مَا رایتہ مذ رجب۔**
- حال میں ظرفیت کے لیے:**مَا رأیتہ مذ شھرنا و منذ یومنا .**

سوال:خلا ، عدا ، حاشا، کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: یہ تینوں **استثناء** کے لیے استعمال ہوتے ہیں .

جیسے:۔**جاءنی القوم خلا زید،جاءنی القوم عدازید، جاءنی القوم حاشا زید۔**

{حروف مشبہ بالفعل کا بیان}

سوال: حروف مشبہ بالفعل کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: حروفِ مشبہ بالفعل چھ ہیں۔

اِنَّ	اَنَّ	كَأَنَّ	لٰكِنَّ	لَيْتَ	لَعَلَّ

حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مبتداء کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مبتداء کو ان کا اسم خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں جیسے: اِنَّ زیداً عَالمٌ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کب عمل نہیں کرتے؟

جواب: کبھی ان حروف کے ساتھ لفظ **ما** آجاتا ہے جو ان کو عمل سے روک دیتا ہے اور اس صورت میں یہ فعل پر بھی آسکتے ہیں: **إنَّمَا جَاءَ خَالِدٌ** اِسے **مَا كَافَّة** کہتے ہیں۔

سوال: اِنَّ اور اَنّ میں فرق بیان کریں؟

جواب:اِنَّ جملے میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا مگر تاکید کرتا ہے۔اور اَنَّ اپنے ما بعد اسم اور خبر سے ملکر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے۔

سوال: اِنَّ اور اَنّ کہاں کہاں پڑھا جائے گا؟

جواب: **درج ذیل مقامات پر إنَّ (بکسر الهمزة) پڑھا جائے گا:**

(الف) جملے کے شروع میں: إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّ حِيمٌ۔

(ب) قول یا اس سے مشتق لفظ کے بعد: يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ۔

(ج) اسم موصول کے بعد: مَا جَاءَ الَّذِي إِنَّهُ ذَهَبَ۔

(د) جب اس کی خبر پر لام ہو: أَعْلَمُ إِنَّهُ لَعَالِمٌ۔

درج ذیل مقامات پر اَنّ (بالفتح) پڑھا جائے گا:

(الف) جب یہ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل، مفعول، مبتدا یا مضاف الیہ ہے: بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ، كَرِهْتُ أَنَّهُ جَاهِلٌ، عِنْدِي أَنَّهُ عَالِمٌ، عَجِبْتُ مِنْ طُولِ أَنَّكَ قَائِمٌ۔

(ب) حرف جر کے بعد: أَكْرَمْتُهُ لِأَنَّهُ عَالِمٌ۔

(ج) لَوْ، اور لَوْلَاَ کے بعد: لَوْ اَنَّک عندنا أكرمتک، لَوْلَا اَنّہٗ حاضرا لغاب زیدٌ۔

سوال: اِنَّ کے اسم پر عطف اس طرح جائز ہے؟

جواب: اِنَّ کے اسم پر مرفوعاً اور منصوباً عطف محل اِنَّ زیداً قائمٌ و عمرٌ اور لفظ کے اعتبار سے جائز ہے اِنَّ زیداً قائمٌ و عمرواً۔

سوال: اِنَّ کی خبر پر کب لام جائز اور کب لازم ہے؟

جواب: اِنَّ کی خبر پر مطلقاً لام داخل کرنا جائز ہے اور کبھی کبھی اِنَّ کو مخفف کر دیا جاتا ہے تو اس وقت خبر پر لام کو داخل کرنا لازم ہے۔ جیسے فرمان باری تعالیٰ ، **وَ اِنْ فَلَّا لَّمَّا لَيوفينهم۔**

سوال: اِنَّ کو جب مخفف کردیا جائے تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: اس وقت اس کو عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں ۔

جیسے: **وان کل لما جميع لدينا مُحضَرُونَ ، وان كُنتَ مِن قبله لمن الغٰفلين۔**

سوال: أَنْ میں تخفیف کرنا جائز ہے؟ یا نہیں اور تخفیف کے بعد أَنَّ کے کیا احکام ہیں؟

جواب: جس طرح إِنَّ میں تخفیف جائز ہے اسی طرح أَنْ میں بھی جائز ہے۔ مگر اس وقت ضمیر شان میں اسکا عمل کرنا واجب ہے۔ اور وہ جملہ اسمیہ یا فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے **بغلنی أَنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ، بغلی أَنْ قَد قام زيدٌ۔**

(اگر أَنْ مخففہ جملہ فعلیہ پر داخل ہو تو جملہ فعلیہ پر قد یا سین یا سوف یا حرف نفی کا داخل کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے : **عَلِمَ أَنْ سَيَكُونَ مِنْكُمْ مَرْضىٰ ۔**

سوال: حرف مشبہ بالفعل کَأَنَّ کسی چیز کیلئے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: کَأَنَّ تشبیہ کیلئے آتا ہے جیسے **کَأَنَّ زیدا اسدٌ** کا کاف تشبہ اور ان مکسور سے مرکب ہے اور إِنَّ پر کاف کو مقدم کرنے کی وجہ سے فتحہ دے دیا تو اس کی تقدیری عبارت اس طرح ہے: **(إِنَّ زيدًا كَالأسد)**

سوال : کَأَنَّ مخففہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب کَأَنَّ کو جب مخففہ کر دیا جائے تو یہ عمل نہیں کرتا مثلاً **(كَأَنَّ زيدٌ أَسَدٌ).**

سوال: لٰكِنَّ کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب : لٰکِنَّ **استدارک** یعنی ما قبل جملے میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کیلئے آتا ہے۔ اور دو مختلف معنوں والے جملوں کے درمیان میں آتا ہے جیسے : **ما جاءنی القوم لٰكِنَّ عمروا جاء**

(اسکے ساتھ واؤ کو لانا جائز ہے)۔ جیسے :قام زید و لٰكِنَّ عمروا قاعدٌ۔

لکن میں بھی تخفیف ہوتی ہے تو اس وقت وہ عمل نہیں کرتا۔ جیسے:**مشی زيد لٰكِنَّ بكر عندنا .**

سوال: لَيْتَ کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ نیز امام فراء کے نزدیک لیت کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب لَيْتَ تمنیٰ کیلئے آتا ہے۔ جیسے :**ليت هندا عندنا**:امام فراء کے نزدیک لَيْتَ کو بمعنی **اتمنیٰ** کی وجہ سے دونوں جزءاسم اور خبر کو منصوب پڑھنا جائز ہے جیسے :**لَيْتَ زَيْدًا قائمًا۔**

سوال: لَعَلَّ کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: لَعَلَّ ترجی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے

جیسے:۔**أحِبُّ الصالحين وَلَسْتُ من ولستُ منهم لَعَلَّ الله يَرْزُقني صَلَاحًا۔**

نوٹ: کبھی لعل کا مدخول مجرور ہوتا ہے۔ جیسے **لَعَلَّ زَيدٍ قَائِمٌ۔**

سوال: لَعَلَّ میں کتنی اور کون کون سی لغات ہیں؟ نیز امام مبرد کے نزدیک اصل کیا ہے؟

جواب لَعَلَّ کے علاوہ یہ لغات بھی ہیں۔ (1) عَلَّ (2) عَنَّ (3) اَنَّ (4)لَاَنَّ (5)لَعَنَّ ۔

امام مبرد کے نزدیک لَعَلَّ کی اصل عَلَّ ہے اس میں لام کی زیادتی گئی ہے اور باقی لغات فروع ہیں ۔

{حروف عطف کا بیان}

سوال: حروف عطف کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: حروف عطف دس ہیں ۔

واو	فاء	ثم	حتیٰ	اوْ
إمّا	اَمْ	لَا	بَلْ	لٰكِن

حروف عطف کا طریقہ استعمال:

ابتدائی چار حروف جمع کے لیے آتے ہیں

1) **واؤ عاطفہ**: واؤ مطلق جمع کے لیے آتا ہے اس میں ترتیب ضروری نہیں، جیسے **جاء زید و بکر** اب آنے میں خواہ زید پہلے آئے یا بکر بس صرف دونوں کی آنے کی خبر ہے۔

2) **فاء عاطفہ** : فاء ترتیب بلا مہلت کے لیے ہے جیسے **قام زید فبکر** (زید کھڑا ہوا، پھر بکر) یہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے زید آیا ہے، اس کے فورا بعد ہی بکر آیا ہے بغیر کسی تاخیر کے۔

3) **ثم عاطفہ**: ثم ترتیب کے لیے آتا ہے مہلت کے ساتھ ۔ جیسے **دخل زید ثم بکر** (زید داخل ہوا پھر بکر داخل ہوا) اس میں ثم اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے زید داخل ہوا ہے اور اس کے کچھ دیر بعد بکر داخل ہوا ہے۔

4) **حتی عاطفہ** : حتیٰ بھی ترتیب اور مہلت میں ثم کی طرح ہے لیکن حتیٰ میں ثم کے نسبت مہلت کم ہوتی ہے حتیٰ کے لیے شرط یہ ہے کہ اسکا معطوف معطوف علیہ میں داخل ہو۔ اور حتیٰ معطوف میں قوت یا کمزوری کا فائدہ دیتا ہے

جیسے: **قدم الحاج حتی المشاة۔**

حروف عاطفہ میں سے اَوْ، إمّا، اَمْ کا استعمال:

یہ تینوں حروف دو امروں میں سے ایک امر کے لیے جو کہ متکلم کے نزدیک متعین نہیں ہے حکم ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں، یعنی یہ تینوں اس بات پر دلالت کرنے کے لیے آتے ہیں کہ نسبت معطوف اور معطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لیے بطور ابہام کے ہے، جیسے **مررت برجل أو امرأة**(میں مرد یا عورت کے پاس سے گزرا).

سوال: إمّا حرف عطف جب ہوگا نیز اس کو کس حرف عطف پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب: **إمّا** یہ حرف عطف اس وقت ہوگا جب اس سے پہلے دوسرا **إمّا** ہو، جیسے العدد **إمّا** زوج وَإما فرد (عدد یا تو زوج ہے یا فرد) حرف **إمّا** کو أوْ پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے **زید إمّا کاتب أو أمی**۔

سوال: أَمْ عاطفہ کی اقسام اور ان کو استعمال کرنے کی شرائط بیان کریں ۔

جواب: أَمْ عاطفہ کی دو قسمیں ہیں :

(1) **أَمْ متصلہ**: وہ حرف عطف ہے جس کے ذریعے دو معین امروں میں سے کسی ایک کے متعلق سوال کیا جائے اور سوال کرنے والا اسکے ذریعے دونوں کاموں میں سے کسی کو مبہم طور پر جان لے۔ بخلاف أوْ اور إمَّا کیونکہ سائل ان کے ذریعے دونوں کاموں میں سے کسی ایک کو اصلاً نہیں جانتا ۔

أَمْ متصلہ کے حرف عطف ہونے کی شرائط: أَمْ متصلہ کو تین شرائط کیسا تھ استعمال کیا جاتا ہے:

i. اس سے پہلے ہمزہ استفہام واقع ہو۔ جیسے **أ زیدٌ عندک أَمْ بکر** ۔

ii. اس کے ساتھ ویسا لفظ ملا ہو جس طرح کا لفظ أَمْ کے ساتھ ملاہو یعنی اگر ہمزہ کے بعد اسم ہے تو اسی طرح أَمْ کے بعد بھی اسم ہو۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں گزر چکا ہے اور اگر ہمزہ کے بعد فعل ہو تو اسی طرح أَمْ کے بعد بھی فعل ہو جیسے: **أَقَامَ زیدٌ أَمْ قعد؟** ۔

iii. جن الأمرین المستوفین کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے ان دونوں میں سے ایک متکلم کے نزدیک یقینی ہو۔اب متکلم مخاطب سے کسی ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کر رہا ہو، یہی وجہ ہے کہ جب ہمزہ سے سوال کیا جارہا ہو تو جواب میں تعین ہونا ضروری ہے صرف **نعم** اور **لا** سے جواب دینا درست نہیں ہے۔ جیسے: **أ زید عندك أَمْ بکر؟**

بہرحال جب اَوْ یا إمّا کے ساتھ سوال کیا جائے تو اس کا جواب نَعم اور لا کے ساتھ ائے گا ۔

(2) **أَمْ منقطعہ**: وہ حرف عطف ہے جو ہمزہ کے ساتھ **بَل** کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ تو دور سے ایک صورت دیکھ کر کہے۔(**انّھا لابل**) یعنی وہ اونٹ ہے پھر تجھے شک ہو کہ وہ بکری ہے تو تو کہے **أَم ھی شاۃ** یعنی بلکہ وہ بکری ہے یعنی پہلی خبر سے تو اعراض کر کے دوسری خبر کا استئناف کرتا ہے۔ سوال کے ساتھ ۔

سوال: أَمْ منقطعہ کس میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: أَمْ منقطعہ خبر اور استفہام میں استعمال ہوتا ہے جیسے **أ عندک زید أم بکر** یہاں پہلے زید کے بارے میں سوال کیا گیا پھر اس سے اعراض کر کے بکر کے بارے میں سوال کیا گیا۔

حروف عاطفہ میں سے لا ، بل اور لکن کا استعمال:

یہ تینوں حروف عاطفہ دو امروں میں سے کسی ایک کے لیے بطور تعیین کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔

لا یہ حرف معطوف سے اس حکم کی نفی کرنے کے لیے آتا ہے جو معطوف علیہ کے لیے ثابت ہے جیسے: **جَاءَنِي زید لا بکر۔**

بل یہ حرف معطوف علیہ سے حکم کر پھیرنے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے: **جَاءَنِي زید بل بکر۔**

لکن: یہ حرف استدراک کے لیے آتا ہے (یعنی کلام سابق میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے) لکن سے پہلے یا بعد میں نفی کا ہونا ضروری ہے حرف نفی جب پہلے ہو۔ جیسے **مَا جَاءني زيد لكن بكر** اور حرف نفی بعد میں ہو۔ جیسے **قام بکر لکن خَالِد لَمْ يَقُم۔**

{حروف تنبیہ کا بیان}

سوال: حروف تنبیہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف تنبیہ تین ہیں:

أَلَا	أَمَّا	هَا

یہ تینوں حروف مخاطب کو تنبیہ اور آگاہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

أَلَا،أَمَّا : یہ دونوں حروف صرف جملہ پر داخل ہوتے ہیں جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ ہو۔

جملہ اسمیہ: جیسے: **الا انهم هم المفسدون**،اور جیسے شاعر کا قول: **أما والذي أبكي وَأَضْحَكَ وَالَّذِي، امات وأحيى والذي أمره الأمر**۔جملہ فعلیہ جیسے: **أَمَّا لا تفعل، الا لا تضرب** ۔

هَا : جملہ اسمیہ اور مفرد پر داخل ہوتا ہے جیسے: **هَا زيد قائم ، هذا ، هٰؤلاء** ۔

{حروف نداء}

سوال: حروف نداء کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف نداء پانچ ہیں:

یَا	أَیَا	هَیَا	أَیْ	همزه مفتوحه

حروف نداء کا طریقہ استعمال:

❖ **أیْ اور الْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ**: یہ دونوں حروف نداء قریب کے لیے آتے ہیں۔

❖ **أیَا اور هَیَا:** یہ دونوں حروف نداء بعید کے لیے آتے ہیں۔

❖ **یَا**: یہ حرف نداء قریب ، بعید، متوسط ، استغاثہ اور ندبہ کے لیے آتا ہے۔

{حروف ایجاب کا بیان}

سوال: حروف ایجاب کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف ایجاب چھ ہیں :

نعم	بلیٰ	أجلْ	جَیْرِ	إنَّ	أیْ

حروف ایجاب کا طریقہ استعمال:

❖ **نعم**: یہ حرف کلام سابق کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے خواہ وہ کلام سابق مثبت ہو جیسے : کوئی سوال کرے **آجاء زید** ؟ جواب **نعم** ہو یا منفی ہو جیسے: کوئی آپ سے کہے **اما جاء زید**؟ جواب نعم ہو ۔

❖ **بلیٰ**: اس کام کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے جو پہلے منفی ہو خواہ وہ منفی بصورت استفہام ہو یا بصورت خبر ۔ خواہ نفی استفہام ہو جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے : **أ لست بربکم**؟ تمام ارواح نے جواب دیا بلیٰ خواہ نفی خبر ہو ۔ جیسے کوئی کہے: **لم یقم زید** آپ جواب دیں **بلیٰ**۔

❖ **أیْ**: استفہام کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے اور اس کو قسم لازم ہے جیسے کہا جائے **هل کان کذا** ؟ تو تم اس کے جواب میں **أی و الله** کہو۔

❖ **أَجَلْ ، جَیْرُ، إنَّ**: یہ تینوں کلمات خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں خبر خواہ مثبت ہو خواہ منفی۔
جیسے: أجاء زید؟ کہا جائے تو اس کے جواب میں آپ أَجَلْ ، جَیْرِ، یا إنَّ کہتے ہیں یعنی میں تیری اس خبر کی تصدیق کرتا ہوں۔

{حروف زیادت کا بیان}

سوال: حروف زیادت کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف زیادت سے مراد وہ حروف ہیں جو کلام میں زائد ہوتے ہیں جن کے نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کلام میں ان حروف کو لانے کے بعض دیگر فوائد ہوتے ہیں۔ مثلا کلام زینت کے لیے، برابری وزان کے لیے، تاکید کے لیے۔ حروف زیادت سات ہیں:

إنْ	أنْ	مَا	لَا	مِنْ	باء	لام

حروف زیادت کا طریقہ استعمال:

❖ إنْ : یہ حرف کبھی ما نافیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے: **ما إن زَيْدٌ قَائم** کبھی ما مصدریہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے: **انتظر ما ان يجلس الامير** اور کبھی لَمّا کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے: **لَمَّا إن جلست جلست**۔

❖ أنْ: لَمّا کیساتھ ساتھ اور لَوْ اور قسم مقدم کے درمیان ہو تو زائد ہوتا ہے جیسے: فرمان باری تعالیٰ ۔ **فلما أن جاء البشير**، اور **واللهِ أَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ**۔

❖ ما: یہ اذ، متی ، أیُّ ، أنّی ، اَیْنَ اور اِن حروف شرطیات کیساتھ زائد ہوتا ہے جیسے **اذ ما صمت صمت**۔

❖ لا : واؤ کیساتھ نفی کے بعد زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے **ما جاءنی زید و لا بکر**

اور اَنْ مصدریہ کے بعد جیسے فرمان باری تعالیٰ جیسے: **ما مَنَعَكَ اَلا تَسْجُدُ**۔

أقسم کے معنیٰ میں قسم سے پہلے جسے فرمان باری تعالیٰ **لا أُقْسِمُ بِاللهِ بِهَذَا الْبَلَدِ**

نوٹ : من ، با۔ اور لام کا ذکر حروف جارہ میں گزر چکا ہے ۔

{حروف تفسیر کا بیان}

سوال: حروف تفسیر کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب : حروف تفسیر دو ہیں (1) أيْ (2) أن

❖ أيْ: مبہم چیز کی تفسیر کے لیے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ أَي أَهْلَ الْقَرْيَةِ**

❖ أنْ : أن سے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو بمعنی قول ہو جیسے امر جیسے: **امرته ان اقم** کتابت جیسے: **کتب اليه ان اكرم** اور نداء جیسے: **ونا ديناه أن يا ابراهيم**۔

{حروف مصدریہ کا بیان}

سوال: حروف مصدریہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف مصدر سے مراد وہ حروف ہیں جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ حروف مصدریہ تین ہیں :

مَا	أنْ	أَنَّ

حروف مصدریہ کا طریقہ استعمال:

❖ مَا اور أن جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

ما کی مثال: **وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بما رحبت**، ما نے رحبت کو مصدر کے معنی میں کر دیا۔

أن کی مثال: جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ **فما كان جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أي قَوْلَهُمْ**۔

❖ أَنَّ: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے **علمت انک قائم أي قيامک**۔

{حروف تحضیض کا بیان}

سوال: حروف تحضیض کتنے اور کون کونسے ہیں؟ اور ان کا طریقہ استعمال بیان فرمائیں؟

جواب: حروف تحضیض یعنی (جن حروف سے دوسروں کو ابھارا جائے) یہ چار ہیں :

هَلاَّ	اَلاَّ	لَوْلاَ	لَوْمَا

حروف تحضیض کا طریقہ استعمال:

❖ یہ حروف کلام کے شروع میں آتے ہیں اب اگر یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوں تو ان حروف کا معنی فعل پر ابھارنا ہوگا جیسے **هلا تأكل** (تو کیوں نہیں کھاتا ہے) اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو یہ مذمت اور ملامت کے لیے آتے ہیں جیسے **هلا ضربت زيدا** (تو نے زید کو کیوں نہیںمارا)۔

❖ یہ حروف فعل کے علاوہ کسی دوسرے اسم وغیرہ پر داخل نہیں ہوتے۔ اگر ان کے بعد اسم واقع ہو تو محل پوشیدہ ہوگا۔ جیسا کہ تو اس کے لیے کہا تھا جس نے قوم کو مارا۔ **هلا زَيْدًا يعنى هَلاَ ضَرَبت زَيْدًا**۔

❖ یہ تمام حروف مرکب ہوتے ہیں۔ ان کا دوسرا جز حرف نفی اور پہلا جزء حرف شرط یا حرف استفہام مقدر ہوتا ہے۔

❖ جب لولا کے دوسرے معنی لیے جائیں اس وقت وہ دو جملوں کی طرف محتاج ہ گا جن میں سے پہلا جملہ ہمیشہ اسمیہ ہوگا اور دوسرا خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔ اور اس کو لولا امتناعیہ کہتے ہیں اور پہلے کو لولا تخضیضیہ کہتے ہیں۔

{حروف توقع کا بیان }

سوال: حروف توقع کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز ان کا استعمال لکھیں۔

جواب: حرف توقع صرف ایک ہے۔ **قَدْ**۔

حروف توقع کا طریقہ استعمال:

یہ ماضی اور مضارع پر داخل ہو کر مختلف معنوں کیلئے آتا ہے۔

ماضی میں دو معنوں کیلئے:

- قَدْ حرف ماضی میں ماضی کو حال کے قریب کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے: **قد رکب الامیر**۔(اب سے کچھ دیر پہلے امیر سوار ہو چکا ہے)۔اسی وجہ سے قد کو حرف تقریب کا نام دیا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے یہ حرف (قد) ماضی کو لازم ہوتا ہے تاکہ وہ ماضی حال کے معنیٰ میں درست ہو۔ یعنی ماضی سے حال کا معنیٰ لینے کیلئے حرف قد کا لانا ضروری ہے۔

- قد کبھی تا کید بھی آتا ہے جب کہ ماضی جس پر داخل ہے کسی سوال کے جواب میں واقع ہو رہا ہو، جیسے: کوئی شخص سوال کرے **هل قام زيد؟** توآپ اس کے جواب میں کہو گے **قد قام زيد.**

مضارع میں بھی دو معنوں کیلئے:

- حرف تاکید مضارع میں تقلیل کیلئے آتا ہے۔ **إِنَّ الكَذِبَ قَدْ يصدق** ۔
- قد کبھی فعل مضارع تحقیق کے لیے آتا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ **قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ**۔

قد اور فعل کے درمیان قسم کے ساتھ فصل کرنا بھی جائز ہے جیسے **قد واللہ احسنت**۔

{حروف استفہام}

سوال: حروف استفہام کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز ان کا طریقہ استعمال لکھیں۔

جواب: حروف استفہام دو ہیں : (1) ہمزہ (2) هَلْ۔

حروف استفہام کا استعمال :

یہ دونوں حروف جملے پر داخل ہوتے ہیں جملہ اسمیہ ہو خواہ جملہ فعلیہ ہو البتہ جملہ فعلیہ پر داخل ہونا اکثر ہے کیونکہ فعل سے استفہام بنسبت اسم کے بہتر اولی ہے۔ جملہ اسمیہ کی مثال: **أزيد قائم؟** جملہ فعلیہ: **هل قام زيد؟**

ہمزہ اور هَلْ میں فرق:

ہمزہ ایسی جگہوں پر داخل ہوتا ہے جہاں هَل کا داخل ہوناجائز نہیں اور وہ چار جگہیں ہیں۔

- فعل کے ہوتے ہوئے ہمزہ اسم پر داخل ہو۔ جیسے **أ ز یدا ضربت ؟** جائز ہے جب کہ ھل جائز نہیں۔
- ہمزہ انکار فعل کے لیے لانا جائز ہے جب کہ ھل کا لانا جائز نہیں جیسے **اتضرب زیدًا وھو أخوك؟**
- ہمزہ أمْ متصلہ کے ساتھ لانا جائز ہے جب کہ ھل کا أمْ متصلہ کے ساتھ لانا جائز نہیں۔ جیسے أ زید عندك أم عمرو ؟
- ہمزہ حروف عطف پر داخل ہو سکتا ہے جیسے **او من کان ، أَفَمَنْ كَانَ، أَثمَ إِذَا مَا وَقَعَ ۔**

بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں ھَلْ آتا ہے اور ہمزہ کا اس جگہ آنا جائز نہیں ۔

- ھل پر حرف عطف داخل ہوتا ہے جب کہ ہمزہ پر حرف عطف داخل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے **فَهَلْ أَنتُمْ منتھون**
- ھَلْ کے بعد أمْ آسکتا ہے جب کہ ہمزہ نہیں آسکتا۔
- ھل اثبات میں نفی کے لیے آتا ہے نہ کہ ہمزہ جیسے **هَلْ ثُوبَ الْكُفَّارَ أَی لَمْ یثَوب۔**
- ھَلْ نفی کا فائدہ دیتا ہے یہاں تک کہ إلَّا اس کے بعد اثبات کے لیے لانا جائز ہے نہ کہ ہمزہ جیسے **ھلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ۔**

{حروف شرط کا بیان}

سوال: حروف شرط کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز ان کا طریقہ استعمال لکھیں۔

جواب: حروف شرط تین ہیں :

إنْ	لَوْ	أَمَّا

سوال: شرط و جزاء کسے کہتے ہیں؟

جواب: یہ تینوں ابتداء کلام میں آتے ہیں تا کہ مخاطب کو معلوم ہو جائے کہ آگے کس قسم کا کلام آ رہا ہے اور ان تینوں میں سے ہر ایک دو جملوں پر داخل ہوتا ہے خواہ وہ دونوں جملہ اسمیہ ہوں یا خواہ دونوں جملہ فعلیہ ہوں خواہ ان میں سے ایک جملہ اسمیہ ہو دوسرا فعلیہ۔ ان میں سے پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

حروف شرط کا استعمال:

- إنْ : زمانہ استقبال کے لیے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے **إنْ زرتنی فأکرمک۔**
- لَوْ : زمانہ ماضی کے لیے آتا ہے، اگر چہ مضارع پر داخل ہوگا ۔ جیسے **لَوْ زرتنی فأکرمک ۔**

سوال: إنْ اور لَوْ دونوں کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: إنْ اورلَوْ دونوں کے لیے فعل کا ہونا لازمی ہے یہ ہمیشہ فعل پر ہی داخل ہوتے ہیں فعل خواہ لفظا ہو، جیسے مثالوں سے واضح ہے یاتقدیراً ہو۔ جیسے **إنْ انت زائرِي فَأَنَا أَكْرِمک۔**

سوال: إنْ اور لَوْ کن امور میں استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: کلمہ إنْ کا استعمال امور مشکوکہ میں ہوتا ہے یعنی ایسے کاموں میں جن کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو کلمہ إنْ کا استعمال ہوتا ہے پس آپ کا یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ **اتیک إنْ طلعت الشمس** کیونکہ سورج کا طلوع ہونا یقینی ہے بلکہ یوں کہا جائے گا کہ **اتيكَ إذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ**۔اور حرف شرط لو" پہلے جملے کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملے کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔" **لَو كان فيهما آلهة إلا الله لفسدتا**۔

سوال: اگر کلام کے شروع حرف شرط سے پہلے قسم واقع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: قسم اول کلام میں واقع ہو اور حرف شرط پر مقدم ہو تو پھر اس فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے جس پر حروف شرط داخل ہے چاہے لفظاً ماضی ہو جیسے **و الله إن أتيتني لأكرمتك** یا معناً ماضی ہو جیسے **وَاللّٰهِ إنْ لَمْ تأتنى لَأَهْجَرتک**۔اس وقت دوسرا جملہ لفظوں میں جواب قسم ہوگا نہ کہ شرط کی جزاء۔پس اسی وجہ سے جو چیزیں جواب قسم میں واجب ہوتی ہیں تو دوسرے جملے (جواب قسم) میں بھی وہی چیزیں واجب ہوتی ہیں۔ مثلا لام کا داخل ہونا جملہ موجبہ میں إنْ کا داخل ہونا جملہ منفیہ میں ما اور لا کا داخل ہونا وغیرہ۔

سواال: گر قسم درمیان کلام میں واقع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب اگر قسم درمیان کلام میں واقع ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں یہ بھی جائز ہے کہ دوسرا جواب قسم ہو جیسے: **إنْ اتیتنی والله لأتينك**۔یہ بھی جائز ہے کہ قسم لغو ہو جائے ۔ جیسے **إن تاتنى والله اتک**۔

أَمَّا کے استعمال کا طریقہ و احکام:

❖ أَمَّا: مجمل کی تفصیل کیلئے آتا ہے جیسے: أَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوْا فَفِى النار اس میں **سعید** اور **شقی** مجمل ہیں اور أَمَّا الَّذِينَ سَعِدوا سے سعید کی تفصیل ہے۔

أَمَّا کے جواب میں فاء کا ہونا واجب ہے اور پہلا جملہ دوسرے جملے کا سبب ہے۔

أَمَّا کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔ (حالانکہ شرط کیلئے فعل کا ہونا ضروری ہے) جیسے أَمَّا زيد منطلق یعنی مهما یکن من شیء فزيد منظلق۔پس مھما اور جار مجرور کو حذف کیا گیا اور مھما کی جگہ أمَّا قائم کیا گیا۔ یہاں تک کہ صرف أمّا فزيد منطلق اور جبکہ حرف شرط کا دخول فاء جزاء پر مناسب نہ تھا۔ تو فاء کو دوسرے جزء کی طرف نقل کیا گیا اور پہلے جز کو أمَّا اور فاء کے درمیان محذوف شدہ فعل کے عوض رکھا گیا ۔ پھر اگر پہلا جز ابتداء کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ مبتداء ہوگا جیسا کہ گزر چکاہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اسکا عامل وہ ہوگا جو فاء کے بعد ہوتا ہے۔ جیسا کہ **أَمَّا يوم الجمعة فزيد منطلق** اس مثال میں منطلق " یوم الجمعۃ " کا عامل ہے۔

{حروف ردع کا بیان}

سوال: حروف ردع کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز ان کا طریقہ استعمال لکھیں۔

جواب: حروف ردع ایک ہے : اور وہ یہ ہے **کَلاَّ**۔

حرف ردع کا استعمال اور احکام:

- حرف ردع کلاّ یہ خبر کے بعد واقع ہو تو متکلم کو اس چیز سے جھڑکنے اور روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہے جس کا وہ تکلم کر رہا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے **وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلَّا** ۔
- کبھی کلاَّ امر کے بعد آتا ہے جیسے تم سے کوئی کہے **اضرب زيدا** اور تم اس کے جواب میں کہو **كَلاَّ** ہر گز نہیں یعنی **لا أفعل هذا قط** میں اس کو ہرگز نہیں کروں گا) یعنی ہرگز میں زید کو نہیں ماروں گا۔
- اور **كَلاَّ** کبھی **حقّاً** کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی جملہ کی تحقیق کے لیے آتا ہے جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے **كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ** جب کلاَّ بمعنی حقّاً آتا ہے تو کلاَّ اسم ہوتا ہے نہ کہ حرف اور وہ اس وقت کلاَّ حرفی کے ساتھ لفظا اور معنا مشابہت کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے۔
- بعض نحات کے نزدیک کلاَّ جب بمعنی حقّاً ہوتا ہے تو اس وقت حرف ہوتا ہے نہ کہ اسم بمعنی إنَّ جو تحقیق جملہ کے لیے آتا ہے، جیسے **كَلاَّ إن الإنسان ليطغى** بمعنی إنَّ۔

{تاء تانیث کا بیان}

سوال: تاء تانیث ساکنہ سے کونسی تاء مراد ہے؟

جواب: تاء تانیث ماضی کے آخر میں آتی ہے تا کہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ فعل کا مسند الیہ موث ہے خواہ مسندالیہ فاعل ہو جیسے: **ضَرَبَتْ هند** یا نائب فاعل جیسے: **ضُرِبَتْ هِندٌ**۔ یہ تاء ساکنہ ماضی کے ساتھ خاص ہے غیر ماضی کے ساتھ لاحق نہیں ہوتی ہے۔

سوال: تاء تانیث کے بعد ساکن حرف ملا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تاء تانیث ساکنہ کے بعد حرف ساکن ملا ہو تو اس وقت تاء تانیث ساکنہ کو حرف کسرہ دینا واجب ہے تا کہ التقاء ساکنین لازم نہ آئے قاعدہ ہے الساکن إذا حرک حرک بالکسر جیسے **قد قامت الصلاة**۔

تاء تانیث ساکنہ کی حرکت کی وجہ سے جو حرف تاء کے ساکن ہونے کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے وہ واپس نہیں آئے گا کیونکہ تاء کی حرکت عارضی ہے جو کہ التقاء ساکنین سے بچانے کے لیے لائی گئی ہے نہ کہ اصلی اور حرکت عارضی بمنزلہ سکون کے ہوتی ہے پس **رمت المرأة** کو **رمَاتِ الْمَرأة** نہیں کہیں گے۔

{تنوین کا بیان}

سوال: تنوین کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب: نون تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو اور وہ فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

تمکن	تنکیر	عوض	مقابلہ	ترنم

تنوین تمکن: وہ ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ اسم اسمیت کے تقاضے میں مضبوط ہے یعنی اس کے منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے **زيدٌ ، رَجلٌ** ۔

تنوین تنکیر: وہ ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے **صَهٍ** یعنی مطلقاً سکوت کے لیے **صِهْ** حالاً سکوت کے لیے ۔

تنوین عوض: وہ ہے جو مضاف الیہ کے عوض ہوتی ہے جیسے: حِيْنَئِذٍ یہ اصل میں **حين إذ كان كذا** تھا۔۔

تنوین مقابلہ: وہ ہے جو جمع مونث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے **مسلماتٌ**۔

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جسے اشعار کے آخر میں لایا جاتا ہے۔

جیسے: **اقلى اللوم عاذل والعتابن ، وقولى ان اصبت لقد اصابن** ۔

سوال: علم سے تنوین کو کب حذف کیا جاتا ہے؟

جواب جب علم ایسے ابنٌ یا ابنۃٌ کے ساتھ موصوف ہو جو کہ دوسرے علم کی طرف مضاف ہوں تو اس علم سے تنوین کو حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے **جاءَ زيد بنُ بكر۔ جاءت هند ابنة بكر**۔

{نون تاکید کا بیان}

سوال: نون تاکید کسے کہتے ہیں؟

جواب: نون تاکید وہ ہے جسے امر اور مضارع کی تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہو جب کہ اس میں طلب کے معنی ہوں۔نون تاکید لفظ قَدْ کی طرح ہے جو ماضی کی تاکید کے لیے ہے اسی طرح نون تاکید مضارع کی تاکید کے لیے ہے بشرطیکہ اس میں طلب کے معنی ہوں۔

سوال: نون تاکید کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: نون تاکید کی دو قسمیں ہیں:

(1)نون تاکید خفیفہ: جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے : **اضربَنْ**۔

(2)نون تاکید ثقیلہ: ہمیشہ مشدد ہوتا ہے اور یہ نون مفتوح ہوتا ہے جیسے: **اضربَنَّ** جب کہ اس سے پہلے الف نہ اور اگر اس سے پہلے الف ہوا تو وہ مکسور ہوگا جیسے **اضرِبَانِّ، اضربنَانِّ**۔

سوال: نون تاکید کن کن افعال پر داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: نون تاکید خواہ خفیفہ ہو یا ثقیلہ یہ امر، نہی، استفہام تمنی اور عرض پر جواز اداخل ہوتا ہے کیونکہ ان سب میں طلب والا معنی موجود ہوتا ہے۔ جیسے: **اضربَنَّ ، لاَ یضربنَّ، هَلْ تضربنَّ، لیتَ تضربنَّ، ألاَ تنزل بنا فتصیب خیرا**۔

سوال: کیا نون تاکید جواب قسم پر داخل ہو سکتا ہے وضاحت فرمائیں۔

جواب: نون تاکید جواب قسم پر داخل ہوتا ہے، جب کہ جواب قسم متکلم کو اکثر مطلوب ہو۔ یہاں قسم سے مراد جواب قسم ہے، ورنہ قسم پر تاکید داخل نہیں ہوتی ہے، پس جواب قسم میں نون تاکید لانے کی وجہ یہ ہے کہ قسم اکثر اس چیز پر داخل ہوتی ہے جس کا وجود متکلم کو مقصود اور مطلوب ہوتا ہے، گویا کہ قسم میں تاکید ہوتی ہے تو نحویوں نے ارادہ کیا کہ جواب قسم میں بھی تاکید ہو تاکہ قسم کا آخر بھی تاکید سے خالی نہ ہو، جس طرح اس کا اول تاکید سے خالی نہیں ہے ۔

جیسے **واللہ لأفَعَلَنَّ کَذا**۔

سوال: نون تاکید کے ماقبل حرف کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

جواب: جمع مذکر میں نون تاکید کے ماقبل کو ضمہ دی جاتی ہے تاکہ یہ ضمہ واؤ محذوفہ پر دلالت کرے ۔ جیسے **اضربُنَّ**

واحد مونث حاضر میں نون تاکید کے ماقبل کو کسرہ دی جاتی ہے تاکہ یہ کسرہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔ **اضربِنَّ**

مذکورہ دونوں صیغوں کے علاوہ باقی تمام میں ماقبل کو فتحہ دی جاتی ہے ۔(جسکی وجہ یہ ہے)واحد کے صیغے میں اگر فتحہ دی جاتی تو جمع کیساتھ التباس ہو جاتا اور اگر کسرہ دی جاتی تو واحد مونث حاضر کیساتھ التباس ہو جاتا۔

تثنیہ اور جمع مومونث میں فتحہ اسلئے دی گئی کیونکہ ان صیغوں میں نون تاکید کا ماقبل الف ہے ۔جو کہ الف ماقبل فتحہ تقاضہ کرتا ہے جیسے اضربانِّ، اضرِبنَانِّ۔

اور جمع مونث کے صیغے میں نون سے پہلے الف کی زیادتی اسلئے کئی کی ہے تاکہ نونات کے اجتماع نہ ہو جائے نون ضمیری اور نون تاکید کے ۔

سوال: نون خفیفہ کتنے اور کون کون سے صیغوں میں داخل میں ہوتا؟

جواب نون تاکید خفیفہ تثنیہ کے صیغوں میں بالکل نہیں آتا خواہ وہ مذکر کے ہوں یا مونث کے اور نہ جمع مونث کے صیغوں میں آتا ہے اس لیے کہ اگر نون خفیفہ کو حرکت دی جائے تو وہ خفیفہ نہیں رہے گا اور وہ اصل پر باقی نہیں رہے گا کیونکہ خفیفہ کی وضع سکون کے لیے ہے۔اور اس کو ساکن رکھیں جو کہ اس کی اصل ہے تو اس صورت میں الف اور نون میں التقاء ساکنین **علی غیر حده** لازم آئے گا جو کہ اچھا نہیں ہے۔

{تمت بالخیر}

آج بروز اتوار 22 جماد الثانی 1447 ہجری یوم وصال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بمطابق 14/12/2025 کو **هداية النحو** کی شرح **شرح هداية النحو سوالاً جواباً** اللہ کی رحمت سے مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

طالب دعا : محمد افضل رضا عطاری

شعبہ : فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

نوٹ: اہل علم حضرات کہیں تصحیح کی ضرورت محسوس کریں تو پرسنل پر ضرور آگاہ فرمائیں